انجام آدم

انجام آدم

از

برکت مسیح

٭

ملنے کا پتہ

مسیحی اشاعت خانہ

۳۶- فیروز پور روڈ لاہور

طابع ——— برکت مسیح

مطبع ——— علمی پریس لاہور

بار ——— اوّل

تعداد ——— پانچسو

قیمت ——— ۷۵ پیسے

کتابت ——— ڈی۔ ایم۔ تاج

ستمبر سنہ ۱۹۷۰ء

"آدمیوں کے لئے ایک بار مرنا اور اُس کے بعد عدالت کا ہونا مقرّر ہے" (عبرانیوں ۹ : ۲۷)۔

"اُس نے ایک دِن ٹھہرایا ہے جس میں وہ راستی سے دُنیا کی عدالت اُس آدمی کی معرفت کرے گا جسے اُس نے مقرّر کیا ہے۔ اور اُسے مُردوں میں سے جِلا کر یہ بات سب پر ثابت کر دی"

(اعمال ۱۷ : ۳۱)

انجامِ آدم

موت	عدالت	دوزخ	بہشت
یسوع مسیح کی آمدِ ثانی	یسوع مسیح کی آمد کے لئے تیاری	آخری عدالت	

"کاش وہ عقل مند ہوتے کہ اِس کو سمجھتے اور اپنی عاقبت پر غور کرتے" (استثنا ۳۲ : ۲۹)۔

تہدیہ

یہ رسالہ میں اپنے اُن بزرگوں کی یاد میں تصنیف کرتا ہوں جو کہ سال ۱۹۱۶ء میں پنجاب کے مختلف اضلاع سے آکر چک ۱۴۸/9-L رنسن آباد ضلع ساہیوال میں آباد ہوئے اور آج اُن میں سے ماسوائے چند ایک کے سب کے سب خداوند یسوع مسیح میں سو گئے ہیں۔

چک ۱۴۸/9-L رنسن آبادی اے۔آر۔پی مشن کا بڑا اور پہلا چک ہے، جس میں سے سال ۱۹۲۵ء میں آدھے لوگ نکل کر چک ۱۶۰/9-L و چک ۷۵-۱۶۷/9-L میں آباد ہوئے۔ ہر سہ چکوک مذکورہ میں اصل الاٹیوں کی پشت ختم ہو چکی ہے۔ وہ ہمارے لئے یہ سبق چھوڑ گئے ہیں کہ ہم زمین پر پردیسی اور مسافر ہیں۔

برکت مسیح
چک ۳۷۷/E-B ڈاکخانہ گگو
ضلع ساہیوال

مورخہ ۲۵ اپریل ۱۹۶۹ء

دیباچہ

آج کل یہ رواج عام ہو رہا ہے کہ جب کوئی بزرگ فوت ہو جاتا ہے تو اُس کی ماتم پُرسی کے لئے عزیز و اقارب کو ایک مقررہ دن پر بلایا جاتا ہے۔ اِس کو پنجابی میں "اکٹھ" یا "ڈاڈا کرنا" کہتے ہیں۔ اُس دن اور تو بہت سی رسمیں اور باتیں ہوتی ہیں، لیکن دُعا اور عبادت کم۔ میں سمجھتا ہوں کہ ایسے موقع پر ہمیں موت، عدالت، دوزخ، بہشت اور خداوند یسوع مسیح کی آمدِ ثانی کے متعلق خاص طور پر سیکھنا اور سکھانا چاہیئے۔ اِسی غرض کے لئے یہ چھوٹا سا رسالہ تیار کیا گیا ہے جو کہ مسیحی منادوں کے لئے بہت فائدہ مند ہوگا۔

اِس رسالہ کی تیاری میں مُقدّس بائبل، تقلید المسیح، راہِ نجات اور مجابات مسیحی تعلیم اور کئی چھوٹے چھوٹے رسالوں سے مدد لی گئی ہے۔ اِس وقت ساری دنیا میں ہلچل اور بے چینی پائی جاتی ہے، اور یہ خیال عام ہے کہ شاید ہمارا خداوند اِسی زمانہ میں آ جائے۔ کیونکہ تاریکی بہت بڑھ چکی ہے، اور آدھی رات ہونے ہی کو ہے۔ جب دُلہا کے آنے کی دھوم مچے گی۔ اِس لئے اُس کی آمد

کے لئے ہمیں خوب تیار ہونا چاہیے۔

مَیں خود تو خوشخط لکھنے سے معذور ہوں۔ مَیں نے اِس کا مسودہ پنسل سے تیار کیا، اور مسٹر یونس عمر و مسٹر لارنس جرار ساکنان دیہہ نے خوشخط لکھا۔ مَیں اُن کا بہت شکرگذار ہوں۔

برکت مسیح

فہرست مضامین

"آدمیوں کے لئے ایک بار مرنا۔ اور اُس کے بعد عدالت کا ہونا مقرر ہے" (عبرانیوں ۹: ۲۷)۔

مَوت کیا ہے؟

موت دو قسم کی ہے۔ جسم کی موت اور رُوح کی موت۔ جسم کی مَوت رُوح کا جسم سے جُدا ہونا ہے۔ جیسا کہ داؤد نبی فرماتا ہے "تُو اِن کا دم روک لیتا ہے اور یہ مر جاتے ہیں۔ اور پھر مٹی میں مل جاتے ہیں" (زبور ۱۰۴: ۲۹)۔ یہ وُہی دم ہے جو خداوند خدا نے زمین کی مٹی سے انسان کو بنا کر اُسکے نتھنوں میں پھونکا تو اِنسان جیتی جان ہوا (پیدائش ۲: ۷)۔ رسول لکھتا ہے کہ آدمیوں کے لئے ایک بار مرنا مقرر ہے۔ یہ موت ہر ایک اِنسان پر آتی ہے اور آئے گی۔ کوئی اِنسان اِس سے بچ نہیں سکتا۔ یہ موت خدا کی مقرر کردہ ہے۔ حقیقت میں یہ مَوت ابدی زندگی میں داخل ہونے کا دروازہ ہے۔

جسم کی مَوت گُناہ کی وجہ سے ہے

جسم کی موت گُناہ کی وجہ سے آئی۔ لکھا ہے کہ خداوند خدا نے آدم کو حکم دیا اور کہا کہ "تُو باغ کے ہر درخت کا پھل بے روک ٹوک کھا سکتا ہے، لیکن نیک و بد کی پہچان کے درخت کا پھل کبھی نہ کھانا کیونکہ جس روز تُو نے اُس میں سے کھایا تُو مرا" (پیدائش ۲: ۱۷)۔ آدم نے خدا کے حکم کو توڑ دیا اور جب ثمرِ ممنوع کھا لیا، تو خُداوند خُدا نے فرمایا۔ "تُو

خاک ہے اور خاک میں پھر لوٹ جائے گا" (پیدائش ۳: ۱۹)۔ پولس رسول فرماتا ہے کہ "گناہ کی مزدوری موت ہے مگر خدا کی بخشش ہمارے خداوند یسوع مسیح میں ہمیشہ کی زِندگی ہے" (رومیوں ۶: ۲۳)۔

گناہ کے سبب یوں موت تمام بنی آدم کے ورثے میں آئی، کیونکہ آدم نسلِ انسانی کا باپ اور نمائندہ ہے۔ رسول فرماتا ہے "ایک آدمی کے سبب سے گناہ دنیا میں آیا اور گناہ کے سبب سے موت آئی اور یوں موت سب آدمیوں میں پھیل گئی۔ اِس لئے کہ سب نے گناہ کیا" (رومیوں ۵: ۱۲)۔ داؤد نبی فرماتا ہے "وہ کونسا آدمی ہے جو جیتا ہی رہے گا اور موت کو نہ دیکھے گا" (زبور ۸۹: ۴۸)

جسم کی موت کب اور کیسے آتی ہے؟

موت اور زندگی خدا کے اختیار میں ہے۔ نہ دُنیا میں آتے وقت ہم سے کوئی دریافت کرتا ہے اور نہ یہاں سے جاتے وقت ہم سے کوئی صلاح لی جاتی ہے۔ ایوب نبی فرماتا ہے۔

"اِنسان جو عورت سے پیدا ہوتا ہے۔ تھوڑے دنوں کا ہے اور دُکھ سے بھرا ہے۔ وُہ پھول کی طرح نکلتا اور کاٹ ڈالا جاتا ہے۔ وہ سایہ کی طرح اُڑ جاتا ہے اور ٹھہرتا نہیں ۔۔۔۔ اُس کے دن تو ٹھہرے ہوئے ہیں اور اُس کے مہینوں کی تعداد تیرے پاس ہے اور تو نے اُس کی حدوں کو مقرر کر دیا جنہیں وہ پار نہیں کر سکتا" (ایوب ۱۴: ۱، ۵)۔

داؤد نبی فرماتا ہے "اِنسان کی عمر تو گھاس کی مانند ہے۔ وہ جنگلی پھول کی طرح کھلتا ہے کہ ہوا اُس پر چلی اور وہ نہیں اور اُس کی جگہ اُسے پھر نہ دیکھے گی" (زبور ۱۰۳: ۱۵، ۱۶)۔ "وہ خوشی کی حالت میں اپنے دن کاٹتے ہیں اور دم کے دم میں پاتال میں اتر جاتے ہیں" (ایوب ۲۱: ۱۳)۔ "یقیناً ہر انسان بہترین حالت میں بھی بالکل بے ثبات ہے" (زبور ۳۹: ۵)۔ "ہماری عمر خیال کی طرح جاتی رہتی ہے" (زبور ۹۰: ۹)۔ سلیمان نبی فرماتا ہے "کسی آدمی کو رُوح پر اختیار نہیں کہ اُسے روک سکے اور مرنے کا دن بھی اُس کے اختیار سے باہر ہے" (واعظ ۸: ۸)۔ "جس طرح وہ اپنی ماں کے پیٹ سے نکلا اُسی طرح ننگا جیسا کہ آیا تھا پھر جائے گا۔ اور اپنی محنت کی اجرت میں سے کچھ نہ پائے گا۔ جسے وہ اپنے ہاتھ میں لے جائے" (واعظ ۵: ۱۵)۔ اِن حوالوں سے ظاہر ہے کہ ہماری زندگی تھوڑے دنوں کی اور دُکھ سے بھری ہے۔ ہماری عمر کی حد خداوند کے پاس مقرر ہے۔ دُنیا کے مال و دولت میں سے کوئی چیز ساتھ نہیں لے جا سکتے۔ موت یقینی ہے مگر موت کا وقت، جگہ اور طریق غیر یقینی ہیں۔ موت کسی وقت آ سکتی ہے، کسی جگہ آ سکتی ہے اور کسی طرح یعنی بیماری یا حادثہ سے آ سکتی ہے۔ موت کا اٹل ہونا وقتاً فوقتاً ہمیں یاد آتا ہے۔ بعض دفعہ قبرستان کے دیکھنے سے جس کے پاس سے ہم گذرتے ہیں۔ بعض دفعہ اُن قبروں کو دیکھنے سے جو کہ گرجہ گھر کے قریب ہی پائی جاتی ہیں۔ بعض اوقات جنازوں میں شریک ہونے سے اور بعض دفعہ کوئی مہلک حادثہ دیکھنے سے۔

کیا انسان کی عُمر کم و بیش ہو سکتی ہے؟

ہاں! انسان کی عمر کم و بیش ہو سکتی ہے۔ داؔؤد نبی فرماتا ہے "خونی اور دغا باز اپنی آدھی عمر تک بھی جیتے نہ رہیں گے" (زبور ۵۵ : ۲۳)۔

اور سلیماؔن نبی سکھاتا ہے کہ "جو بار بار تنبیہ پاکر بھی گردن کشی کرتا ہے ناگہاں برباد کیا جائے گا اور اُس کا کوئی چارہ نہ ہوگا" (امثال ۲۹ : ۱)۔ "حد سے زیادہ بدکردار نہ ہو اور احمق نہ بن۔ تو اپنے وقت سے پہلے کاہے کو مرے گا؟" (واعظ ۷ : ۱۷)۔

ان حوالوں سے ثابت ہے کہ خونی و دغا باز و گردن کش اور بدکردار اپنی عمر اپنی حماقت سے کم کر لیتے ہیں۔ مگر راست باز عُمر کی درازی حاصل کر سکتے ہیں۔ لکھا ہے "اے میرے بیٹے! میری تعلیم کو فراموش نہ کر۔ بلکہ تیرا دل میرے حکموں کو مانے۔ کیونکہ تو اِن سے عمر کی درازی اور پیری اور سلامتی حاصل کرے گا" (امثال ۳ : ۱، ۲)۔ "تو اپنے باپ اور ماں کی عزت کرنا تاکہ تیری عمر اُس ملک میں جو خداوند تیرا خدا تجھے دیتا ہے دراز ہو" (خروج ۲۰ : ۱۲)۔ سلاطین کی دوسری کتاب کے بیسویں باب میں ہم پڑھتے ہیں کہ حزقیاہ بادشاہ کی عمر خدا نے پندرہ ۱۵ سال بڑھا دی تھی۔

شریر اور صادق کی موت

جسم کی موت شریر اور صادق دونوں پہ آتی ہے لکھا ہے "آدمیوں

کے لئے ایک بار مرنا اور پھر عدالت کا ہونا مقرر ہے (عبرانی ۹ : ۲۷)۔ مگر شریروں کی تمنا ہے کہ موت کبھی نہ آئے۔ اِس لئے کہ دنیا کی عیش و عشرت اُن سے چھن جائے گی، اور وہ گناہ کی حالت میں مریں گے، اور دوسری موت یعنی دائمی سزا پائیں گے اور آئندہ کے لئے اُن کو کوئی اُمید نظر نہیں آتی۔ کلامِ پاک میں آیا ہے "مرنے پر شریر کی توقع خاک میں مل جاتی ہے اور ظالموں کی اُمید نیست ہو جاتی ہے" (امثال ۱۱ : ۷)۔ کیونکہ اُنہوں نے وہ کشادہ راستہ اختیار کر رکھا ہے جو ہلاکت کو پہنچاتا ہے۔ خداوند یسوؔع فرماتا ہے "وہ راستہ کشادہ ہے جو ہلاکت کو پہنچاتا ہے" (متی ۷ : ۱۳)۔ اور ایوؔب نبی کا فرمان ہے "کیونکہ صبح اُن سبھوں کے لئے ایسی ہے جیسے موت کا سایہ اس لئے کہ انہیں موت کے سایہ کی دہشت معلوم ہے" (ایوب ۲۴ : ۱۷)۔

موت کا سایہ ہر ایک کے لئے خوفناک ہے اور ہر بشر اُس کو دیکھ کر کانپ اُٹھتا ہے۔ کیونکہ شیاطین نہایت ہی ڈراؤنی صورت میں دکھائی دیتے ہیں اور اپنا پورا زور لگاتے ہیں کہ رُوح کو کسی نہ کسی طرح کھینچ کر جہنم میں لے جائیں۔ مگر جو خدا کی محبت میں مرتے ہیں وہ جانتے ہیں کہ خدا محبت ہے۔ اور جو محبت کی حالت میں مرتا ہے وہ خدا کے ساتھ پیوستہ ہوتا ہے۔ اِسی لئے داؔؤد نبی نے کہا "خواہ موت کے سایہ کی وادی میں سے میرا گذر ہو میں کسی بلا سے نہیں ڈروں گا۔ کیونکہ تو میرے ساتھ ہے" (زبور ۲۳ : ۴)۔ بلعاؔم نبی نے خداوند سے یہ دُعا کی "کاش میں صادقوں کی موت مروں! اور میری عاقبت بھی اُن کی مانند ہو!" (گنتی ۲۳ : ۱۰)۔ اور سلیماؔن نبی

فرماتا ہے "شریر اپنی شرارت میں پست کیا جاتا ہے۔ لیکن صادق مرنے
پر بھی اُمیدوار ہے" (امثال ۱۴ : ۳۲)۔ اور زبور نویس فرماتا ہے "خداوند
کی نگاہ میں اُس کے مقدسوں کی موت گراں قدر ہے" (زبور ۱۱۶ : ۱۵)۔
کیونکہ وہ ایسے اچھے پھلوں سے لدے ہوتے ہیں جو دنیا میں کسی
قیمت پر خریدے نہیں جا سکتے۔ وہ اُمید رکھتے ہیں کہ وہ اِس دنیا کو
چھوڑ کر جو اِس قدر خطروں اور مصیبتوں سے پُر ہے، جہاں ہر وقت
آزمائش میں گر کر خدا کو ناراض کرنے کا خدشہ رہتا ہے، جہاں چاروں
طرف الٰہی فضل چھیننے والے دشمن پائے جاتے ہیں۔ وہ اُس دنیا کو
چھوڑ کر ابدی آرام میں جا رہے ہیں۔ وہ موت کے سایہ میں بے دِل
اور نااُمید نہیں ہوتے۔ وہ خدا پر بھروسہ رکھتے ہیں۔ وہ دلیری اور
خوشی سے موت کی تمنا کرتے ہیں۔ داؤد نبی نے یہ کہا کہ "میری مصیبت
کو دیکھ اور میری قید سے مجھے رہائی دے" (زبور ۱۱۹ : ۱۵۳) اور پولس
رسول لکھتا ہے "غرض ہماری خاطر جمع ہے۔ اور ہم کو اِس بدن کے
وطن سے جُدا ہو کر خداوند کے وطن میں رہنا زیادہ منظور ہے" (۲۔کرنتھیوں
۵ : ۸)۔ "مَیں دونوں طرف پھنسا ہوا ہوں میرا جی تو یہ چاہتا ہے کہ
کوچ کر کے مسیح کے پاس جا رہوں۔ کیونکہ یہ بہت ہی بہتر ہے"
(فلپیوں ۱ : ۲۳)۔ "زندہ رہنا میرے لئے مسیح ہے اور مرنا نفع"
(فلپیوں ۱ : ۲۱)۔ اِن حوالوں سے واضح ہے کہ مُقدس لوگ موت
کو نفع سمجھتے ہیں اور اُس کا اِنتظار کرتے ہیں۔

جسم کی موت کے لئے تیاری

موت یقینی ہے۔ مگر موت کا وقت، جگہ اور طریق غیر یقینی ہے۔
یہ تو عام مثل ہے کہ موت یقینی ہے اور یہ لڑکپن، بڑھاپے اور جوانی
کا لحاظ نہیں رکھتی۔ لیکن یہ کوئی نہیں کہہ سکتا کہ موت کس وقت،
کس جگہ اور کس طریقہ سے آئے گی۔ اِس لئے نہ صرف ہمارے
لئے یہ لازم ہے کہ ہم ہر وقت موت کے لئے تیار رہیں، بلکہ یہ
بھی ضروری ہے کہ اُس وقت، حالت اور طریق کو صبر سے قبول
کریں۔ خداوند یسوؔع فرماتا ہے "تمہاری کمریں بندھی رہیں اور تمہارے
چراغ جلتے رہیں" (لوقا ۱۲ : ۳۵) سلیماؔن نبی کا ارشاد ہے کہ
"آدمی کا ضمیر خداوند کا چراغ ہے" (امثال ۳۰ : ۲۷) چراغ جلتے
رہنے کا مطلب یہ ہے کہ ہمارا تعلق خدا سے نہ ٹوٹے۔ اور یہ تعلق
دنیا سے دل لگانے سے ٹوٹتا ہے۔ اِس لئے رسول نصیحت کرتا
ہے "نہ دُنیا سے محبت رکھو نہ اُن چیزوں سے جو دُنیا میں ہیں۔ جو
کوئی دُنیا سے محبت رکھتا ہے اُس میں باپ کی محبت نہیں"
(۱۔یوحنا ۲ : ۱۵)۔ خداوند یسوؔع فرماتا ہے "تم بھی تیار رہو کیونکہ
جس گھڑی تمہیں گمان بھی نہ ہو گا ابنِ آدم آ جائے گا" (لوقا ۱۲ : ۴۰)۔
اِس لئے ہمارے لئے لازمی ہے کہ ہم ہر وقت خداوند کی محبت
اور خوف میں قائم رہیں اور دنیا اور اُس کی خوشیوں میں دِل نہ لگائیں۔
مزید خداوند یسوؔع کا فرمان ہے کہ کسی کی زندگی اُس کے مال کی
کثرت پر موقوف نہیں۔ اُس نے ایک تمثیل سے سمجھایا کہ "کسی

دولت مند کی زمین میں بڑی فصل ہوئی۔ وہ اپنے دل میں سوچ کر کہنے
لگا کہ مَیں کیا کروں کیونکہ میرے ہاں جگہ نہیں جہاں اپنی پیداوار بھر
رکھوں؟ . . . مَیں اپنی کوٹھڑیاں ڈھا کر بڑی بناؤں گا۔ اور اُن میں
اپنا سارا اناج اور مال بھر رکھوں گا اور اپنی جان سے کہوں گا اے
جان! تیرے پاس بہت برسوں کے لئے بہت سا مال جمع ہے۔
چین کر۔ کھا پی۔ خوش رہ۔ مگر خدا نے اُس سے کہا۔ اَے نادان!
اِسی رات تیری جان تجھ سے طلب کر لی جائے گی۔ پس جو تُو نے
تیار کیا ہے۔ وہ کس کا ہوگا؟" (لوقا ۱۲: ۱۶-۲۰)۔ ایسے ہی کتنے
دُنیادار آدمی ہیں جن کو اُس وقت جبکہ وہ نفع کے لئے یا اختیار
یا عہدہ یا کام تلاش کرنے میں مصروف ہوتے ہیں تو پیغامِ اجل آتا
ہے کہ تُو اپنے گھرانے کو وصیّت کر۔ کیوں کہ تُو مر جائے گا اور نہ
جیئے گا (یسعیاہ ۳۸: ۱)۔ اگر آدمی کو جو مقدمہ جیتنے والا ہو یا کسی محل
یا کسی زمین اور جائیداد پر قابض ہونے والا ہو یا کوئی مرتبہ حاصل کرنے
والا ہو، اگر اُسے یہ پیغام ملے کہ تیرا انجام نزدیک ہے اور تجھے
اپنی ساری زندگی کا حساب دینا پڑے گا تو اُسے کیسی تکلیف ہوگی۔
اکثر وہ یہ جواب دے گا کہ مَیں مرنے کے لئے ابھی تیار نہیں تو
اس جواب کا کیا فائدہ؟ جبکہ اُس کا دُنیا کو چھوڑنا ضروری ہے۔ کاش کہ
لوگ اُس آخری لمحہ کا اور اُس حساب کا جو اُن کو اپنی ساری زندگی کا
اپنے انصاف کرنے والے کو دینا ہے خیال رکھیں۔ خداوند فرماتا
ہے "کاش وہ عقلمند ہوتے کہ اُس کو سمجھتے اور اپنی عاقبت پر غور
کرتے" (استثنا ۳۲: ۲۹)۔

ہمارے لئے ضروری ہے کہ ہم ہر وقت یہ یاد رکھیں کہ ہمیں ایک
دن مرنا ہے اور اپنی ساری زندگی کے کاموں، خیالوں اور باتوں کا
حساب دینا ہے۔ کاشکہ ہم ایمانداروں کے ساتھ اقرار کریں کہ ہم اِس
زمین پر پردیسی اور مسافر ہیں (عبرانیوں ۱۱: ۱۲)۔ اور یہ دنیا ہمارے
سدا رہنے کا مقام نہیں۔ اِس لئے اگر ہم موت، عدالت اور دائمی
زندگی کا یقین رکھتے ہیں تو ہم کو پختہ ارادہ کرنا چاہیئے کہ بقایا عمر
خدا کی محبت اور خوف میں گذاریں گے۔ ایک بزرگ کہتا ہے "جو لوگ
موت، عدالت، اور دائمی زندگی کو جانتے ہیں اور پھر گناہ کرتے
ہیں، اُنہوں نے یا تو اپنے ہوش و حواس کو کھو دیا ہے یا اپنے
ایمان کو ضائع کر دیا ہے، کیونکہ تمام گناہ ایمان کے نہ ہونے
سے ہوتے ہیں۔"

ہم دنیا کی چیزوں کے لئے دن رات مشقت اُٹھاتے ہیں لیکن
موت کے وقت اِن میں سے کچھ بھی ہم ساتھ نہیں لے جا سکتے اور
نہ ہی کوئی چیز ہمیں تسلی دے سکتی ہے۔ خداوند یسوعؔ فرماتا ہے
"اپنے واسطے زمین پر مال جمع نہ کرو جہاں کیڑا اور زنگ خراب کرتا
ہے اور جہاں چور نقب لگاتے اور چُراتے ہیں۔ بلکہ اپنے لئے آسمان
پر مال جمع کرو جہاں نہ کیڑا خراب کرتا ہے نہ زنگ اور نہ وہاں چور
نقب لگاتے اور چُراتے ہیں" (متی ۶: ۱۹، ۲۰)۔ اِس دنیا میں
ہماری حقیقی خوشی خداوند یسوعؔ کو پیار کرنے اور ہر بات میں اُس
کی مرضی پوری کرنے میں ہے۔ موت کے وقت ہمیں کوئی بات تسلی
نہ دے گی۔ اگر ہم نے یسوعؔ مسیح کو پیار کیا ہے اور اُس کی محبت

کے لیے اِس دنیا کی مصیبتوں کو صبر سے برداشت کیا ہے تو موت
کے سایہ کی وادی میں ہمیں کچھ خوف و خطر نہیں ہوگا کیونکہ وہ ہمارے
ساتھ ہوگا۔

رُوحانی موت

ہمارا ایمان ہے کہ رُوح مر نہیں سکتی، اور جس طرح ہم اِس بدن
اور روح کے ساتھ گناہ یا نیکی کرتے ہیں اِسی طرح ہم اجر یا عذاب
پائیں گے۔ رُوحانی موت کا مطلب ہے رُوحانی طور پر خدا سے جدائی
یعنی مسیح کو ردّ کرنا اور گناہ کی حالت میں زندگی گذارنا۔ لکھا ہے کہ
"جو عیش و عشرت میں پڑ گئی، وہ جیتے جی مر گئی" (۱-تیمتھیس ۵:۶)
"جسمانی نیّت موت ہے۔ مگر رُوحانی نیّت زندگی اور اطمینان ہے"
(رومیوں ۸:۶)۔ خُداوند یسوؔع نے ایک شخص کو جس نے پہلے جا
کر اپنے باپ کو دفن کرنے کی اجازت مانگی یہ فرمایا "تو میرے پیچھے
چل۔ اور مُردوں کو اپنے مُردے دفن کرنے دے" (متی ۸:۲۲)۔
گویا کہ وہ سب جو خدا کا خوف نہیں مانتے اور اُس عجیب محبّت کو
جو اُس نے اپنے بیٹے کے وسیلے سے ظاہر کی نہیں پہچانتے سب
کے سب رُوحانی طور پر مُردہ ہیں۔ آئندہ جہان میں رُوحانی موت سے
مراد دوزخ کے دُکھ تا ابد اٹھانا ہے۔ لکھا ہے کہ یہ آگ کی جھیل
دُوسری موت ہے (مکاشفہ ۲۱:۸)۔ مُسرف بیٹے کی تمثیل ہے کہ
جب بیٹا اپنے گناہوں سے تائب ہو کر باپ کے پاس پہنچا تو
باپ نے اُسے خوشی سے قبول کیا اور کہا "خوشی منانا اور شادمان ہونا

مناسب تھا۔ کیونکہ تیرا بھائی مُردہ تھا۔ اب زندہ ہوا۔ کھویا ہوا تھا۔ اب
ملا ہے" (لوقا ۱۵:۳۲)۔ مزید خداوند یسوؔع فرماتا ہے "اگر آدمی ساری
دُنیا حاصل کرے اور اپنی جان کا نقصان اُٹھائے تو اُسے کیا فائدہ
ہوگا؟ یا آدمی اپنی جان کے بدلے کیا دے گا؟" (متی ۱۶:۲۶)۔ ہماری
زندگی کا ایک ہی مقصد ہے کہ ہم ہمیشہ کی زندگی کی میراث کو حاصل
کریں۔ بے شک! یہ درست ہے کہ خدا نے ہمیں فعل مختار بنا رکھا
ہے۔ مگر وہ چاہتا ہے کہ ہم اِس دنیا میں صداقت کی راہ اختیار کریں
اور روحانی موت سے بچ جائیں۔ جسمانی موت کے بعد کچھ کرنے کا
موقع نہیں ہوگا۔ سلیمانؔ نبی فرماتا ہے "جو کام تیرا ہاتھ کرنے کو پائے۔
اُسے مقدور بھر کر۔ کیونکہ پاتال میں جہاں تو جاتا ہے نہ کام ہے۔
نہ منصوبہ۔ نہ علم نہ حکمت" (واعظ ۹:۱۰)۔ رسول نصیحت کرتا ہے
"اگر تم جسم کے مطابق زندگی گذارو گے تو ضرور مرو گے۔ اگر رُوح
سے بدن کے کاموں کو نیست و نابود کرو گے تو جیتے رہو گے"
(رومیوں ۸:۱۳)۔ آج خُداوند یسوؔع ہم میں سے ہر ایک کو فرماتا
ہے "مَیں تیرے کاموں کو جانتا ہوں کہ تو زندہ کہلاتا ہے۔ اور ہے
مُردہ۔ جاگتا رہ اور اُن چیزوں کو جو باقی ہیں اور جو مٹنے کو تھیں مضبوط
کر۔ کیونکہ مَیں نے تیرے کسی کام کو اپنے خدا کے نزدیک پورا نہیں
پایا۔ پس یاد کر کہ تو نے کِس طرح تعلیم پائی اور سُنی تھی اور اُس
پر قائم رہ اور توبہ کر۔ اگر تو جاگتا نہ رہے گا تو مَیں چور کی طرح
آ جاؤں گا اور تجھے ہرگز معلوم نہ ہوگا کہ کِس وقت تجھ پر آ
پڑوں گا (مکاشفہ ۳:۱-۳)۔

رُوحانی مَوت سے صرف خداوند یسوعؔ بچاتا ہے

اِس جہان میں فقط خداوند یسوعؔ مسیح ہی ایک شخص ہے جو رُوحانی موت سے بچا سکتا ہے۔ یہ کسی اور کے اختیار میں نہیں ہے۔ وہ فرماتا ہے "مَیں تم سے سچ سچ کہتا ہوں۔ اگر کوئی شخص میرے کلام پر عمل کرے گا تو ابد تک کبھی موت کو نہ دیکھے گا" (یوحنا ۸ : ۵۱)۔ "قیامت اور زندگی تو مَیں ہوں۔ جو مجھ پر ایمان لاتا ہے۔ گو وہ مر جائے تو بھی زندہ رہے گا اور جو کوئی زندہ ہے اور مجھ پر ایمان لاتا ہے وہ ابد تک کبھی نہ مرے گا" (یوحنا ۱۱ : ۲۵-۲۶)۔ "مَیں اوّل و آخر اور زندہ ہوں۔ مَیں مر گیا تھا۔ اور دیکھ ابدالآباد زندہ رہوں گا۔ اور موت اور عالمِ ارواح کی کنجیاں میرے پاس ہیں" (مکاشفہ ۱ : ۱۷-۱۸)۔ نیز لکھا ہے "جو اُس کے وسیلہ سے خدا کے پاس آتے ہیں وہ اُنہیں پوری پوری نجات دے سکتا ہے کیونکہ وہ اُن کی شفاعت کے لئے ہمیشہ زندہ ہے" (عبرانیوں ۷ : ۲۵)۔ اِس دنیا میں قیام کے وقت وہ جسم اور رُوح کے مُردوں کو زندہ کرتا رہا اور آسمان پر جا کر وہ رُوح کے مُردوں کو زندہ کرتا ہے۔ وہ اپنے لوگوں کو گناہ سے بچنے اور نیکی کرنے کا فضل دیتا ہے۔ رسول لکھتا ہے "اُس نے تمہیں بھی زندہ کیا جب اپنے قصوروں اور گناہوں کے سبب مُردہ تھے" (افسیوں ۲ : ۱)۔ "اور اُس نے تمہیں بھی جو اپنے قصوروں اور جسم کی نامختونی کے سبب مُردہ تھے اُس کے ساتھ زندہ کیا اور ہمارے سب قصور معاف کئے" (کلسیوں ۲ : ۱۳)۔ یوحنا رسول

لکھتا ہے "ہم جانتے ہیں کہ مَوت سے نکل کر زندگی میں داخل ہو گئے ہیں۔ کیونکہ ہم بھائیوں سے محبّت رکھتے ہیں۔ جو محبّت نہیں رکھتا۔ وہ موت کی حالت میں رہتا ہے" (۱-یوحنا ۳ : ۱۴)۔ چنانچہ ہم دیکھتے ہیں کہ جن لوگوں نے اُسے قبول کیا اُس نے اُنہیں اپنے فضل سے ایسی عالمگیر محبّت بخشی کہ اُنہوں نے لونڈی و غلام کے رکھنے اور اُن کی خرید و فروخت کے گھنونے کاموں کو ترک کیا۔ بت پرستی اور بتوں و مندروں کے سامنے اپنے بچوں کی قربانی کو بند کیا، اور خاص کر ہمارے ملک میں جہاں قومیں اچھوت قرار دے کر جانوروں سے کم تر سمجھی جاتی تھیں اُن کو اپنے فضل سے خدا کے خوف اور محبّت اور پہچان کا علم دے کر ایماندار باپ ابرہامؔ کے لئے پتھروں سے اولاد پیدا کر دی۔ اُس کے لوگ کروڑہا روپیہ سے محتاجوں کی مدد کرتے ہیں، اور خدمتِ خلق کے لئے کئی ادارے بناتے ہیں۔ اُن کے سامنے یہ اصُول ہے کہ "جو کوئی کسی گنہگار کو اُس کی گمراہی سے پھیر لائے گا ... وہ ایک جان کو مَوت سے بچائے گا اور بہت سے گناہوں پر پردہ ڈالے گا" (یعقوب ۵ : ۲۰)۔ اسی باعث رسول اُن مُردوں کو مبارک کہتا ہے "جو خداوند یسوعؔ میں مرتے ہیں"۔ "پھر مَیں نے آسمان پر یہ آواز سنی کہ لکھ کہ مبارک ہیں وہ مُردے جو اب سے خداوند میں مرتے ہیں۔ رُوح فرماتا ہے بے شک! کیونکہ وہ اپنی محنتوں سے آرام پائیں گے اور اُن کے اعمال اُن کے ساتھ ساتھ ہوتے ہیں" (مکاشفہ ۱۴ : ۱۳)۔ کیونکہ جو غالب آئے اُس کو

دوسری موت سے نقصان نہ پہنچے گا" (مکاشفہ ۲ : ۱۱)۔ ہمارے لئے لازم ہے کہ اِس زندگی میں رُوحانی موت سے بچنے کا اہتمام کریں۔ راہِ صداقت اختیار کریں، اور ہمیشہ کی زندگی پر قبضہ کر لیں "ہمیشہ کی زندگی یہ ہے کہ وہ تجھ خدائے واحد اور برحق کو اور یسوعؔ مسیح کو جسے تُو نے بھیجا ہے جانیں" (یوحنا ۱۷ : ۳) اور اُس کی محبت اور خوف میں قائم رہیں۔

عدالت

موت کے بعد دفن ہونے کے لئے ہماری لاشیں خود بخود قبر میں نہیں چلی جاتیں بلکہ دوسرے لوگ اُن کو وہاں پر لے جاتے ہیں۔ مگر رُوح موت کے بعد عادل و مُنصف کے سامنے جاتی ہے تاکہ اپنی ساری زندگی کا حساب دے۔ لکھا ہے "خاک، خاک سے جا ملے جس طرح آگے مِلی ہوئی تھی۔ اور رُوح خدا کے پاس جس نے اُسے دیا تھا واپس جائے" (واعظ ۱۲ : ۷)۔ اُس وقت کوئی ساتھ نہیں ہوتا۔ نہ کوئی دوست نہ یار۔ نہ کوئی رشتہ دار اور نہ کوئی مددگار۔ نہ کوئی دستگیر نہ دولت۔ نہ عزت۔ نہ قدر۔ نہ خوشی وغیرہ۔ ہر جان فقط اپنے نیک یا بد اعمال لے کر اکیلی جاتی ہے۔ اور اپنے خالق کو اپنے تمام اعمال کا حساب دیگی۔

تمام گناہ جو فکروں یا خیالوں سے کئے "حماقت کا منصوبہ بھی گناہ ہے" (امثال ۲۴ : ۹)۔ تمام گناہ جو باتوں سے کئے "اور میں تم سے کہتا ہوں کہ جو نکمی بات لوگ کہیں گے عدالت کے دن اُسکا حساب دیں گے" (متی ۱۲ : ۳۶)۔

تمام گناہ جو کاموں سے کئے "کیونکہ خدا ہر ایک فعل کو ایک پوشیدہ چیز کے ساتھ خواہ بھلی ہو خواہ بُری۔ عدالت میں لائے گا" (واعظ ۱۲ : ۱۴)۔

تمام گناہ جو غفلت سے کئے "پس جو کوئی بھلائی کرنا جانتا ہے اور نہیں کرتا اس کے لئے یہ گناہ ہے" (یعقوب ۴ : ۱۷)۔

تمام گناہ جو بُری تمثیل یا نمونہ سے کئے۔ "تم نہ یہودیوں کے لئے ٹھوکر کا باعث بنو، نہ یونانیوں کے نہ خدا کی کلیسیا کیلئے" (۱۔ کرنتھیوں ۱۰ : ۳۲)۔

تمام گناہ جو دوسروں کے ساتھ کئے یا دوسروں کو کرنے کی ترغیب دی تمام نیکیاں جو چھوڑ دیں اور نہ کیں۔ یا کسی دوسرے کو چھوڑ دینے کی ترغیب دی، تمام نیکیاں جو کیں نیک نیتی سے یا ریاکاری سے "اے جوان تو اپنی جوانی میں خوش ہو اور اُس کے ایام میں اپنا جی بہلا اور اپنے دل کی راہوں میں اور اپنی آنکھوں کی منظوری میں چل لیکن یاد رکھ کہ ان سب باتوں کے لئے خدا تجھ کو عدالت میں لائے گا" (واعظ ۱۱ : ۹)۔

یہ عدالت دُنیا کے لچکدار و ناممکن آئین۔ کے موافق نہیں ہوگی جہاں ملزم کو دوسرے ذرائع سے فائدہ اُٹھانے کے مواقع حاصل ہوتے ہیں۔ بلکہ دائمی سچائی اور خدا کے انصاف پر مبنی ہوگی، جہاں چھوٹے سے چھوٹے گناہ کا حساب دینا پڑے گا اور چھوٹی سی چھوٹی نیکی کا بھی اجر ملے گا۔ لکھا ہے "پس خدا ترسوں نے آپس میں گفتگو کی اور خداوند نے متوجہ ہو کر سُنا۔ اور اُن کے لئے جو خدا سے ڈرتے اور اُس کے نام کو یاد کرتے تھے اُس کے حضور یادگار کا دفتر لکھا گیا" (ملاکی ۳ : ۱۶) "جو کوئی ایک پیالہ پانی تم کو اس لئے پلائے کہ تم مسیح کے ہو۔ . . وُہ اپنا اجر ہرگز نہ کھوئیگا" (مرقس ۹ : ۴۱)۔

اس میں جھوٹ کو عمل دخل، کسی کی رعایت اور کسی پر مہربانی نہیں ہوگی بلکہ ہر ایک پورا پورا انصاف پائے گا۔ وہ رُوح جو اُس کی محبت، خوف اور پہچان میں ملبّس اُس کے سامنے آئے گی اُسے خداوند کہے گا "اے اچھے اور دیانتدار نوکر۔ شاباش! تو تھوڑے میں بھی دیانتدار رہا۔ میں تجھے بہت چیزوں کا مختار بناؤں گا۔ اپنے مالک کی خوشی میں شریک ہو" (متی ۲۵ : ۲۱)۔ اور وہ جس نے خدا اور اُس کے بیٹے کی عجیب محبّت کو نہیں پہچانا، یا زندہ خدا سے پھر گیا اُس کو حکم ملیگا کہ "اس نکمے نوکر کو باہر اندھیرے میں ڈال دو۔ وہاں رونا اور دانت پیسنا ہوگا" (متی ۲۵ : ۳۰)۔ یہ کیسا ہولناک منظر ہے جبکہ ایک رُوح کو دوزخ کی دائمی جلنے والی آگ میں لے جاتے ہیں۔ اُس وقت سلیمان نبی کا یہ قول پُورا ہوتا ہے کہ "انسان اپنے ابدی مکان میں چلا جائیگا" (واعظ ۱۲ : ۵)۔ اس دُنیا کے رہنے والے اکثر اپنے مکان کو مجبوراً یا خوشی سے بدل لیتے ہیں۔ مگر ابدی مکان کبھی بدلا نہیں جا سکتا۔ جہاں ہم پہلی دفعہ داخل ہوں گے وہاں تا ابد رہیں گے۔ سلیمان نبی لکھتا ہے "اگر درخت جنوب کی طرف یا شمال کی طرف گرے تو جہاں درخت گرتا ہے وہیں پڑا رہتا ہے" (واعظ ۱۱ : ۳)۔ اور لعزر اور امیر آدمی کی تمثیل ہم پڑھتے ہیں کہ باپ ابرہام نے کہا "ان سب باتوں کے سوا ہمارے تمہارے درمیان ایک بڑا گڑھا واقع ہے۔ ایسا کہ جو یہاں سے تمہاری طرف پار جانا چاہیں نہ جا سکیں۔ اور نہ کوئی اُدھر سے ہماری طرف آ سکے" (لوقا ۱۶ : ۲۶)۔

عدالت کون کرے گا؟

عدالت خداوند یسوع مسیح کرے گا۔ آسمان پر جانے سے پہلے

یسوعؔ نے اپنے شاگردوں سے باتیں کیں اور کہا کہ "آسمان اور زمین کا کل اختیار مجھے دیا گیا ہے" (متی ۲۸ : ۱۸)۔ نیز لکھا ہے کہ "باپ کسی کی عدالت بھی نہیں کرتا بلکہ اُس نے عدالت کا سارا کام بیٹے کے سپرد کیا ہے" (یوحنا ۵ : ۲۲) اور رسول لکھتا ہے کہ "ضرور ہے کہ مسیح کے تختِ عدالت کے سامنے جا کر ہم سب کا حال ظاہر کیا جائے۔ تاکہ ہر شخص اپنے کاموں کا بدلہ پائے۔ جو اُس نے بدن کے وسیلہ سے کئے ہوں۔ خواہ بھلے ہوں۔ خواہ بُرے" (۲۔کرنتھیوں ۵ : ۱۰)۔

ہم ہمیشہ یاد رکھیں کہ ہمارے لئے ایک دن مرنا اور عدالت کا ہونا مقرر ہے۔ اِس لئے ساری باتوں یعنی قول، فعل اور خیال میں اپنے انجام کو مدِ نظر رکھیں۔ اِس بات کو نہ بھولیں کہ ہمیں اُس سخت مُنصف کے سامنے پیش ہونا ہے جس سے کوئی چیز پوشیدہ نہیں۔ وہ نہ رشوت لیتا ہے، نہ بہلانے سنتا ہے۔ اور نہ وہ سفارش مانتا ہے، بلکہ درست طور پر انصاف کرتا ہے۔

بُلند مرتبہ شخص کے سامنے جاتے ہوئے تو ہوش اڑ جاتے ہیں۔ خداوند یسوعؔ مسیح کے سامنے جو ہمارے سب پوشیدہ گناہوں سے بھی واقف ہے، کیا جواب دیں گے؟ عدالت کے وقت کوئی شخص دوسرے کی مدد نہیں کر سکتا۔ دوسرے کو بچا نہیں سکتا۔ نہ ہی اُس کے لئے جواب دہی کر سکتا ہے۔ ہر ایک کو اپنا بوجھ خود ہی اُٹھانا پڑے گا۔

ہم اِس وقت کو غنیمت جانیں جبکہ خداوند یسوعؔ مسیح تختِ فضل پر بیٹھا ہے۔ اِس وقت ہماری محنت سود مند ہو سکتی ہے۔ ہمارا

گناہوں پر رونا فائدہ مند ہو سکتا ہے۔ ہماری آہ و فریاد سنی جا سکتی ہے۔ اب ہم رحم کے لئے درخواست کر سکتے ہیں۔ بہتر ہے کہ ہم اپنے گناہوں کی آلائش کو اُس کے پاک خون میں دھو ڈالیں۔ اور زور مار کر اُس ہمیشہ کی زندگی پر قبضہ کر لیں۔ ورنہ جب وہ ہمارے لئے تختِ انصاف پر ہو گا تو رحم کی درخواست بے سود ہو گی کیونکہ وہ کسی قسم کی رعایت نہیں کرے گا۔

"کاش وہ عقلمند ہوتے کہ اُس کو سمجھتے اور اپنی عاقبت پر غور کرتے" (استثنا ۳۲ : ۲۹)۔

"لیکن میں تم سے یہ کہتا ہوں کہ جو کوئی اپنے بھائی پر غصّہ ہوگا وہ عدالت کی سزا کے لائق ہوگا اور جو کوئی اپنے بھائی کو پاگل کہے گا وہ صدرِ عدالت کی سزا کے لائق ہوگا اور جو اُس کو احمق کہے گا وہ آگ کے جہنم کا سزاوار ہوگا۔" (متی ۵ : ۲۲)۔

یہ کلام ہمارے خداوند یسوعؔ کا ہے۔ یہ اُس نے اُس وقت فرمایا جب کہ پہاڑ پر وعظ کیا۔ اس وقت ہم اِس آیت کے آخری حصّہ کے لفظ "جہنم" پر غور کریں گے۔

جہنّم

جہنّم کے لفظی معنی دوزخ یا نرک ہوتے ہیں، اور کلامِ الٰہی میں آگ کی جھیل۔ اتھاہ گڑھا، ابدی ہلاکت، آگ کی بھٹی، دوسری موت، باہر یا باہر اندھیرے ہیں اور ہمیشہ کی آگ جہنم کے لئے استعمال ہوئے ہیں۔

جہنّم کیسی جگہ ہے؟

جہنم خداوند کے چہرہ اور اُس کی قدرت کے جلال سے دور ابدی ہلاکت کی سزا کی جگہ ہے (۲۔ تھسلنیکیوں ۱ : ۹)۔ جہنّم ناقابلِ بیان عذابوں کی جگہ ہے۔ جہاں شریر ابد تک دُکھ اُٹھاتے ہیں۔ لکھا ہے "وہ رات دن ابدلآباد عذاب میں رہیں گے" (مکاشفہ ۲۰ : ۱۰)۔ "وہاں رونا اور دانت پیسنا ہے" (متی ۲۵ : ۳۰)۔ جہنّم آگ اور گندھک کی جھیل ہے۔ جہاں جھوٹا نبی اور حیوان ہے۔ جہاں "اُن کا کیڑا نہیں مرے گا اور اُن کی آگ نہ بجھے گی۔ اور وہ تمام بنی آدم کے لئے نفرتی ہوں گے" (یسعیاہ ۶۶ : ۲۴)۔

جہنم میں کون جائے گا؟

۱۔ شریر جو خُدا کو بھُول جاتے ہیں۔

داؤد نبی فرماتا ہے کہ "شریر پاتال میں جائیں گے یعنی وہ سب قومیں جو خدا کو بھول جاتی ہیں" (زبور ۹ : ۱۷)۔ "اُن کو موت اچانک آ دبائے۔ وہ جیتے جی پاتال میں اُتر جائیں کیونکہ شرارت اُن کے مسکنوں میں اور اُن کے اندر ہے" (زبور ۵۵ : ۱۵)۔ اور جب ہم پندرھویں زبور کا مطالعہ کرتے ہیں، تو اُس سے ظاہر ہوتا ہے کہ زبان سے بہتان باندھنے والے، دوستوں سے بدی کرنے والے، ہمسایہ کی بدنامی سننے والے، رذیلوں کی عزّت کرنے والے قسم کھا کر بدلنے والے، اپنا روپیہ سُود پر دیکر غریبوں کا خون چوسنے والے، رشوت لینے والے، اور بطالت پر دل لگانے والے بہشت میں نہیں جا سکتے، جہنم میں جائیں گے۔ کیونکہ کوئی اور درمیانی جگہ نہیں ہے۔ خداوند یسوؔع فرماتا ہے کہ دنیا کے آخر میں ایسا ہی ہوگا "فرشتے نکلیں گے اور شریروں کو راستبازوں سے جُدا کرینگے۔ اور اُن کو آگ کی بھٹی میں ڈال دیں گے۔ وہاں رونا اور دانت پیسنا ہوگا" (متی ۱۳ : ۴۹، ۵۰)۔

۲۔ ٹھوکر کھلانے والے اور بدکار۔

لکھا ہے "ابن آدم اپنے فرشتوں کو بھیجے گا اور سب ٹھوکر کھلانے

والی چیزوں اور بدکاروں کو اُس کی بادشاہی میں سے جمع کریں گے اور اُن کو آگ کی بھٹی میں ڈال دیں گے۔ وہاں رونا اور دانت پیسنا ہوگا۔"
(متی ۱۳: ۴۱، ۴۲)۔

۳۔ **بائیں طرف والے یعنی بدکار**

لکھا ہے "پھر وہ بائیں طرف والوں سے کہے گا اَے ملعونو میرے سامنے سے اُس ہمیشہ کی آگ میں جاؤ جو ابلیس اور اُس کے فرشتوں کے لئے تیار کی گئی ہے" (متی ۲۵: ۴۱)۔

۴۔ **دولت مند جو دنیا اور اُس کی عشرتوں میں مگن رہتے ہیں۔**

لعزر اور دولت مند کی تمثیل میں لکھا ہے "اُس نے (امیر) عالم ارواح کے درمیان عذاب میں مبتلا ہو کر اپنی آنکھیں اُٹھائیں اور ابرہام کو دور سے دیکھا اور اس کی گود میں لعزر کو۔ اور اُس نے پکار کر کہا۔ اَے باپ ابرہام مجھ پر رحم کر کے لعزر کو بھیج کر اپنی انگلی کا سرا پانی میں بھگو کر میری زبان تر کرے کیوں کہ میں اس آگ میں تڑپتا ہوں" (لوقا ۱۶: ۲۳-۲۴)

۵۔ **نکمے نوکر جو خدا کی عطا کردہ صلاحیتوں کا صحیح استعمال نہیں کرتے**

توڑوں کی تمثیل میں لکھا ہے کہ جس نوکر نے اپنے توڑے کا صحیح استعمال نہ کیا بلکہ اس کو دبائے رکھا، اُس کو حکم ملا "اِس نکمے نوکر کو باہر اندھیرے میں ڈال دو۔ وہاں رونا اور دانت پیسنا ہوگا" (متی ۲۵: ۳۰)

۶۔ **وہ جو شاہی ضیافت کا لباس نہیں پہنتے۔ یعنی راستبازی کی خلعت سے ملبّس نہیں۔**

لکھا ہے کہ جب بادشاہ مہمانوں کو دیکھنے آیا تو اُس نے ایک آدمی کو شادی کی پوشاک میں نہ دیکھا۔ اور کہا "میاں تو شادی کی پوشاک

پہنے بغیر یہاں کیونکر آ گیا۔ لیکن اُس کا منہ بند ہوگیا۔ اِس پر بادشاہ نے خادموں سے کہا اِس کے ہاتھ پاؤں باندھ کر باہر اندھیرے میں ڈال دو۔ وہاں رونا اور دانت پیسنا ہوگا" (متی ۲۲: ۱۲، ۱۳)

۷۔ **بھائی کو احمق کہنے والے**

خداوند یسوع فرماتا ہے "جو اس کو (اپنے بھائی کو) احمق کہے گا وہ آگ کے جہنم کا سزاوار ہوگا" (متی ۵: ۲۲)۔

۸۔ **بادشاہی کے بیٹے جو ایمانداروں کے باپ ابرہام کی اولاد ہونے کا فخر کرتے ہیں مگر خدا سے دُور ہیں**

خُداوند یسوع نے فرمایا کہ "میں تم سے کہتا ہوں۔ بہتیرے پورب اور پچھم سے آ کر ابرہام اور اضحاق اور یعقوب کے ساتھ آسمان کی بادشاہی کی ضیافت میں شریک ہوں گے۔ مگر بادشاہی کے بیٹے باہر اندھیرے میں ڈالے جائیں گے۔ وہاں رونا اور دانت پیسنا ہوگا۔
(متی ۸: ۱۱، ۱۲)۔

۹۔ **جسم کے کام کرنے والے خُدا کی بادشاہی کے وارث نہ ہونگے**

رسول بیان کرتا ہے کہ بدکار، حرامکار، بت پرست، زناکار، عیاش، لونڈے باز، چور، لالچی، شرابی، گالی بکنے والے، ظالم، ناپاک، شہوت پرست، جادوگر اور عداوت، جھگڑا، حسد، غصہ، تفرقہ، جدائیاں، بدعتیں بغض، نشہ بازی، ناچ رنگ کرنے والے جہنم میں جائیں گے (۱-کرنتھیوں ۶: ۹، ۱۰؛ گلتیوں ۵: ۲۱، ۲۲)۔

۱۰۔ **جھوٹے استاد جو ایمان کو بگاڑتے ہیں اور لوگوں کو گمراہ کرتے ہیں**

لکھا ہے "کیونکہ ایسے لوگ جھوٹے رسول اور دغابازی سے کام

کرنے والے ہیں۔ اور اپنے آپ کو مسیح کے رسولوں کے ہم شکل بنا لیتے ہیں۔ اور کچھ عجب نہیں۔ کیونکہ شیطان بھی اپنے آپ کو نورانی فرشتہ کا ہم شکل بنا لیتا ہے" (۲۔کرنتھیوں ۱۱: ۱۳، ۱۴)

۱۱۔ گناہ کرنے والے فرشتے۔

لکھا ہے "کیونکہ جب خدا نے گناہ کرنے والے فرشتوں کو نہ چھوڑا بلکہ جہنم میں بھیج کر تاریک غاروں میں ڈال دیا تاکہ عدالت کے دن تک حراست میں رہیں" (۲۔پطرس ۲: ۴)۔

۱۲۔ گناہ کرنے والا ابلیس۔ حیوان اور جھوٹا نبی۔

لکھا ہے "اُن کا گمراہ کرنے والا، ابلیس آگ اور گندھک کی اُس جھیل میں ڈالا جائے گا۔ جہاں وہ حیوان اور جھوٹا نبی بھی ہوگا۔ وہ رات دن ابدالآباد عذاب میں رہیں گے" (مکاشفہ ۲۰: ۱۰)۔

۱۳۔ بزدل، بے ایمان، گھنونے، خونی، حرامکار، جادوگر، بُت پرست و جھوٹے

لکھا ہے "مگر بزدلوں اور بے ایمانوں اور گھنونے لوگوں اور خونیوں اور حرامکاروں اور جادوگروں اور بت پرستوں اور سب جھوٹوں کا حصّہ آگ اور گندھک سے جلنے والی جھیل میں ہوگا۔ یہ دوسری موت ہے" (مکاشفہ ۲۱: ۸)۔

۱۴۔ جو خدا کو نہیں پہچانتے اور خداوند یسوؔع کی خوشخبری کو نہیں مانتے

لکھا ہے "جب خداوند یسوؔع مسیح اپنے قوی فرشتوں کے ساتھ بھڑکتی ہوئی آگ میں آسمان سے ظاہر ہوگا اور جو خدا کو نہیں پہچانتے

اور ہمارے خداوند یسوؔع مسیح کی خوشخبری کو نہیں مانتے، اُن سے بدلہ لے گا۔ وہ خداوند کے چہرہ اور اُس کی قدرت کے جلال سے دور ہو کر ابدی ہلاکت کی سزا پائیں گے" (۲۔تھسلنیکیوں ۱: ۷-۹)۔

۱۵۔ جن کے نام برّہ کی کتابِ حیات میں درج نہیں۔

لکھا ہے "جس کسی کا نام کتابِ حیات میں لکھا ہوا نہ ملا وہ آگ کی جھیل میں ڈالا گیا" (مکاشفہ ۲۰: ۱۵)۔

جہنّم کے دُکھ

۱۔ جہنم کا سب سے بڑا دکھ خدا کو ہمیشہ کیلئے کھو دینا ہے۔

اِس وقت تو دنیا کے مشاغل کی وجہ سے خدا کی عظمت کو جو اعلےٰ خوبی ہے، ہماری انسانی عقل نہیں سمجھ سکتی۔ لیکن جب دنیاوی سامان جاتا رہے گا تب ملعون لوگوں کو سمجھ آئے گی کہ انہوں نے اپنے قصور سے لامحدود خوبی کی ملکیّت کو ہمیشہ کے واسطے کھو دیا۔ وہ اسے حاصل کرنے کی خواہش کریں گے۔ مگر لاحاصل۔

۲۔ آگ جو ناقابلِ برداشت ایذا دیتی ہے۔

لکھا ہے "وہ آگ اور گندھک کی جھیل میں تڑپتے رہیں گے۔ اُنکے عذاب کا دھواں ابدلآباد اُٹھتا رہے گا۔ اُن کو رات چین نہ ملے گا" (مکاشفہ ۱۴: ۱۰-۱۱)۔ مگر اِس آگ سے اُن کے جسم جل کر ختم نہیں ہو جائیں گے۔ یہ جلن ویسی ہی رہے گی جیسی وہ شروع میں سہنے لگے تھے۔

۳۔ تاریکی جو اندھا کر دیتی ہے۔

جہنم میں کوئی روشنی نہ ہوگی۔ تاریکی اس قدر ہوگی کہ کچھ دکھائی نہ

دے گا۔ لکھا ہے "اُنکے لئے بے حد تاریکی دھری ہے" (۲۔ پطرس ۲ : ۱۷)

۴۔ جہنمیوں کا آہ و نالہ

وہ ابدی عذاب کی وجہ سے روئیں گے اور چلائیں گے۔ "وہ رات دن ابدلآباد عذاب میں رہیں گے" (مکاشفہ ۲۰ : ۱۰)۔ "وہاں رونا اور دانت پیسنا ہوگا" (متی ۲۵ : ۳۰)۔

۵۔ تنگ و تاریک قید خانہ

تاریک غاریں ہوں گی۔ دھوئیں اور بدبُو سے دم گھُٹے گا۔ تنگی اور عذاب کی انتہا ہوگی۔ لکھا ہے کہ "جہنم میں بھیج کر تاریک غاروں میں ڈال دیا" (۲۔ پطرس ۲ : ۴) "جہاں اُن کا کیڑا نہیں مرتا اور آگ نہ بجھے گی" (یسعیاہ ۶۶ : ۲۴)۔

۶۔ جہنم میں تکلیف دہ یادیں ستائیں گی

جہنمی جب دیکھیں گے کہ غریب اور نادار لوگ بہشت میں ہیں اور وہ جہنم میں ہیں جیسا کہ کلام میں آیا ہے کہ باپ ابرہام نے دولت مند کو فرمایا "بیٹا یاد کر تو اپنی زندگی میں اچھی چیزیں لے چکا" (لوقا ۱۶ : ۱۸) دولت مند کو اپنی خوشحالی کے دن یاد آتے تھے۔ اُس کو لعزر یاد آتا تھا۔ جو بھیک مانگا کرتا اور اس کی میز کے گرے ہوئے ٹکڑوں پر گذر کرتا تھا۔ اُسے اپنا باپ اور بھائی یاد آتے تھے۔ اور خاص کر یہ یاد ستائے گی کہ زندگی میں کتنے ہی موقعے خدا نے جہنم سے بچنے کے لئے مہیا کئے۔ لیکن ہم خدا کی آواز کے شنوا نہ ہوئے۔ اُس وقت وہ واویلا کریں گے کہ اپنے ہی قصور سے ہم خدا کی محبّت اور دیدار سے ہمیشہ کے لئے

محروم ہوئے۔

جہنم کے دکھ وقتی نہیں ہیں، جیسا کہ کئی لوگ بیان کرتے ہیں کہ جب جہنم بھر جائے گا تو خدا سب کو وہاں سے نکال دے گا۔ خداوند یسوع فرماتا ہے "یہ ہمیشہ کی سزا پائیں گے" (متی ۲۵ : ۴۶)، اور نہ ہی جہنم سے نکلنے کی کوئی راہ اور اُمید ہے۔ باپ ابرہام نے دولت مند کو جواب دیا کہ "ہمارے تمہارے درمیان ایک بڑا گڑھا واقع ہے۔ ایسا کہ جو یہاں سے تمہاری طرف جانا چاہیں نہ جا سکیں۔ اور نہ کوئی اُدھر سے ہماری طرف آ سکے" (لوقا ۱۶ : ۲۶)۔

جہنم کے دکھ کبھی کم نہ ہوں گے۔ وہ ویسے ہی رہیں گے جیسے روزِ اوّل سے شروع ہوں گے۔ لیکن یہ دکھ ہر ایک کے برابر نہ ہونگے۔ جتنا کسی کے گناہوں کا بوجھ زیادہ ہوگا، اتنا ہی دُکھ زیادہ ہوگا۔

کس قدر ہولناک ہیں جہنم کے دُکھ۔ سچ مچ بدبخت ہیں وہ لوگ جو خدا کی محبّت و رحم و فضل کو ٹھکرا کر جہنم میں جلتے ہیں۔ خدا کے ایک نبی نے جہنم کا منظر دیکھا تو چلّا اٹھا "کون ہم میں سے اس مہلک آگ میں رہ سکتا ہے؟ اور کون ہم میں سے ابدی شعلوں کے درمیان بس سکتا ہے؟" (یسعیاہ ۳۳ : ۱۴)۔ جہنم کے ابدی اور ہولناک عذاب کو سن کر ہی ہم کانپ جاتے ہیں۔ یہ عذاب فی الحقیقت ہمارے لئے ناقابلِ برداشت ہے، تو پھر ہمیں اپنے متعلق غور و فکر کرنا لازمی ہے کہ ہم کس راہ پر ہیں تاکہ جہنم اور اس کے ابدی اور ہولناک عذاب سے بچ جائیں۔

ہم کس طرح جہنّم سے بچ سکتے ہیں

یہ سچ ہے کہ ہم گنہگار ہیں اور اپنے آپ میں یہ طاقت نہیں رکھتے کہ نیکی ہی کریں اور گناہ نہ کریں۔ پولُس رسول فرماتا ہے کہ "جس نیکی کا اِرادہ کرتا ہوں وہ تو نہیں کرتا مگر جس بدی کا ارادہ نہیں کرتا وہ کر لیتا ہوں" (رومیوں ۷: ۱۹)۔ اور خدا کا نبی داؤد فرماتا ہے "کوئی نیکوکار نہیں ایک بھی نہیں" (زبور ۱۴: ۳)۔ اور رسول مزید فرماتا ہے "کچھ فرق نہیں۔ اِس لئے کہ سب نے گناہ کیا اور خدا کے جلال سے محروم ہیں" (رومیوں ۳: ۲۲، ۲۳)۔ اور یوحنا رسول فرماتا ہے کہ "اگر ہم کہیں کہ ہم بے گناہ ہیں تو اپنے آپ کو فریب دیتے ہیں اور ہم میں سچائی نہیں اگر کہیں کہ ہم نے گناہ نہیں کیا تو اُسے جھوٹا ٹھہراتے ہیں اور اُس کا کلام ہم میں نہیں" (۱۔یوحنا ۱: ۸، ۱۰)۔ اور اگر ہم اپنے دن بھر کے اعمال کو ہر روز شام کے وقت ترازو میں رکھیں تو شاید ہی کسی کی نیکیوں کا پلہ بھاری ہو۔ اِس لئے کوئی شخص بھی وثوق سے نہیں کہہ سکتا کہ وہ اپنے اعمال سے جہنم سے بچ سکتا ہے۔ تو پھر ہمیں جہنم سے بچنے کے لئے ایک ایسے شافی کی ضرورت ہے جو ہمارے گناہوں کی شفاعت کرے۔ اس کے لئے ہم ابتدا سے انتہا تک چھان بین کر کے دیکھ لیں تو ہم کو سوائے خداوند یسوعؔ مسیح کے کوئی ایسا شافی نہیں مل سکتا جو ہمیں گناہوں کے بوجھ سے شفا بخشنا تو کجا، کچھ ہلکا بھی کر سکے۔ فقط خداوند یسوعؔ مسیح فرماتا ہے کہ "اَے محنت اُٹھانے والو اور بوجھ سے دبے ہوئے لوگو۔ سب

میرے پاس آؤ میں تم کو آرام دوں گا" (متی ۱۱: ۲۸) "ابن آدم کھوئے ہوؤں کو ڈھونڈنے اور نجات دینے آیا ہے" (لوقا ۱۹: ۱۰) "جو میرے پاس آئے گا۔ اُسے میں ہرگز نکال نہ دوں گا" (یوحنا ۶: ۳۷)۔ گناہ معاف کرنے کے دعوے کو نہ صرف زبانی فرمایا بلکہ اِس لاثانی اختیار کو بیماروں کو شفا دے کر ثابت کیا۔ لکھا ہے "ایک دن ایسا ہوا کہ وہ تعلیم دے رہا تھا۔ اور فریسی اور شرع کے معلّم وہاں بیٹھے تھے جو گلیل کے ہر گاؤں اور یہودیہ اور یروشلیم سے آئے تھے اور خداوند کی قدرت شفا بخشنے کو اُس کے ساتھ تھی۔ اور دیکھو کئی مرد ایک آدمی کو جو مفلوج تھا چارپائی پر لائے اور کوشش کی کہ اُسے اندر لا کر اُس کے آگے رکھیں۔ اور جب بھیڑ کے سبب سے اُس کو اندر لے جانے کی راہ نہ پائی تو کوٹھے پر چڑھ کر کھپریل میں سے اُس کو کھٹولے سمیت بیچ میں یسوعؔ کے سامنے اتار دیا۔ اُس نے اُن کا ایمان دیکھ کر کہا اَے آدمی! تیرے گناہ معاف ہوئے۔ اِس پر فقیہہ اور فریسی سوچنے لگے کہ یہ کون ہے جو کفر بکتا ہے؟ خدا کے سوا اور کون گناہ معاف کر سکتا ہے۔ یسوعؔ نے اُن کے خیالوں کو معلوم کر کے جواب میں اُن سے کہا تم اپنے دلوں میں کیا سوچتے ہو؟ آسان کیا ہے؟ یہ کہنا کہ تیرے گناہ معاف ہوئے یا یہ کہنا کہ اُٹھ اور چل پھر؟ لیکن اِس لئے کہ تم جانو کہ ابنِ آدم کو زمین پر گناہ معاف کرنے کا اختیار ہے۔ (اُس نے مفلوج سے کہا) میں تجھ سے کہتا ہوں اُٹھ اور اپنا کھٹولا اُٹھا کر اپنے گھر جا۔ اور وہ اُسی دم اُن کے سامنے اُٹھا

اور جس پر پڑا تھا اُسے اُٹھا کر خدا کی تمجید کرتا ہوا اپنے گھر چلا گیا۔ وہ سب کے سب بڑے حیران ہوئے اور خدا کی تمجید کرنے لگے اور بہت ڈر گئے اور کہنے لگے کہ آج ہم نے عجیب باتیں دیکھیں" (لوقا ۵: ۱۷-۲۸)۔ اڑتیس ۳۸ برس کے بیمار کو شفا بخش کر تاکید کی کہ "دیکھ تو تندرست ہو گیا ہے پھر گناہ نہ کرنا" (یوحنا ۵: ۱۴)۔ گناہ معاف کرنے کا اختیار اور کسی کے پاس نہیں ہے۔

فی زمانہ لوگ دولت، عزّت، عہدہ اور اختیار کے لئے جان توڑ کر کوشش کرتے ہیں، اور دولت کی حرص میں بہت سے اندھے ہو رہے ہیں۔ رسول فرماتا ہے "زر کی دوستی ہر قسم کی بُرائی کی ایک جڑ ہے۔ جس کی آرزو میں بعض نے ایمان سے گمراہ ہو کر اپنے دلوں کو طرح طرح کے غموں سے چھلنی کر لیا ہے" (۱-تیمتھیس ۶: ۱۰)۔ لیکن اپنی ابدی زندگی کے بارے میں غور و فکر کرتے ہی نہیں، اور اگر کرتے ہیں تو اُسے معمولی چیز سمجھ کر بہت ہی تھوڑا۔ حالانکہ ابدی زندگی کا سوال سب سے اہم ہے۔ خداوند یسوعؔ فرماتا ہے "اگر آدمی ساری دنیا حاصل کرے اور اپنی جان کا نقصان اُٹھائے تو اُسے کیا فائدہ ہوگا؟ یا آدمی اپنی جان کے بدلے کیا دے گا؟" (متی ۱۶: ۲۶)۔

بہت لوگ ایسے ہیں جو یہ خیال کرتے ہیں کہ جو ہماری قسمت یا تقدیر میں لکھا ہوگا وہ پورا ہوگا۔ اگر ایسا ہی ہوتا تو سزا، جزا بے معنی ہوتی۔ یہ سب سے بڑی غفلت اور نادانی ہے۔ خدا نے کسی کی یہ تقدیر نہیں بنائی کہ وہ جہنم میں جائے۔ خدا تو اپنے نبی موسیٰ

کی زبانی فرماتا ہے کہ "میں نے زندگی اور موت کو اور برکت اور لعنت کو تیرے آگے رکھا ہے۔ پس تو زندگی کو اختیار کر" (استثنا ۳۰: ۱۹)۔ اور حزقی ایل نبی کی معرفت فرماتا ہے "تو اُن سے کہہ خداوند فرماتا ہے۔ مجھے اپنی حیات کی قسم، شریر کے مرنے میں مجھے کچھ خوشی نہیں۔ بلکہ اس میں ہے کہ شریر اپنی راہ سے باز آئے اور زندہ رہے" (حزقی ایل ۳۳: ۱۱)۔ اور پولسؔ رسول فرماتا ہے کہ "وہ چاہتا ہے کہ سب آدمی نجات پائیں اور سچائی کی پہچان تک پہنچیں" (۱-تیمتھیس ۲: ۴)۔ اور خدا ہمیں اِس دنیا میں جہنم کے عذاب اور بہشت کا اطمینان دکھا کر نہ صرف ترغیب دیتا ہے بلکہ وسائل مہیا کرتا ہے کہ ہم زندگی کی راہ اختیار کریں۔

بعض لوگ یہ خیال کرتے ہیں کہ خدا اُن کے گناہ خود بخود ہی معاف کر دے گا اور اپنا فضل یونہی اُن پر انڈیل دے گا۔ لیکن یہ بات اُس کے کلام اور راستی کے خلاف ہے کیونکہ وہ اپنے نبی کی معرفت فرماتا ہے "جو جان گناہ کرتی ہے وہ ہی مرے گی۔ (حزقی ایل ۱۸: ۴، ۲۰)۔" "اور اگر صادق اپنی صداقت سے باز آئے اور گناہ کرے اور ان سب گھنونے کاموں کے مطابق جو شریر کرتا ہے کرے تو کیا وہ زندہ رہے گا؟ اُس کی تمام صداقت جو اُس نے کی فراموش ہو گی۔ اور وہ اپنے گناہوں میں جو اُس نے کئے ہیں اور اپنی خطاؤں میں جو اُس نے کی ہیں مرے گا" (حزقی ایل ۱۸: ۲۴)۔ خدا کا کلام اٹل ہے، اور اُس کے فیصلے راست ہیں۔ چنانچہ ابلیس نے ایک ہی گناہ کیا، تو وہ آسمان سے گرا دیا گیا۔

اگر خدا یونہی معافی دے دے، تو کیا وہ نالش نہ کرے گا؟

پھر ہم دیکھتے ہیں کہ بابا آدم اور حوّا نے ایک ہی گناہ کیا تو وہ جنّت سے نکالے گئے۔ ہم فرشتوں اور بابا آدم سے بڑھ کر کیا خوبیاں رکھتے ہیں جو خدا ہمارے لئے نرالا انتظام کرے گا۔ اُس کے تو سب نبی بھی گناہ کے لئے مغفرت مانگتے رہے ہیں۔ میرے عزیزو! ہم خدا کی اِس عجیب محبّت و رحمت کو نہ ٹھکرائیں۔ بلکہ اُس کی قدر کریں۔ اور خداوند یسوعؔ کو اپنا نجات دہندہ قبول کر لیں۔ لکھا ہے "خدا نے جہان سے ایسا پیار کیا کہ اُس نے اپنا اکلوتا بیٹا بخش دیا تاکہ جو کوئی اُس پر ایمان لائے ہلاک نہ ہو بلکہ ہمیشہ کی زندگی پائے" (یوحنا ۳ : ۱۶)۔ اور خداوند یسوعؔ فرماتا ہے کہ "دنیا کا نور میں ہوں۔ جو میری پیروی کرے گا وہ اندھیرے میں نہ چلے گا بلکہ زندگی کا نور پائے گا" (یوحنا ۸ : ۱۲)۔ "میں اُنہیں ہمیشہ کی زندگی بخشتا ہوں" (یوحنا ۳ : ۲۸)۔ "جو میرا کلام سنتا اور میرے بھیجنے والے کا یقین کرتا ہے ہمیشہ کی زندگی اُس کی ہے۔ اُس پر سزا کا حکم نہیں ہوتا۔ بلکہ وہ موت سے نکل کر زندگی میں داخل ہو گیا ہے" (یوحنا ۵ : ۲۴)۔ "اور سزا کے حکم کا سبب یہ ہے کہ نور دنیا میں آیا اور آدمیوں نے تاریکی کو نور سے زیادہ پسند کیا۔ اِس لئے کہ اُن کے کام بُرے تھے" (یوحنا ۳ : ۱۹)۔

کیا ہم نے خداوند یسوعؔ کو دل سے قبول کر لیا ہے یا ابھی تک تاریکی کو پسند کرتے ہیں؟ اگر ہم نے سچ مچ اُس کو دل سے قبول کر لیا ہے اور اُس کے نور کی روشنی میں چلتے ہیں تو نور

کے پھل یعنی ہر طرح کی نیکی اور راستبازی اور سچائی ہماری زندگی سے ظاہر ہوں گے۔ اگر ظاہر نہیں ہوتے تو ثابت ہے کہ ہم نے اُسے دِل سے قبول نہیں کیا بلکہ شیطان اور تاریکی کو۔ میرے عزیزو! اگر آپ نے ابھی تک خداوند کو قبول نہیں کیا تو جان لیں کہ گناہ کی مزدوری موت ہے مگر خدا کی بخشش ہمارے خداوند یسوعؔ مسیح میں ہمیشہ کی زندگی ہے" (رومیوں ۶ : ۲۳)۔ "اگر اپنے گناہوں کا اقرار کریں تو وہ ہمارے گناہوں کو معاف کرنے اور ہمیں ساری ناراستی سے پاک کرنے میں سچا اور عادل ہے" (۱۔ یوحنا ۱ : ۹)۔ آپ کے پاس ابھی وقت ہے کہ آپ اپنے گناہوں سے توبہ کریں اور خدا کی محبّت و رحمت کی قدر کریں۔ خداوند یسوعؔ کو قبول کریں، اور اُس کے نور کی روشنی میں چلیں، تو آپ کے نام برّہ کی کتابِ حیات میں درج ہوں گے، اور آپ جہنم سے بچ جائیں گے۔ "اگر ہم نور میں چلیں جیسا کہ وہ نور میں ہے تو ہماری آپس میں شراکت ہے اور اُس کے بیٹے یسوعؔ کا خون ہمیں تمام گناہ سے پاک کرتا ہے۔"

(۱۔ یوحنا ۱ : ۷)

"تنگ دروازہ سے داخل ہو۔ کیونکہ وہ دروازہ چوڑا ہے۔ اور وہ راستہ کشادہ ہے جو ہلاکت کو پہنچاتا ہے۔ اور اُس سے داخل ہونے والے بہت ہیں۔"

(متی ۷ : ۱۳)۔

"مَیں تجھ سے سچ کہتا ہوں کہ آج تو میرے ساتھ فردوس میں ہوگا" (لوقا ۲۳ : ۴۳)۔ یہ کلام ہمارے خداوند یسوؔع کا ہے۔ یہ صلیبی کلمات کا دُوسرا کلمہ ہے جبکہ وہ صلیب پر چڑھا ہُوا تھا اور ایک ڈاکو نے جو اُس کے ساتھ صلیب دیا گیا تھا یسوؔع کو طعنہ دے کر کہا کیا تو مسیح نہیں؟ تو اپنے آپ کو اور ہم کو بچا۔ مگر دوسرے ڈاکو نے جو اُن کے ساتھ ہی صلیب دیا گیا تھا، پہلے ڈاکو کو جھڑک کر جواب دیا۔ کیا تو خدا سے بھی نہیں ڈرتا، حالانکہ اِسی سزا میں گرفتار ہے؟ ہماری سزا تو واجبی ہے کیونکہ اپنے کاموں کا بدلہ پا رہے ہیں۔ لیکن اُس نے کوئی بے جا کام نہیں کیا۔ پھر اُس نے کہا اَے یسوؔع! جب تُو اپنی بادشاہی میں آئے تو مجھے یاد کرنا۔ خداوند یسوؔع نے اُس سے کہا "مَیں تجھ سے سچ کہتا ہوں کہ آج تُو میرے ساتھ فردوس میں ہوگا۔"

توڑوں کی تمثیل میں خداوند یسوؔع نے سکھایا کہ جس نوکر نے خدا کے رحم و فضل کی دولت کا مناسب کاروبار کر کے اُس کو دگنا کر دکھایا اُس کو اچھا اور دیانت دار نوکر کہہ کر شاباش دی گئی۔ اور حکم ملا کہ اپنے مالک کی خوشی میں شریک ہو۔ مالک کی خوشی اور فردوس ایک ہی چیز ہیں۔ اور ہمارے ہاں عام فہم لفظ بہشت استعمال ہوتا ہے۔

ہم دیکھیں کہ بہشت کیا ہے؟ اُس کی خوشیاں کیا ہیں؟ کون اِن خوشیوں میں شریک ہیں؟ کون ان خوشیوں میں شریک ہو سکتے ہیں، اکون نہیں ہو سکتے؟ بہشت کی راہ کونسی ہے؟

بہشت

بہشت کے لفظی معنی جنّت یا فردوس ہیں۔ کلام الٰہی میں ابرہاؔم کی گود، نیا یرُوشلیم، کوہِ صیہوؔن، آسمان، خدا کی بادشاہی، ہمیشہ کی زندگی اور مالک کی خوشی بہشت کے لئے مستعمل ہیں۔ بہشت ناقابلِ بیان خوشی، آرام اور اطمینان کی جگہ ہے، جہاں مُبارک لوگ ابدتک قانع اور خُوش و خرم رہیں گے۔ جنت اُسی باغ کی مانند ہے جو خداوند خدا نے مشرق کی طرف عدؔن میں لگایا۔ "اور اُس میں ہر درخت کو جو دیکھنے میں خوشنما اور کھانے کے لئے اچھا تھا زمین سے اُگایا" (پیدائش ۲ : ۹)، اور آدؔم اور حوّؔا کو اُس میں رکھا مگر اُنہوں نے نیک و بد کے درخت کی پہچان کا پھل کھا کر خدا کے حکم کو توڑ دیا۔ تو خداوند خدا نے اُن کو باغِ عدن سے باہر نکال دیا (پیدائش ۳ : ۲۳)۔ یوں آدؔم اور حوّؔا نے گناہ کر کے بہشت کو کھو دیا۔

کیسا بے نظیر تھا وہ باغ! جہاں کھانے پینے اور پہننے کی کوئی فکر نہ تھی۔ کِسی قسم کا کوئی دکھ، کوئی غم اور کوئی اندیشہ اُن کو بے چین نہیں کر سکتا تھا۔ ہر ایک چیز اُن کے تابع تھی اور وہ ہر وقت خداوند اپنے خدا کی حضوری میں خوش و خرم رہتے تھے۔

مُقدّس یوحنّا رسول مکاشفہ کی کتاب میں اِس کو نیا یرُوشلیم کہتا ہے۔ اور اُس کا نقشہ اِس طرح بیان کرتا ہے "ایک نے آکر مجھ سے کہا اِدھر آ۔ مَیں تجھے دلہن یعنی برّہ کی بیوی دکھاؤں۔

اور وہ مجھے رُوح میں ایک بڑے اور اُونچے پہاڑ پر لے گیا۔ اور شہر مُقدس یروشلیم کو آسمان پر سے خدا کے پاس سے اترتے دکھایا۔ اُس میں خدا کا جلال تھا اور اُس کی چمک نہایت قیمتی پتھر یعنی اُس یشب کی سی تھی جو بلوّر کی طرح شفاف ہو۔ اور اُس شہر کی شہر پناہ بڑی اور بلند تھی اور اُس کے بارہ ۱۲ دروازے اور دروازوں پر بارہ ۱۲ فرشتے تھے۔ اور اُن پر بنی اسرائیل کے بارہ ۱۲ قبیلوں کے نام لکھے ہوئے تھے۔ تین ۳ دروازے مشرق کی طرف۔ تین ۳ دروازے شمال کی طرف، تین ۳ دروازے جنوب کی طرف اور تین ۳ دروازے مغرب کی طرف۔ اور شہر کی شہر پناہ کی بارہ ۱۲ بنیادیں تھی اور اُن پر برّہ کے بارہ ۱۲ رسولوں کے نام لکھے تھے۔ وہ شہر چوکور واقع ہوا تھا۔ اس کی لمبائی، چوڑائی اور اونچائی برابر تھی۔ اِس شہر پناہ کی تعمیر یشب کی تھی۔ اور شہر ایسے خالص سونے کا تھا۔ جو شفاف شیشے کی مانند ہو۔ اور اِس شہر کی شہر پناہ کی بنیادیں ہر طرح کے جواہر سے آراستہ تھیں۔ پہلی بنیاد یشب کی تھی۔ دوسری نیلم کی۔ تیسری شب چراغ کی۔ چوتھی زمرّد کی۔ پانچویں عقیق کی۔ چھٹی لعل کی۔ ساتویں سبزے پتھر کی۔ آٹھویں فیروزہ کی۔ نادیں زبرجد کی۔ دسویں یمنی کی۔ گیارھویں سنگِ سُنبلی کی۔ بارھویں یاقوت کی۔ اور بارہ ۱۲ دروازے بارہ ۱۲ موتیوں کے تھے۔ ہر دروازہ ایک موتی کا تھا۔ اور شہر کی سڑک شفاف شیشے کی مانند خالص سونے کی تھی۔ اور مَیں نے اس میں کوئی مُقدس نہ دیکھا۔ اِس لئے کہ خداوند خدا قادرِ مطلق اور برّہ اُس کا مُقدس ہیں۔ اور اِس شہر میں سورج یا چاند کی روشنی کی کچھ حاجت نہیں کیوں کہ

خدا کے جلال نے اُسے روشن کر رکھا ہے اور برّہ اُس کا چراغ ہے۔ اور قومیں اُس کی روشنی میں چلیں پھریں گی اور زمین کے بادشاہ اپنی شان و شوکت کا سامان اُس میں لائیں گے۔ اور اُس کے دروازے دن کو ہرگز بند نہ ہوں گے۔ (اور رات وہاں نہ ہوگی) اور لوگ قوموں کی شان و شوکت اور عزّت کا سامان اس میں لائیں گے۔ پھر اُس نے مجھے بلوّر کی طرح چمکتا ہوا آبِ حیات کا ایک دریا دکھایا جو خدا اور برّہ کے تخت سے نِکل کر اس شہر کی سڑک کے بیچ میں بہتا تھا۔ اور دریا کے وار پار زندگی کا درخت تھا۔ اُس میں بارہ ۱۲ قسم کے پھل آتے ہیں۔ اور وہ ہر مہینے پھلتا ہے۔ اور اُس کے پتوں سے قوموں کو شفا ہوتی ہے۔ اور پھر لعنت نہ ہوگی۔ اور خدا اور برّہ کا تخت اُس شہر میں ہوگا اور اُس کے بندے اُس کی عبادت کریں گے اور اُس کا مُنہ دیکھیں گے۔ اور اُس کا نام اُن کے ماتھوں پر لکھا ہوگا۔ اور پھر رات نہ ہوگی۔ اور وہ چراغ اور سورج کی روشنی کے محتاج نہ ہوں گے۔ کیونکہ خداوند خدا اُن کو روشن کرے گا اور وہ ابدالآباد بادشاہی کریں گے۔" (مکاشفہ ۲۱:۹ تا ۲۲:۵)۔

بہشت کی خوشیاں

بہشت کی سب سے بڑی خوشی یہ ہے کہ خدا کو ابد تک روبرو دیکھنا۔ اُس سے محبّت کرنا۔ اُسے حاصل کرنا۔ اُس میں تمام بھلائی کا حظ اُٹھانا۔ لکھا ہے "وہ اُن کے ساتھ سکونت کرے گا اور وہ اُس کے لوگ ہوں گے اور خدا آپ اُن کے ساتھ رہے گا اور اُن

کا خُدا ہوگا" (مکاشفہ ۲۱ : ۳)۔ اور "اُس کے بندے اُس کی عبادت
کریں گے اور وہ اُس کا منہ دیکھیں گے" (مکاشفہ ۲۲ : ۴)۔ پولُس
رسول فرماتا ہے "اب ہم کو آئینہ میں دھندلا سا دکھائی دیتا ہے مگر
اُس وقت رُوبرو دیکھیں گے" (۱۔ کرنتھیوں ۱۳ : ۱۲)۔ سورج ابھی
تک بادلوں کے پیچھے چھپا ہے اور اُس کا خوبصورت چہرہ نقاب میں
ہے اور رُوح کی آنکھوں پر پٹی بندھی ہوئی ہے۔ اِس لئے رُوحیں
اُس کو مُنہ در مُنہ نہیں دیکھ سکتیں۔ لیکن جب بادل چھٹ جائیں گے
اور اُن کی آنکھوں پر سے پٹی ہٹائی جائے گی اور اُن کے محبوب کا
خوبصورت چہرہ بے نقاب ظاہر ہوگا اور اُس کا جمال، اُس کی
نیکی، اُس کی بزرگی، اور اُس کی محبت جو وہ اُن کے ساتھ رکھتا تھا
دیکھیں گی تو وہ کیسی خوش ہوں گی۔ داؤد نبی فرماتا ہے "مَیں تو صداقت
میں تیرا دیدار حاصل کروں گا۔ جب مَیں جاگوں گا تو تیری شباہت
سے سیر ہوں گا" (زبور ۱۷ : ۱۵)۔ وہ ایک بعید الفہم طرق سے
خدا کے ساتھ متحد ہو جائیں گی۔ اِسی لئے رسول فرماتا ہے ذاتِ الٰہی
میں شریک ہو جاؤ" (۲۔ پطرس ۱ : ۴)۔ اور اُس حسنِ مُطلق کو سچ مُچ
حاصل کریں گی۔ "تاکہ ایک غیر فانی اور بے داغ اور لازوال میراث
کو حاصل کریں" (۱۔ پطرس ۱ : ۴)۔

وہ خدا کے فرشتوں اور مقدسوں کی رفاقت سے خوش
ہوں گے۔ فرشتے اور مُقدّس لوگ بہشت میں ایک دوسرے کو جانیں گے
اور ایک دوسرے کے جلال اور خوشی سے خوش ہوں گے۔ حسد،
دشمنی، چوری، تفرقہ ایسی کوئی چیز نہ ہوگی۔

وُہ اس شہر کی شان و شوکت اور اُس کے باشندوں کی خوبصورتی
کو دیکھیں گے۔ اور اُن کی صحبت میں رہیں گے۔ ہمیشہ امن سے رہینگے۔
وہاں اُن کو کوئی دکھ تکلیف، رنج اور غم نہ ہوگا۔ اور "وہ اپنی محنتوں
سے آرام پائیں گے" (مکاشفہ ۱۴ : ۱۳)۔ "وہ اُن کی آنکھوں کے
سب آنسو پونچھ دے گا۔ اس کے بعد نہ موت ہوگی اور نہ ماتم رہیگا۔
نہ آہ و نالہ۔ نہ درد" (مکاشفہ ۲۱ : ۴) "اور پھر لعنت نہ ہوگی اور
خدا اور برّہ کا تخت اُس شہر میں ہوگا" (مکاشفہ ۲۲ : ۳)۔ داؤد نبی فرماتا
ہے "وُہ تیرے گھر کی نعمتوں سے خوب آسودہ ہوں گے۔ تو اُنکو اپنی
خوشنودی کے دریا میں سے پلائے گا" (زبور ۳۶ : ۸)۔ اور یوحنا
رسول فرماتا ہے "اِس کے بعد نہ کبھی اُن کو بھوک لگے گی۔ نہ
پیاس اور نہ اُن کو کبھی دھوپ ستائے گی۔ نہ گرمی۔ جو برّہ تخت
کے بیچ میں ہے۔ وہ اُن کی گلہ بانی کرے گا۔ اور اُنہیں آبِ حیات
کے چشموں کے پاس لے جائے گا۔ اور خدا اُن کی آنکھوں کے
سب آنسو پونچھ دے گا" (مکاشفہ ۷ : ۱۶، ۱۷)۔ اور پولُس رسول
فرماتا ہے "جو چیزیں نہ آنکھوں نے دیکھیں۔ نہ کانوں نے سنیں۔
نہ آدمی کے دل میں آئیں وہ سب خدا نے اپنے محبت رکھنے والوں
کے لئے تیار کر دیں" (۱۔ کرنتھیوں ۲ : ۹)۔ اور خداوند یسوع کا فرمان
ہے کہ "جو غالب آئے مَیں اُسے زندگی کے درخت میں سے جو خدا کے
فردوس میں ہے پھل کھانے کو دوں گا" (مکاشفہ ۲ : ۷)۔ "اُسے
پوشیدہ من میں سے دوں گا" (مکاشفہ ۲ : ۱۷)۔ "جو غالب آئے اُسے
اسی طرح سفید پوشاک پہنائی جائے گی" (مکاشفہ ۳ : ۵)۔

وہ ہمیشہ خوشی سے معمور ہوں گے۔ اِس خوشی کے کھوئے جانے کا کبھی اندیشہ نہ ہوگا۔ داؤد نبی فرماتا ہے "تیرے حضور میں کامل شادمانی ہے۔ تیرے دہنے ہاتھ میں دائمی خوشی ہے" (زبور ۱۶: ۱۱)۔ "مبارک ہیں وہ جو تیرے گھر میں رہتے ہیں۔ وہ سدا تیری تعریف کریں گے (زبور ۸۴: ۴)۔ "خدا کے حضور نیا گیت گاؤ" (زبور ۹۸: ۱)۔ اور یوحنا رسول بیان کرتا ہے کہ مقدس لوگ بہشت میں نیا گیت گاتے ہیں (مکاشفہ ۱۴: ۳)۔ یعنی اِس خوشی سے کبھی تھک نہیں جائیں گے۔ نہ اکتائیں گے۔ بلکہ جس قدر خوشی سے مطمئن اور معمور ہوں گے اُس خوشی کی اور تمنا کریں گے۔ اس مبارک شہر میں محبت ہی محبت عطا ہوتی ہے۔ خدا کو پیار کرنا اور اُس سے پیار کیا جانا یہی تمنا ہوگی۔

سب مبارک لوگ بہشت میں ایک جیسے خوش نہیں ہوں گے۔

بلکہ ہر ایک اپنے کاموں کے مطابق اجر پائے گا۔ لکھا ہے "ہر ایک اپنا اجر اپنی محنت کے موافق پائے گا" (۱-کرنتھیوں ۳: ۹)۔ "اور آفتاب کا جلال اور ہے مہتاب کا جلال اور۔ ستاروں کا جلال اور کیونکہ ستارے، ستارے کے جلال میں فرق ہے" (۱-کرنتھیوں ۱۵: ۴۱)۔ تاہم بہشت کی خوشی کا چھوٹے سے چھوٹا درجہ بھی زمین کی بڑی سے بڑی خوشی سے بھی بے حد بڑا ہوگا۔ جس قدر کسی رُوح کا محبت کا پیمانہ ہوگا اُسی قدر بھرپور ہوگا۔ خداوند یسوع فرماتا ہے "راستباز اپنے باپ کی بادشاہی میں آفتاب کی مانند چمکیں گے" (متی ۱۳: ۴۳)۔

بہشت میں مبارک لوگ خدا کے فیصلوں کی راستبازی کو دیکھیں گے۔

خاص کر وہ فیصلے جو اُن کی رُوحوں کی بہبودی کے لئے ٹھہرائے گئے تھے۔ اُس محبت کو خاص طور پر دیکھیں گے جو خداوند یسوع نے صلیب پر قربان ہو کر اُن کے لئے دکھائی۔ مقدس لوگ تب جانیں گے کہ صلیب کے بھید میں کتنی بڑی خوبی و رحمت شامل ہے۔

وہ خدا کی پوشیدہ مہربانیوں اور رحمتوں کو دیکھیں گے۔ وہ اُن مصیبتوں، بیماریوں اور نقصان کو دیکھیں گے، جنکو وہ نقصان سمجھتے تھے لیکن دراصل وہ سزائیں نہ تھیں بلکہ الٰہی محبت کی تجویزیں تھیں، جن سے خدا اُن کو اپنے پیار کی طرف کھینچنا چاہتا تھا۔

وہ اپنے عزیزوں اور رشتہ داروں کو دیکھیں گے۔ جیسا کہ داؤد نبی نے اپنے بیٹے کی بابت کہا "میں تو اُس کے پاس جاؤں گا۔ پر وہ میرے پاس نہیں لوٹنے کا" (۲-سموئیل ۱۲: ۲۳)۔

اپنی مرضی کے عوض میں جو دنیا میں بعض اوقات انہیں چھوڑنی پڑی وہاں پر وہ اپنی خواہشیں پائیں گے۔ وہاں سب کچھ جو کہ خواہش کریں گے انہیں میسر ہوگا۔ وہاں اُن کی مرضی خدا کی مرضی کے مطابق ہوگی۔ وہ کبھی بیرونی یا ذاتی غرض کی خواہش نہ کریں گے۔ وہاں جسم کی خواہشیں مطلق نہ ہوں گی۔ خداوند یسوع فرماتا ہے "وہاں بیاہ شادی نہ ہوگی۔ بلکہ آسمان پر لوگ فرشتوں کی مانند ہوں گے" (متی ۲۲: ۳۰)۔

وہاں نہ کوئی اُن کا مخالف ہوگا۔ نہ کوئی اُن کی شکایت کرے گا۔ نہ روکے گا۔ نہ کوئی سدِّ راہ ہوگا۔ بلکہ کل چیزیں جن کی خواہش ہوگی

موجود ہوں گی۔ اور اُن کے دلوں کو تازگی سے لبریز کر دیں گی۔ وہاں ہر مخالفت کے عوض جلال بخشا جائے گا۔ ہر دلی غم کے عوض حمد کی پوشاک ملے گی۔ اور ادنیٰ جگہ کے عوض شاہی تخت ملے گا۔ خداوند یسوؔع فرماتا ہے جو غالب آئے میں اُسے اپنے ساتھ تخت پر بٹھاؤں گا۔ جس طرح میں غالب آکر اپنے باپ کے ساتھ اُس کے تخت پر بیٹھ گیا" (مکاشفہ ۳: ۲۱) "وہ ابدالآباد بادشاہی کرینگے" (مکاشفہ ۲۲: ۵)۔

کیسا لاثانی ہے یہ شہرِ مُقدّس! حُسن کا کمال ہے یہ شہرِ خُدا۔ کیسی عجیب ترین دل پسند، دل کش، اور شیریں ترین ہیں اُس کی خوشیاں۔ سچ مچ مبارک ہیں وہ لوگ جو اُس میں سکونت کریں گے۔ لیکن سوال یہ ہے کہ کیا ہم وہاں جانا چاہتے ہیں۔ یقیناً ہم میں سے ہر ایک کی دِلی آرزو یہ ہے کہ جس طرح بھی ہو سکے ہم شہرِ خدا میں جائیں۔ مگر۔ . .

کون وہاں نہیں جا سکتے؟

۱۔ درندہ خصلت اِنسان وہاں نہیں جا سکتے۔
یسعیاہ نبی فرماتا ہے "وہاں شیرِ ببر نہ ہوگا اور نہ کوئی درندہ اُس پر چڑھے گا نہ وہاں پایا جائے گا" (یسعیاہ ۳۵: ۹)۔

۲۔ جسم کے کام کرنے والے وہاں نہیں جا سکتے۔
پولُسؔ رسول فرماتا ہے "کیا تم نہیں جانتے کہ بدکار خدا کی بادشاہی کے وارث نہ ہوں گے؟ فریب نہ کھاؤ۔ نہ حرامکار خدا کی بادشاہی کے

وارث ہوں گے۔ نہ بُت پرست، نہ زناکار، نہ عیّاش، نہ لونڈے باز، نہ چور، نہ لالچی، نہ شرابی، نہ گالی بکنے والے، نہ ظالم" (۱-کرنتھیوں ۶: ۹، ۱۰)۔ "حرامکاری، ناپاکی، شہوت پرستی، بُت پرستی، جادوگری، عداوتیں، جھگڑا، حسد، غصّہ، تفرقے، جدائیاں، بدعتیں، بُغض، نشہ بازی، ناچ رنگ کرنے والے، خدا کی بادشاہی کے وارث نہ ہوں گے" (گلتیوں ۵: ۲۰، ۲۱)۔

۳۔ کوئی ناپاک چیز، گھنونے، جھُوٹے، کُتّے اور جادُوگر وہاں نہیں جا سکتے۔
یُوحنّا رسُول فرماتا ہے "اُس میں کوئی ناپاک چیز یا کوئی شخص جو گھنونے کام کرتا ہے یا جھُوٹی باتیں گھڑتا ہے ہرگز داخل نہ ہوگا۔ مگر وہی جن کے نام برّہ کی کتابِ حیات میں لکھے ہیں" (مکاشفہ ۲۱: ۲۷)۔ "مگر کتے اور جادوگر اور حرامکار اور خُونی اور بت پرست اور جھُوٹی بات کا ہر ایک پسند کرنے اور گھڑنے والا باہر رہے گا" (مکاشفہ ۲۲: ۱۵)۔ خداوند یسوؔع فرماتا ہے "جب تک کوئی آدمی پانی اور رُوح سے پیدا نہ ہو وہ خدا کی بادشاہی میں داخل نہیں ہو سکتا" (یوحنا ۳: ۵)۔ "جو بیٹے کی نہیں مانتا زندگی کو نہ دیکھے گا" (یوحنا ۳: ۳۶)۔

تو پھر۔ . . ؟

کون بہشت میں جائیں گے اور اُن خوشیوں میں شریک ہونگے؟

خدا کا نبی داؤد جب بہشت کی شان و شوکت اور اُس کی پُرمسرت خوشیوں پر غور کرتا ہے اور عجیب نظارہ کو دیکھتا ہے تو بے اختیار

پکارا اُٹھتا ہے کہ "اے خداوند تیرے خیمہ میں کون رہے گا۔ تیرے کوہِ مُقدّس پر کون سکونت کرے گا" وہ خدا سے جواب پا کر کہتا ہے "وہ جو راستی سے چلتا اور صداقت کے کام کرتا اور دل سے سچ بولتا ہے۔ وہ جو زبان سے بہتان نہیں باندھتا۔ اور اپنے دوست سے بدی نہیں کرتا۔ اور اپنے ہمسایہ کی بدنامی نہیں سنتا۔ وہ جس کی نظر میں رذیل آدمی حقیر ہے، پر جو خداوند سے ڈرتے ہیں اُن کی عزّت کرتا ہے۔ وہ جو قسم کھا کر بدلتا نہیں خواہ نقصان ہی اٹھائے۔ وہ جو اپنا روپیہ سود پر نہیں دیتا اور بے گناہ کے خلاف رشوت نہیں لیتا" (زبور ۱۵: ۱-۵)۔ "وہ جس کے ہاتھ صاف ہیں اور جس کا دل پاک ہے۔ جس نے بطالت پر دل نہیں لگایا۔ اور مکر سے قسم نہیں کھائی"
(زبور ۲۴: ۴)۔

یسعیاہ نبی فرماتا ہے "جن کا فدیہ دیا گیا ہے وہاں سیر کریں گے۔ اور جن کو خدا نے مخلصی بخشی لوٹیں گے اور صیہوّن میں گاتے ہوئے آئیں گے۔ اور ابدی سرور اُن کے سروں پر ہوگا۔ وہ خوشی اور شادمانی حاصل کریں گے۔ اور غم و اندوہ کافور ہو جائیں گے۔"
(یسعیاہ ۳۵: ۹، ۱۰)۔

دانی ایل نبی فرماتا ہے "اہل دانش نورِ فلک کی مانند چمکیں گے اور جن کی کوشش سے بہتیرے صادق ہو گئے ہیں ابدالآباد تک روشن ہوں گے" (دانی ایل ۱۲: ۳)۔

خداوند یسوع فرماتا ہے "مبارک ہیں وہ جو دل کے غریب ہیں۔ کیونکہ آسمان کی بادشاہی اُن ہی کی ہے" (متی ۵: ۳)۔

"مبارک ہیں وہ جو پاک دل ہیں۔ کیونکہ وہ خُدا کو دیکھیں گے"
(متی ۵: ۸)۔

"مبارک ہیں وہ جو راستبازی کے سبب ستائے گئے ہیں۔ کیونکہ آسمان کی بادشاہی اُن ہی کی ہے" (متی ۵: ۱۰)۔

"جو مجھے اے خُداوند اے خداوند! کہتے ہیں اُن میں سے ہر ایک خدا کی بادشاہی میں داخل نہ ہوگا مگر وہی جو میرے آسمانی باپ کی مرضی پر چلتا ہے" (متی ۷: ۲۱)۔

"راستباز ہمیشہ کی زندگی پائیں گے" (متی ۲۵: ۴۶)۔

"دروازہ مَیں ہوں۔ اگر کوئی مجھ سے داخل ہو تو نجات پائے گا"
(یوحنا ۱۰: ۹)۔

ان حوالوں سے ثابت ہے کہ زبان سے بہتان باندھنے والے، دوست سے بدی کرنے والے، ہمسایہ کی بدنامی سننے والے، رذیلوں کی عزّت کرنے والے، قسم کھا کر بدلنے والے، اپنا روپیہ سود پر دے کر غریبوں کا خون چوسنے والے، رشوت لینے والے، بطالت پر دل لگانے والے، درندہ خصلت، بدکار، حرامکار، بُت پرست، زناکار، عیاش، لونڈے باز، چور، لالچی، شرابی، گالی بکنے والے، ظالم، ناپاک، شہوت پرست، جادوگر، اور عداوت، جھگڑا، حسد، غصہ، تفرقے، جدائیاں، بدعتیں، بغض، نشہ بازی، ناچ رنگ اور گھنونے کام کرنے والے، جھوٹی باتیں کرنے والے، اُن کو پسند کرنے اور گھڑنے والے اور خدا کے بیٹے پر ایمان نہ لانے والے، اور اُس کی نہ ماننے والے، اور نئے سرے سے پیدا نہ ہونے والے، جن کے

نام برّہ کی کتابِ حیات میں درج نہیں خدا کی بادشاہی یعنی بہشت
میں داخل نہیں ہونگے۔

راستی سے چلنے والے، صداقت کے کام کرنے والے، دل
سے سچ بولنے والے، جن کے ہاتھ صاف اور دل پاک ہیں، جن کا
فدیہ دیا گیا ہے، اور جن کی کوشش سے بہتیرے صادق ہو گئے ہیں۔
اور دل کے غریب، پاک دل، اور راستبازی کے سبب دکھ اُٹھانے
والے، خدا کی مرضی پر چلنے والے، دینی و دنیاوی کاروبار میں دیانتدار،
دنیاوی زندگی کی چیزوں کو ناچیز جاننے والے، نئے سرے سے پیدا
ہونے والے، خدا کے بیٹے پر ایمان لاکر اُس کی مرضی پوری کرنے
اور جن کے نام برّہ کی کتابِ حیات میں درج ہیں، بہشت میں داخل
ہوں گے، اور اُس کی خوشیوں میں شریک ہوں گے۔ لکھا ہے
"جو غالب آئے وہ ہی اِن چیزوں کا وارث ہوگا۔ میں اُس کا خدا ہونگا
اور وہ میرا بیٹا ہوگا" (مکاشفہ ۲۱: ۷)۔

بہشت کی راہ

ہم اپنے لئے خود ہی فیصلہ کر سکتے ہیں کہ ہمارا شمار کس زُمرہ
میں ہے۔ کیا ہم نے خدا کے بیٹے یسوع کو دل سے قبول کر لیا ہوا
ہے اور نئی پیدائش حاصل کرکے اُس کے حکموں پر چلتے ہیں؟
اگر ہمارے نام برّہ کی کتابِ حیات میں درج ہیں، تو ہم مبارک
ہیں۔ یقیناً ہم شہرِ مُقدّس میں پہنچیں گے۔ یا ہم اُس راہِ گُم کردہ شاعر
کے ہم سفر تو نہیں جو یہ کہہ رہا ہے۔

— کیا پوچھتے ہو ہم سے کدھر جا رہے ہیں ہم
منزل کی کچھ خبر نہیں صرف جا رہے ہیں ہم

اس پر سلیمان نبی کا یہ قول صادق آتا ہے "اُسے زندگی کا ہموار
راستہ نہیں ملتا۔ اُس کی راہیں بے ٹھکانا ہیں پر وہ بے خبر ہے"
(امثال ۵: ۶)۔ ایسے ہی کتنے ہیں جنھیں یہ خبر نہیں کہ وہ کہاں جا
رہے ہیں، اور اُن کی منزلِ مقصود کیا ہے۔ یا ہم مخالف سمت
میں جا رہے ہیں اور اپنی انسانی عقل کے مطابق ایسی راہ اختیار کر
رکھی ہے جو ہم کو سیدھی معلوم ہوتی ہے۔ ہم خدا کے کلام کی روشنی
میں دیکھیں کہ آیا یہ راہ راست ہے، جو شہرِ خدا کو جاتی ہے؟ خدا
کے نبی کہتے ہیں "ایسی راہ بھی ہے جو انسان کو سیدھی معلوم ہوتی ہے
پر اُس کی انتہا میں موت کی راہیں ہیں" (امثال ۱۴: ۱۲)۔ "وہ اپنے
لئے ٹیڑھی راہ بناتے ہیں۔ جو کوئی اُس میں جائے گا سلامتی کو
نہ دیکھے گا" (یسعیاہ ۵۹: ۸)۔ "صداقت کی راہ میں زندگی ہے۔
اور اُس کے راستے میں ہرگز موت نہیں" (امثال ۱۲: ۲۸)۔ لہٰذا
بہشت کی راہ پر جانے کے لئے صداقت کی راہ اختیار کرنا پڑے گی
اور وہ شاہراہ صلیب ہی ہے۔ کوئی اور راہ ہے ہی نہیں جو ہمیں
بہشت کی طرف لے جائے۔ کیونکہ یہ ناممکن ہے کہ اس دنیا کی
عیش و عشرت بھی حاصل رہے اور خدا کی محبت اور خوف بھی
قائم رہیں۔ لکھا ہے کہ جو دنیا سے محبت رکھتا ہے اُس میں باپ
کی محبت نہیں۔ سلیمان نبی کا ارشاد ہے "دانا کے لئے زندگی کی راہ
اُوپر کو جاتی ہے تاکہ پاتال میں اُترنے سے بچ جائے" (امثال ۱۵: ۲۴)۔

پطرس رسول فرماتا ہے "کسی دوسرے کے وسیلہ سے نجات نہیں۔ کیونکہ آسمان کے تلے آدمیوں کو کوئی دوسرا نام نہیں بخشا گیا جس کے وسیلہ سے ہم نجات پا سکیں" (اعمال ۴: ۱۲)۔ اِس لئے کہ ہمیشہ کی زندگی دینے کا نہ کسی نے وعدہ کیا اور نہ کرتا ہے اور نہ کسی کی قدرت اور اختیار میں ہے۔ فقط خداوند یسوعؔ فرماتا ہے "راہ حق اور زندگی مَیں ہوں۔ کوئی میرے وسیلہ کے بغیر باپ کے پاس نہیں آتا" (یوحنا ۱۴: ۶)۔ "تو اپنی صلیب اُٹھا اور میری پیروی کر۔ مَیں راہ ہوں۔ حق اور زندگی ہوں"۔ راہ نہ ہو تو چلیں کس پر۔ حق کے بغیر علم نہیں۔ زندگی نہ ہو تو جینا کیسے ہو۔ راہ ہو، جس پر تجھے چلنا چاہیئے۔ حق ہوں جس پر تجھے یقین لازم ہے۔ زندگی ہوں جس کے حصُول کے لئے تجھے امید رکھنا چاہیئے۔ مَیں راہ ہوں جو محفوظ ہے۔ حق ہوں جس میں غلطی کو دخل نہیں۔ وہ زندگی ہوں جس کا انجام نہیں۔ مَیں راہِ راست ہوں۔ سب سے اعلےٰ حق ہوں۔ حقیقی اور مبارک اور غیر مخلوق زندگی ہوں۔ اگر تو میری راہ پر ثابت قدم رہے تو تُو حق کو جانے گا اور حق تجھے آزاد کرے گا اور تو حیاتِ ابدی کو حاصل کرے گا۔ اگر تُو زندگی میں داخل ہونا چاہتا ہے تو حکموں پر عمل کر" (متی ۱۹: ۱۷)۔ "اگر تو حق کو جاننا چاہتا ہے تو مجھ پر ایمان لا۔ اگر تُو میرا شاگرد ہونا چاہتا ہے تو اپنے سے بالکل انکار کر۔ اگر تو مبارک زندگی حاصل کرنا چاہتا ہے تو موجودہ زندگی کو حقیر جان۔ اگر تو آسمان پر بلند ہونا چاہتا ہے تو اِس دنیا میں فروتنی اختیار کر۔ [تقلید المسیح] لکھا ہے "جان دینے تک بھی وفادار رہ

تو مَیں تجھے زندگی کا تاج دوں گا" (مکاشفہ ۲: ۱۰)۔ "جو غالب آئے اور میرے کاموں کے موافق آخر تک عمل کرے مَیں اُسے قوموں پر اختیار دوں گا" (مکاشفہ ۲: ۲۶)۔ "جو غالب آئے میں اُسے اپنے تخت پر بٹھاؤں گا" (مکاشفہ ۳: ۲۱)۔

ہمارا خداوند یسوعؔ وہاں ہمارا منتظر ہے، اور وہ تاج لئے کھڑا ہے۔ لیکن بہت ہی محنت کی ضرورت ہے۔ کیا ابدی حیات کے لئے سب قسم کی صعوبتیں سہنی واجب نہیں؟ اِس کی اہمیت اور نزاکت کا اندازہ ہم تمثیل کی کنواریوں سے کریں جو کہ گھر سے تیار ہو کر نکلیں۔ آدھی رات تک جاگتی رہیں لیکن جب دُولہا کی آمد کی دھوم مچی تو اُن کی مشعلیں بجھنے لگیں، اُن کو تیل کی کمی کا احساس ہوا۔ تھوڑی سی سستی نے اُن کو برباد کر دیا اور وہ شادی کے جشن میں شریک ہونے سے رہ گئیں (متی ۲۵ باب)۔ اِسی طرح تھوڑی سی غفلت ہمیں ابدی خوشی سے محروم کر سکتی ہے۔ اور دوسرے یہ کہ ایسے لوگ بھی ہوں گے جن کو لوگ اولیا خیال کریں گے۔ وہ بھی رہ جائیں گے۔ لکھا ہے "اُس دن بہیترے مجھ سے کہیں گے اَے خداوند اَے خداوند! کیا ہم نے تیرے نام سے نبوت نہیں کی۔ اور تیرے نام سے بدرُوحوں کو نہیں نکالا۔ اور تیرے نام سے بہت سے معجزے نہیں دکھائے؟ اُس وقت میں اُن سے صاف کہہ دوں گا کہ میری کبھی تم سے واقفیت نہ تھی۔ اَے بدکارو! میرے پاس سے چلے جاؤ" (متی ۷: ۲۲، ۲۳)۔ ہم سب جانتے ہیں کہ حضرت نوحؔ کی کشتی بنانے والے تمام کاریگر ڈوب گئے تھے یہاں

پر تو ہر ایک کو ہر روز خودی سے اِنکار کرنا، اپنی صلیب اُٹھانا، اور کوہِ کلوری یعنی موت تک یسوعؔ کی پیروی کرنا ہے۔

یہ سچ ہے کہ ہم گناہگار ہیں اور اپنی نیکیوں سے بہشت میں نہیں پہنچ سکتے۔ لیکن بے دِل اور نااُمید نہ ہوں۔ کیا مُقدّس پطرسؔ رسول نے جھوٹ نہ بولا تھا کہ وہ یسوعؔ کو نہیں جانتا تھا؟ کیا مُقدّس پولُسؔ رسول ظالم نہ تھا؟ کہ خداوند یسوعؔ کو کہنا پڑا کہ تو مجھے کیوں ستاتا ہے، اور صلیب کا ڈاکو خونی اور چور نہ تھا؟ لیکن وہ بہشت میں ہے۔ اِسی طرح کتنے لوگ ہیں جو کئی قسم کے گناہوں میں گرفتار تھے، لیکن وہ بہشت میں پہنچ گئے۔ وہ کیسے پہنچ گئے؟ وہ اِس طرح پہنچ گئے کہ اُنہوں نے اپنے جامے برّہ کے خون سے دھو کر سفید کر لئے تھے اور اُن کے نام برّہ کی کتابِ حیات میں لکھے گئے تھے۔ اُنہوں نے اپنے گناہوں سے توبہ کی اور خداوند یسوعؔ کو اپنا نجات دہندہ قبول کیا لٰہذا وہ موت سے نکل کر زِندگی میں داخل ہو گئے تھے۔ اِسی طرح ہم بھی اپنے گناہوں سے توبہ کریں، خداوند یسوعؔ کو اپنا نجات دہندہ قبول کریں۔ نئی پیدائش حاصل کریں، اور اپنے جامے اُس کے پاک خون سے دھوئیں، تو ہمارے نام برّہ کی کتابِ حیات میں لکھے جائیں گے، اور ہم بہشت کے وارث اور اُس کی خوشیوں میں شریک ہونے کے حقدار ہوں گے۔ لکھا ہے "مبارک ہیں وہ جو اپنے جامے دھوتے ہیں۔ کیوں کہ وہ زندگی کے درخت کے پاس آنے کا اختیار پائیں گے اور اُن دروازوں سے شہر میں داخل

ہوں گے" (مکاشفہ ۲۲ : ۱۴)۔

"جب تو دہنی یا بائیں طرف مُڑے تو تیرے کان تیرے پیچھے سے یہ آواز سُنیں گے کہ راہ یہی ہے۔ اِس پر چل" (یسعیاہ ۳۰ : ۲۱)۔

"یہ کہہ کر وہ اُن کے دیکھتے دیکھتے اُوپر اُٹھا لیا گیا۔ اور بدلی نے اُسے اُن کی نظروں سے چھپا لیا۔ اور اُس کے جاتے وقت جب وہ آسمان کی طرف غور سے دیکھ رہے تھے تو دیکھو دو مرد سفید پوشاک پہنے اُن کے پاس آ کھڑے ہوئے۔ اور کہنے لگے۔ اے گلیلی مردو! تم کیوں کھڑے آسمان کی طرف دیکھ رہے ہو۔ یہی **یسوؔع** جو تمہارے پاس سے آسمان پر اُٹھایا گیا ہے۔ اِسی طرح پھر آئے گا۔ جس طرح تم نے اُسے آسمان پر جاتے دیکھا ہے" (اعمال ۱: ۹-۱۱)۔

"کیونکہ خداوند خود آسمان سے للکار اور مُقرّب فرشتہ کی آواز اور خدا کے نرسنگا کے ساتھ اُتر آئے گا اور پہلے تو وہ جو مسیح میں مُوئے جی اُٹھیں گے۔ پھر ہم جو زندہ باقی ہوں گے اُن کے ساتھ بادلوں پر اُٹھائے جائیں گے تاکہ ہوا میں خداوند کا استقبال کریں اِس طرح ہمیشہ خداوند کے ساتھ رہیں گے" (۱۔ تھسلنیکیوں ۴: ۱۶، ۱۷)۔

خُداوند یسوؔع کی آمدِ ثانی

خُداوند یسوؔع کی آمدِ ثانی خدا کے دنیا کے متعلق پہلے سے مرتب شدہ پروگرام کا اہم ستون ہے۔ ہر وہ شخص جو انجیل مُقدّس کو پڑھتا ہے، خداوند یسوؔع کی آمدِ ثانی کے متعلق متاثر ہوئے بغیر نہیں رہ سکتا۔ کیوں کہ خُداوند یسوؔع کی آمدِ ثانی پر ہی قیامت اور تمام دُنیا کے زندوں اور مُردوں کی عدالت ہوگی۔ اِنجیل مُقدّس میں اِس

موضوع پر سب سے زیادہ زور دیا گیا ہے۔ چنانچہ نئے سرے سے پیدا ہونے کا ذکر ۹ مرتبہ آتا ہے۔ بپتسمہ کا ذکر ۲۰ مرتبہ آتا ہے، اور خداوند یسوؔع کی آمدِ اوّل کے متعلق عہدِ عتیق میں ۳۰۰ پیشینگوئیاں ہیں۔ مگر اُس کی آمدِ ثانی کے متعلق ۳۸۰ آیات انجیل مُقدس میں پائی جاتی ہیں۔ خداوند یسوؔع کی آمدِ ثانی تمام دنیا کے مسیحیوں کی زندہ اُمید ہے۔

خداوند یسوؔع نے فرمایا کہ وہ آکر اپنے لوگوں کو ساتھ لے جائیگا تاکہ اُس کے پاس ہمیشہ رہیں۔ لکھا ہے کہ "اگر مَیں جا کر تمہارے لئے جگہ تیار کر دوں تو پھر آکر تمہیں اپنے ساتھ لے لوں گا تاکہ جہاں مَیں ہوں تم بھی ہو" (یوحنا ۱۴: ۳)۔

فرشتوں نے گواہی دی کہ یہی یسوؔع جس طرح آسمان پر اُٹھایا گیا ہے اُسی طرح پھر آئے گا۔ کوئی مثیل مسیح نہیں آئے گا۔ جو مثیلِ مسیح بن کر آئیں گے، وہ جھوٹے ہوں گے۔ خداوند یسوؔع نے خود آگاہ فرمایا "کہ خبردار۔ کوئی تم کو گمراہ نہ کر دے۔ کیونکہ بہتیرے میرے نام سے آئیں گے اور کہیں گے کہ مَیں مسیح ہوں۔ اور بہت سے لوگوں کو گمراہ کریں گے" (متی ۲۴: ۵)۔ ایسے سب زمین سے آئیں گے۔ آسمان سے نہیں آئیں گے لیکن خداوند یسوؔع آسمان سے آئے گا۔ فرشتوں نے کہا "یہی **یسوؔع**" آئے گا۔ اور اِسی طرح آئے گا۔ جس طرح آسمان پر گیا۔ خُداوند یسوؔع اُس جسم کے ساتھ آسمان پر گیا جو صلیب پر چھیدا گیا تھا۔ وہ اُسی جسم کے ساتھ آئے گا۔ وہ بادلوں میں آسمان پر گیا۔ وہ بادلوں کے ساتھ آئے گا۔ وہ دیکھتے دیکھتے

آسمان پر گیا اور وہ دیکھتے دیکھتے آسمان سے آئے گا۔ مُقدّس یوحنا رسول لکھتا ہے "دیکھو وہ بادلوں کے ساتھ آنے والا ہے۔ اور ہر ایک آنکھ اُسے دیکھے گی۔ اور جنہوں نے اُسے چھیدا تھا وہ بھی دیکھیں گے اور زمین پر کے سب قبیلے اُس کے سبب سے چھاتی پیٹیں گے" (مکاشفہ ۱ : ۷)۔

وہ کوہِ زیتون سے آسمان پر گیا وہ کوہِ زیتون پہ اُتریگا۔ لکھا ہے "اُس روز وہ کوہِ زیتون پر جو یروشلیم کے مشرق میں واقع ہے کھڑا ہوگا۔ اور کوہِ زیتون بیچ سے پھٹ جائے گا اور اُس کے مشرق سے مغرب تک بڑی وادی ہو جائے گی" (زکریاہ ۱۴ : ۴)۔

خداوند یسوعؔ خود آئے گا، کوئی دوسرا نہیں آئے گا، اور اُس کی آمد پر مُردے جی اُٹھیں گے۔ مُقدّس پولسؔ رسول لکھتا ہے "خداوند یسوعؔ خود آسمان سے للکار اور مُقرّب فرشتہ کی آواز اور خُدا کے نرسنگا کے ساتھ اتر آئے گا اور پہلے تو وہ جو مسیح میں مُوئے جی اُٹھیں گے" (۱۔ تھسلنیکیوں ۴ : ۱۶)۔ جو مثیلِ مسیح بن کر اب تک آئے ہیں وہ زمین پر سے آئے ہیں، اور اُن کی آمد پر کبھی مُردے زندہ نہیں ہوئے، اور نہ ہی آنے والوں کی آمد پر مردے زندہ ہوں گے۔

خُداوند یسوعؔ کب آئے گا؟

مُقدّس مرقسؔ اور متیؔ رسول لکھتے ہیں "جب وہ زیتون کے پہاڑ پہ ہیکل کے سامنے بیٹھا تھا تو پطرسؔ اور یعقوبؔ اور یوحنا اور

اندریاسؔ نے تنہائی میں اُس سے پُوچھا" (مرقس ۱۳ : ۳) کہ یہ باتیں کب ہوں گی؟ اور تیرے آنے اور دُنیا کے آخر ہونے کا کیا نشان ہوگا؟ یسوعؔ نے جواب میں اُن سے کہا خبردار! کوئی تم کو گمراہ نہ کردے۔ کیونکہ بہترے میرے نام سے آئیں گے اور کہیں گے میں مسیح ہوں اور بہت سے لوگوں کو گمراہ کریں گے" (متی ۲۴ : ۳-۵)۔

اور اُن کو اور بھی واضح نشان بتائے اور فرمایا "اب انجیر کے درخت سے ایک تمثیل سیکھو۔ جونہی اُس کی ڈالی نرم ہوتی اور پتے نکلتے ہیں۔ تم جان لیتے ہو کہ گرمی نزدیک ہے۔ اسی طرح جب تم اِن سب باتوں کو دیکھو تو جان لو کہ وہ نزدیک بلکہ دروازہ پر ہے" (متی ۲۴ : ۳۲، ۳۳)۔ اور فرمایا "آسمان اور زمین ٹل جائیں گے لیکن میری باتیں ہرگز نہ ٹلیں گی۔ لیکن اُس دن اور اُس گھڑی کی بابت کوئی نہیں جانتا۔ نہ آسمان کے فرشتے نہ بیٹا مگر صرف باپ۔ جیسا نوح کے دنوں میں ہوا ویسا ہی ابنِ آدم کے آنے کے وقت ہوگا۔ کیونکہ جس طرح طوفان سے پہلے کے دنوں میں لوگ کھاتے پیتے اور بیاہ شادی کرتے تھے۔ اُس دن تک کہ نوح کشتی میں داخل ہوا اور جب تک طوفان آکر اُن سب کو بہا نہ لے گیا اُن کو خبر نہ ہوئی اسی طرح ابنِ آدم کا آنا ہوگا" (متی ۲۴ : ۳۵-۳۹)۔

دَس کنواریوں کی تمثیل میں فرماتا ہے "آدھی رات کو دھوم مچی کہ دُلہا آگیا" (متی ۲۵ : ۶) اور تاکیداً فرماتا ہے کہ پس جاگتے رہو کیونکہ تم نہ اُس دن کو جانتے ہو نہ اُس گھڑی کو" (متی ۲۵ : ۱۳)۔

آدھی رات سے ہم اندازہ کر سکتے ہیں کہ خداوند یسوعؔ کی آمدِ ثانی

کے وقت بہت تاریکی ہوگی۔ لکھا ہے "تو بھی جب ابنِ آدم آئیگا تو زمین پر ایمان پائے گا؟" (لوقا ۱۸: ۸)۔

ایک بار پھر جب وہ آسمان پر جانے والا تھا، انہوں نے یعنی شاگردوں نے جمع ہوکر اُس سے پوچھا کہ "اے خداوند کیا تو اُسی وقت اسرائیل کو بادشاہی پھر عطا کرے گا؟ اُس نے اُن سے کہا اِن وقتوں اور میعادوں کا جاننا جنہیں باپ نے اپنے ہی اختیار میں رکھا ہے تمہارا کام نہیں۔ لیکن جب رُوح القُدس تم پر نازل ہوگا تو تم قوت پاؤ گے اور یروشلیم اور تمام یہودیہ اور سامریہ میں بلکہ زمین کی انتہا تک میرے گواہ ہوگے" (اعمال ۱: ۶-۸)۔ چنانچہ ہم پڑھتے ہیں کہ اُس کے فرمان کے مطابق رُوح القدس رسولوں پر اُترا۔ اُنہوں نے قوّت پائی۔ اور زمین کی انتہا تک گواہی دی۔ اُس نے فرمایا تھا "باپ مجھ سے اِس لئے محبّت رکھتا ہے کہ مَیں اپنی جان دیتا ہوں تاکہ اُسے پھر لے لوں" (یوحنا ۱۰: ۱۷)۔ چنانچہ وہ اپنے کہنے کے مطابق زندہ ہوگیا اور جب عورتیں خوشبو لے کر قبر پر گئیں تو فرشتہ نے کہا کہ "وہ یہاں نہیں ہے۔ کیونکہ اپنے کہنے کے مطابق جی اُٹھا ہے۔ آؤ یہ جگہ دیکھو جہاں خداوند پڑا تھا" (متی ۲۸: ۶)۔ اُس کا کلام برحق ہے اِس میں شک کی گنجائش نہیں کلامِ مُقدس خبردار کرتا ہے "اب بہت ہی تھوڑی مدّت باقی ہے کہ آنے والا آئے گا اور دیر نہ کریگا" (عبرانیوں ۱۰: ۳۷)۔ اور مقدس پطرس رسول آگاہ کرتا ہے "اے عزیزو! یہ خاص بات تم پر پوشیدہ نہ رہے کہ خداوند کے نزدیک

ایک دِن ہزار برس کے برابر ہے اور ہزار برس ایک دن کے برابر" (۲-پطرس ۳: ۸)۔ خداوند یسوؔع کی آمدِ ثانی یک لخت ہوگی۔ وہ فرماتا ہے "جیسے بجلی پورب سے کوند کر پچھم تک دکھائی دیتی ہے ویسے ہی ابنِ آدم کا آنا ہوگا" (متی ۲۴: ۲۷)۔ "اور اُس وقت ابنِ آدم کا نشان آسمان پر دکھائی دے گا۔ اور اُس وقت زمین کی سب قومیں چھاتی پیٹیں گی اور ابنِ آدم کو بڑی قدرت اور جلال کے ساتھ آسمان کے بادلوں پر آتے دیکھیں گی" (متی ۲۴: ۳۰)۔ گویا کہ وہ یک لخت آئے گا اور اِس طرح آئے گا جیسے آفتاب نکلنے کے وقت تمام روشنی کے ساتھ نکلتا ہے اور کوئی نہ ہوگا جو اُس پر شبہ کر سکے۔

خُداوند یسوؔع کی آمدِ ثانی کے نشان

خداوند یسوؔع نے حسبِ ذیل نشان اپنی آمدِ ثانی کے متعلق بتائے۔

۱- "کیونکہ بہتیرے میرے نام سے آئیں گے اور کہیں گے مَیں مسیح ہوں اور بہت سے لوگوں کو گمراہ کریں گے"۔

۲- "اور تم لڑائیاں اور لڑائیوں کی افواہ سنو گے۔ خبردار گھبرا نہ جانا! کیوں کہ اِن باتوں کا واقع ہونا ضرور ہے لیکن اُس وقت خاتمہ نہ ہوگا" (متی ۲۴: ۶)۔

۳- "قوم پر قوم اور سلطنت پر سلطنت چڑھائی کرے گی۔ اور بڑے بڑے بھونچال آئیں گے اور جا بجا کال اور مری پڑے گی

اور آسمان پر بڑی بڑی دہشتناک باتیں اور نشانیاں ظاہر ہونگی"
(لوقا ۲۱: ۱۰)۔

۴۔ "بہت سے جھوٹے نبی اُٹھ کھڑے ہوں گے اور بہیتروں
کو گمراہ کریں گے" (متی ۲۴: ۱۱)۔

۵۔ "بے دینی کے بڑھ جانے سے بہیتروں کی محبّت ٹھنڈی
پڑ جائے گی" (متی ۲۴: ۱۲)۔

۶۔ "اور بادشاہی کی اِس خوشخبری کی منادی تمام دنیا میں ہوگی
تاکہ سب قوموں کے لئے گواہی ہو۔ تب خاتمہ ہوگا" (متی ۲۴: ۱۴)۔

۷۔ "اور سورج اور چاند اور ستاروں میں نشان ظاہر ہوں گے
اور زمین پر قوموں کو تکلیف ہوگی کیوں کہ وہ سمندر اور اُس کی
لہروں کے شور سے گھبرا جائیں گی۔ اور ڈر کے مارے اور زمین
پر آنے والی بلاؤں کی راہ دیکھتے دیکھتے لوگوں کی جان میں جان
نہ رہے گی۔ اِس لئے کہ آسمان کی قوتیں ہلائی جائیں گی۔"
(لوقا ۲۱: ۲۵، ۲۶)۔

۸۔ "کیوں کہ جھوٹے مسیح اور جھوٹے نبی اُٹھ کھڑے ہوں گے
اور ایسے بڑے نشان اور عجیب کام دکھائیں گے کہ اگر ممکن ہو
تو برگزیدوں کو بھی گمراہ کر لیں" (متی ۲۴: ۲۴)۔

مسیحیوں کے لئے دوسروں سے زیادہ دُکھ و مصیبت کا وقت
ہوگا۔ ایک تو ساری دنیا پر جو مصیبت ہوگی وہ اُن پر بھی ہوگی،
دوسرے جھوٹے نبی اور جھوٹے مسیح اُن کے لئے ٹھوکر اور مصیبت
کا سبب ہوں گے۔ اور تیسرے خداوند یسوعؔ کے نام کی خاطر سب

قومیں اُن سے عداوت رکھیں گی۔ لکھا ہے "میرے نام کی خاطر سب
قومیں تم سے عداوت رکھیں گی" (متی ۲۴: ۹)۔ "کیونکہ لوگ تم کو
عدالتوں کے حوالہ کریں گے اور تم عبادتخانوں میں پیٹے جاؤگے
اور حاکموں اور بادشاہوں کے سامنے میری خاطر حاضر کئے جاؤگے
تاکہ اُن کے لئے گواہی ہو" (مرقس ۱۳: ۹)۔ "اور بھائی کو بھائی اور
بیٹے کو باپ قتل کے لئے حوالہ کرے گا اور بیٹے ماں باپ کے برخلاف
کھڑے ہو کر اُنہیں مروا ڈالیں گے۔ اور میرے نام کے سبب
سب لوگ تم سے عداوت رکھیں گے مگر جو آخر تک برداشت
کرے گا۔ وہ نجات پائے گا" (مرقس ۱۳: ۱۲، ۱۳)۔

اُس وقت کے لئے رسول لکھتا ہے "وہ دن ایسی مُصیبت
کے ہوں گے کہ خلقت کے شروع سے جسے خدا نے خلق کیا نہ
اب تک ہوئی ہے نہ کبھی ہوگی۔ اور اگر خداوند اِن دنوں کو نہ گھٹاتا
تو کوئی بشر نہ بچتا مگر اُن برگزیدوں کی خاطر جن کو اُس نے چنا ہے
اِن دنوں کو گھٹایا" (مرقس ۱۳: ۱۹، ۲۰)۔ اور خداوند یسوعؔ حکم
دیتا ہے کہ اِس بڑی مصیبت میں صبر کرنا اور یہ تمہارا بے دھڑک
گواہی دینے کا موقع ہوگا اور ہدایت اور دلیری دیتا ہے کہ
رُوح القدس تمہاری جگہ جواب دہی کرے گا۔ کوئی مخالف
تمہارے سامنے ٹھہر نہیں سکے گا اور نہ نقصان پہنچا سکے گا۔
لکھا ہے "جب تمہیں لے جا کر حوالہ کریں تو پہلے سے فکر نہ کرنا
کہ ہم کیا کہیں بلکہ جو کچھ اُس گھڑی تمہیں بتایا جائے وہی کہنا
کیونکہ کہنے والے تم نہیں بلکہ رُوح القدس ہے" (مرقس ۱۳: ۱۱)۔

"اور یہ تمہارا گواہی دینے کا موقع ہوگا۔ پس اپنے دل میں ٹھان رکھو کہ ہم پہلے سے فکر نہ کریں گے کہ کیا جواب دیں۔ کیونکہ میں تمہیں ایسی زبان اور حکمت دوں گا کہ تمہارے کسی مخالف کو سامنا کرنے یا خلاف کہنے کا مقدور نہ ہوگا" (لوقا ۲۱: ۱۳-۱۵)۔

قوم اسرائیل کے لئے خداوند یسوع نے پیشین گوئی کی "وہ تلوار کا لقمہ ہو جائیں گے اور اسیر ہو کر سب قوموں میں پہنچائے جائینگے۔ اور جب تک غیر قوموں کی میعاد پوری نہ ہو یروشلیم غیر قوموں سے پامال ہوتی رہے گی" (لوقا ۲۱: ۲۴)۔

خداوند یسوع نصیحت کرتا ہے کہ جب یہ بڑی مصیبتیں ہوں تو گھبرا نہ جانا۔ اور نہ لوگوں کے کہنے میں آکر گمراہ ہونا۔ کیونکہ جھوٹے مسیح جھوٹے نبیوں کی وجہ سے لوگ دھوکہ دیں گے۔ لکھا ہے "دیکھو میں نے پہلے ہی تم سے کہہ دیا ہے۔ پس اگر وہ تم سے کہیں کہ دیکھو وہ بیابان میں ہے تو باہر نہ جانا۔ دیکھو وہ کوٹھڑیوں میں ہے تو یقین نہ کرنا" (متی ۲۴: ۲۵، ۲۶)۔ "جب یہ باتیں ہونے لگیں تو سیدھے ہو کر سر اوپر اٹھانا اس لئے کہ تمہاری مخلصی نزدیک ہوگی (لوقا ۲۱: ۲۸)۔ اور دعا کرو کہ تم کو جاڑوں میں یا سبت کے دن بھاگنا نہ پڑے" (متی ۲۴: ۲۰)۔ "اور فوراً ان دنوں کی مصیبت کے بعد سورج تاریک ہو جائے گا اور چاند اپنی روشنی نہ دے گا اور ستارے آسمان سے گریں گے اور آسمان کی قوتیں ہلائی جائیں گی۔ اور اس وقت ابن آدم کا نشان آسمان پر دکھائی دے گا۔ اور اس وقت زمین کی سب قومیں چھاتی پیٹیں گی اور ابن آدم کو بڑی قدرت اور

جلال کے ساتھ آسمان کے بادلوں پر آتے دیکھیں گی" (متی ۲۴: ۲۹، ۳۰)۔

مقدس پطرس رسول لکھتا ہے "خداوند کا دن چور کی طرح آجائیگا۔ اس دن آسمان بڑے شور و غل کے ساتھ برباد ہو جائیں گے اور اجرام فلک حرارت کی شدت سے پگھل جائیں گے اور زمین اور اس پر کے کام جل جائیں گے" (۲-پطرس ۳: ۱۰)۔ خداوند فرماتا ہے "اس لئے تم بھی تیار رہو کیونکہ جس گھڑی تم کو گمان بھی نہ ہوگا ابن آدم آجائے گا" (متی ۲۴: ۴۴)۔

"خداوند فرماتا ہے ... تو اپنے خدا سے ملاقات کی تیاری کر" (عاموس ۴: ۱۲)۔

خداوند یسوع کی آمدِ ثانی کے لئے تیاری

کلام مقدس میں جو نشان خداوند یسوع کی آمدِ ثانی کے متعلق درج ہیں وہ ہمارے سامنے پورے ہو رہے ہیں۔ لڑائیاں ہو رہی ہیں اور لڑائیوں کی افواہیں بھی ہیں۔ ساری دنیا میں کال ہے، جگہ جگہ بھونچال کی تباہیاں ہیں۔ انجیل کی منادی ساری دنیا میں ہو رہی ہے۔ کتنے ہی جھوٹے مسیح اور جھوٹے نبی آچکے ہیں۔ بے دینی اس قدر بڑھ چکی ہے کہ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ خدا کا خوف و محبت اٹھ چکے ہیں۔ سچ مچ بقول مقدس پولس رسول یہ آخیر زمانہ ہے۔ وہ لکھتا ہے "یہ جان رکھ کہ اخیر زمانہ میں برے دن آئیں گے۔ کیونکہ آدمی خود غرض۔ زردوست۔ شیخی باز۔ مغرور

بدگو۔ ماں باپ کے نافرمان۔ ناشکر۔ طبعی محبت سے خالی۔ سنگدل
تہمت لگانے والے۔ بے ضبط۔ تندمزاج۔ نیکی کے دشمن۔ دغاباز
ڈھیٹ۔ گھمنڈ کرنے والے۔ خدا کی نسبت عیش و عشرت کو زیادہ
دوست رکھنے والے ہوں گے۔ وہ دینداری کی وضع تو رکھیں گے
مگر اُس کے اثر کو قبول نہیں کریں گے" (۲۔ تیمتھیس ۳: ۱۔۵)۔
بعینہٖ یہی تصویر ہمارے سامنے ہے۔ ظاہری عبادت پر زور
ہے، مگر عمل میں کچھ نہیں۔ نوجوان طبقہ ساری دنیا میں بالکل ہی
بے راہ ہو رہا ہے۔ وہ عیش و عشرت میں اپنی خواہشوں کے
مطابق چلنا پسند کرتے ہیں۔ اور مذکورہ بالا ساری باتیں اُن میں
پائی جاتی ہیں، اور وہ یہ چاہتے ہیں کہ خدا کا کلام بھی اُن کی مرضی
کے مطابق ڈھل جائے۔

خداوند یسوع کا یہ فرمان کہ اسرائیل اسیر ہو کر سب قوموں میں
پہنچائے جائیں گے اور جب تک غیر قوموں کی میعاد پوری نہ ہو
یروشلیم غیر قوموں سے پامال ہوتی رہے گی، ہمارے سامنے پورا
ہوا ہے۔ حضرت یعقوب کو خدا نے اسرائیل کا خطاب دیا۔ تقریباً
۱۶۲۵ قبل از مسیح اسرائیل حضرت یعقوب کی اولاد بارہ[۱۲] فرقے
کوہ سینا پر ایک قوم بنے، اور خدا کا وعدہ جو حضرت ابرہام کے
ساتھ تھا کہ "میں تجھے ایک بڑی قوم بناؤں گا" (پیدائش ۱۲: ۲)۔
پورا ہوا۔ اور اُن کو شریعتِ موسوی بطور ضابطۂ حیات دی گئی۔ تقریباً ۹۷۶
قبل از مسیح یہ قوم دو بادشاہتوں میں تقسیم ہو گئی۔ کیونکہ سلیمان بادشاہ نے بُت پرست
عورتوں کے پیچھے چل کر بُت پرستی کی۔ دس[۱۰] فرقے ایک طرف (انکا دارالخلافہ پہلے سکم اور پھر سامریہ

ہوا) اور دو فرقے یہوداہ اور بنیامین دوسری طرف۔ انکا دارالخلافہ
یروشلیم تھا۔ دس فرقے بنی اسرائیل اور دو فرقے بنی یہوداہ کہلاتے
تھے۔ بعد میں بنی اسرائیل بنی افرائیم بھی کہلاتے رہے، کیونکہ یہ
فرقہ اُن میں بڑا تھا۔ بنی اسرائیل کے انیس[۱۹] بادشاہ ہوئے۔ لیکن
اُن میں سے ایک بھی اچھا نہ تھا۔ اور وہ ۷۲۱ قبل از
مسیح سلمنسر بادشاہ کے وقت اسیر ہو کر اسور میں گئے، اور اُن
میں سے اکثر کبھی واپس نہ لوٹے۔

بنی یہوداہ کے انیس[۱۹] بادشاہ اور ایک ملکہ ہوئی۔ اُن میں
سے آٹھ اچھے تھے۔ اُن کی اسیری نبوکدنضر بادشاہ کے وقت
تین مرحلوں میں ہوئی۔ پہلا گروہ ۶۰۶ قبل از مسیح دوسرا
گروہ ۵۹۸ قبل از مسیح۔ اور تیسرا گروہ ۵۸۶
قبل از مسیح اور وہ تین مرحلوں میں ہی اسیری سے واپس لوٹے۔
پہلا جتھا ۵۳۶ قبل از مسیح زربابل کی نگرانی میں، دوسرا
جتھا ۴۵۸ قبل از مسیح عزرا کی نگرانی میں۔ اور تیسرا جتھا
۴۴۵ قبل از مسیح نحمیاہ کی نگرانی میں۔ خداوند یسوع کی آمدِ اوّل
کے وقت ہیکل اور یروشلیم پھر سے آباد ہوئے تھے اور ہیرودیس
اعظم نے یہودیوں کی خوشنودی کے لئے ہیکل کو بہت خوبصورت
بنایا تھا۔ لیکن سال ۷۰ء میں یروشلیم و ہیکل بالکل برباد ہوئے
اور یہ قوم دیگر ممالک میں تتر بتر ہو گئی اور خداوند یسوع کا وہ قول پورا
ہوا۔ سال ۱۹۴۸ء سے پیشتر اسرائیل قوم کو کم ہی لوگ جانتے
تھے۔

خداوند خدا کے نبیوں یسعیاہ اور ہوسیع نے پیشنگوئیاں کی ہوئی ہیں کہ قوم اسرائیل کو خدا اُن کے ملک میں پھر اکٹھا کرے گا۔ لکھا ہے کہ "اُس وقت یوں ہوگا کہ خداوند خدا دوسری مرتبہ اپنا ہاتھ بڑھائیگا کہ اپنے لوگوں کا بقیہ جو بچ رہا ہو اسور اور مصر اور فتروس اور کوش اور عیلام اور سنعار اور حمات اور سمندر کی اطراف سے واپس لائے۔ اور وہ قوموں کے لیئے ایک جھنڈا کھڑا کرے گا اور اُن اسرائیلیوں کو جو خارج کیئے گئے ہیں جمع کرے گا اور سب بنی یہوداہ کو جو پراگندہ ہوں گے زمین کی چاروں طرف سے فراہم کرے گا۔ تب بنی افرائیم میں حسد نہ رہے گا اور بنی یہوداہ کے دشمن کاٹ ڈالے جائیں گے۔ بنی افرائیم، بنی یہوداہ پر حسد نہ کریں گے اور بنی یہوداہ بنی افرائیم سے کینہ نہ رکھیں گے" (یسعیاہ ۱۱: ۱۱-۱۵)۔

"تو بھی بنی اسرائیل دریا کی ریت کی مانند بے شمار و بے قیاس ہوں گے اور جہاں اُن سے یہ کہا جاتا تھا کہ تم میرے لوگ نہیں ہو زندہ خدا کے فرزند کہلائیں گے۔ اور بنی یہوداہ اور بنی اسرائیل باہم فراہم ہوں گے اور اپنے لیئے ایک ہی سردار مقرر کریں گے اور اُس ملک سے خروج کریں گے کیونکہ یزرعیل کا دن عظیم ہوگا" (ہوسیع ۱: ۱۰، ۱۱)۔

عاموس نبی کی معرفت خداوند فرماتا ہے "میں اُن کو اُن کے ملک میں قائم کروں گا اور وہ پھر کبھی اپنے وطن سے جو میں نے اُن کو بخشا ہے نکالے نہ جائیں گے خداوند میرا خدا فرماتا ہے" (عاموس ۹: ۱۵)۔ اِس سے ثابت ہوتا ہے کہ یہ آخیر زمانہ ہے۔ بنی اسرائیل قوموں اور

ملکوں سے اکٹھے کیئے گئے ہیں۔ اُنھوں نے اپنے لیئے ایک ہی سردار (صدر) مقرر کیا ہے۔ اور عرب لوگوں کی مخالفت کے باوجود وہ اُن کے اپنے ملک میں بحال کر دیئے گئے ہیں۔

خداوند یسوع کا یہ قول کہ "آسمان پر بڑی بڑی دہشت ناک باتیں اور نشانیاں ظاہر ہوں گی" پُورا ہو رہا ہے۔

ہم نے ۱۹۶۵ء میں ہندوستان اور پاکستان کی جنگ کے بعد آسمان پر ایک عجیب نشان ہاتھ کی مانند کئی روز تک دیکھا، اور ۱۹۶۸ء میں سائنس والوں نے دیکھا کہ ایک ستارہ زمین پر گرنے والا ہے۔ انھوں نے اُسی سال ماہِ جون کی ایک تاریخ بھی اخباروں میں لکھی تھی۔ اِس سے ظاہر ہے کہ یہ آخیر زمانہ ہے۔

دانی ایل نبی کی معرفت خداوند فرماتا ہے کہ آخیر زمانہ میں دانش بڑھ جائے گی۔ چنانچہ لکھا ہے "لیکن تو اُے دانی ایل اِن باتوں کو بند کر رکھ اور کتاب پر آخری زمانہ تک مہر لگا دے۔ بہیترے اس کی تفتیش و تحقیق کریں گے اور دانش افزوں ہوگی" (دانی ایل ۱۲: ۴)۔ دانش اِس قدر بڑھ چکی ہے کہ اِنسان غیر ملکوں کی باتیں گھر بیٹھے ریڈیو پر سُن رہا ہے اور ٹیلیویژن پر دور دور سے لوگوں کی تصویریں دیکھتا ہے۔ ہوائی جہاز پر سمندروں اور پہاڑوں کو عبور کرتا ہے۔ چاند پر قدم رکھ کر زمین والوں سے باتیں کرتا ہے۔ اور کوئی سیاروں پر کمند پھینک رہا ہے۔ ٹیلی پرنٹر کے ذریعے ٹائپ ایک ملک میں ہو رہا ہے اور چھپائی دوسرے ملک میں۔ یہ آخری زمانہ ہے اور

ہم سب کچھ اپنی آنکھوں سے دیکھ رہے ہیں۔ ضرورت ہے کہ ہم اپنے خداوند یسوع کا یہ فرمان یاد کریں کہ جب تم اِن سب باتوں کو ہوتے دیکھو تو جان لو کہ وہ نزدیک بلکہ دروازہ پر ہے" (متی ۲۴: ۳۳)۔ ہمارے لئے لازمی ہے کہ اُس کی ملاقات کی تیاری کریں۔

جب کبھی ہمیں کسی عالی مرتبہ شخص سے ملاقات کا موقع ملتا ہے تو ہم سب سے پہلے اپنی پوشاک کا اہتمام کرتے ہیں۔ بڑے حاکموں اور بادشاہوں سے ملاقات کے لئے خاص لباس ہوتا ہے۔ لیکن ہم کو تو بادشاہوں کے بادشاہ اور خداوندوں کے خداوند کی ملاقات کے لئے جانا ہے اور اُس کی شادی کے جشن میں شریک ہونا ہے جو ہمارے دِل کی گہری باتوں اور ہر ایک روش کو خوب جانتا ہے۔ ہم پڑھتے ہیں "جب بادشاہ مہمانوں کو دیکھنے کو اندر آیا تو اُس نے وہاں ایک آدمی کو دیکھا جو شادی کے لباس میں نہ تھا۔ اُس نے اُس سے کہا میاں! تو شادی کی پوشاک پہنے بغیر یہاں کیونکر آگیا؟ لیکن اُس کا مُنہ بند ہو گیا۔ اِس پر بادشاہ نے خادموں سے کہا اِس کے ہاتھ اور پاؤں باندھ کر باہر اندھیرے میں ڈال دو۔ وہاں رونا اور دانت پیسنا ہوگا" (متی ۲۲: ۱۱-۱۴)۔ مُقدّس یوحنا رسول فرماتا ہے "مہین کتانی کپڑے سے مُقدّسوں کے راستبازی کے کام مراد ہیں" (مکاشفہ ۱۹: ۸)۔ خداوند یسوع متنبہ کرتا ہے "دیکھو میں چور کی طرح آتا ہوں۔ مبارک ہے وُہ جو جاگتا ہے اور اپنی پوشاک کی حفاظت کرتا ہے تاکہ ننگا نہ پھرے اور لوگ اُس کی برہنگی نہ دیکھیں" (مکاشفہ ۱۶: ۱۵)۔

ہمیں اپنی پوشاک کو دیکھنا چاہیئے کہ آیا یہ برّہ کی شادی میں شریک ہونے کے لائق ہے؟ اگر لائق ہے تو ہمیں جاگتے رہنا اور اُس کی حفاظت کرنا چاہیئے، ورنہ ہمیں اپنی پوشاک کا بندوبست کرنا لازم ہے۔ ابھی وقت ہے کہ ہم اپنے جامے برّہ کے خون میں دھو کر سفید کر لیں، تاکہ دُلہا کے جلوس میں شامل ہو سکیں۔

دس کنواریاں دُلہا کے جشن میں شریک ہونے کو بلائی گئیں۔ یہ ایک پاکیزہ اور چیدہ جماعت تھی۔ لیکن اُن میں سے آدھی حقیقت میں تیار نہ تھیں کیونکہ اُنہوں نے کپّیاں تو ساتھ لیں لیکن تیل نہ لیا۔ اور جب آدھی رات کو دُلہا کی آمد کی دھوم مچی تو اُن کی مشعلیں بجھنے لگیں، اور ان کو تیل کے نہ ہونے کا احساس ہوا۔ انہوں نے دوسروں سے درخواست کی مگر وہ اُن کی مدد نہ کر سکیں، اور جب دُلہا اندر چلا گیا اور وہ رہ گئیں تو اُنہوں نے آکر بعد میں استدعا کی یعنی رحم کی درخواست کی۔ لیکن وہ یہ کہہ کر ٹھکرا دی گئی کہ مَیں تم کو نہیں جانتا۔ ہمیں ہر وقت ہوشیار رہنے کی ضرورت ہے، تاکہ کہیں ہمارے ساتھ بھی ایسا نہ ہو۔ رُوح اُلقدُس کی آگ سے ہمارے چراغ ہر وقت جلتے رہنے لازمی ہیں۔ کیونکہ دن بدن تاریکی بڑھ رہی ہے۔ کہا نہیں جا سکتا کہ کس وقت بے دینی کی تاریکی کی آدھی رات ہو جائے اور نرسنگا پھونکا جائے اور دُھوم مچے کہ دیکھو دُلہا آگیا۔ اُس کے استقبال کو نکلو (متی ۲۵: ۶)۔ اُس وقت کچھ سوچنے اور کرنے کا موقع نہیں ہوگا، کیوں کہ اُس کی آمد یک لخت ایک پل میں ہوگی جیسے بجلی پورب سے کوند کر پچھم کو جاتی ہے ویسے ہی ابنِ آدم کا آنا ہوگا۔ بجلی کی

کو ندیں کوئی وقت نہیں لگتا کہ ہم کچھ سوچ بھی سکیں۔ رسول نصیحت کرتا ہے "جسم کی خواہشوں کے لئے تدبیریں نہ کرو" (رومیوں ۱۳:۱۴) "وقت کو غنیمت جانو کیونکہ دن بُرے ہیں۔ اِس سبب سے نادان نہ بنو بلکہ خدا کی مرضی کو سمجھو کہ کیا ہے" (افسیوں ۵:۱۶، ۱۷)۔ "اور اُسکے بیٹے کے آسمان پر سے آنے کے منتظر رہو جسے اُس نے مُردوں میں سے جلایا" (۱۔ تھسلنیکیوں ۱:۱۰)۔

خدا کی راستبازی و بادشاہی کی تلاش

خداوند یسوع خود فرماتا ہے کہ تم تیار رہو اور نصیحت کرتا ہے کہ "تم پہلے اُس کی بادشاہی اور اُس کی راستبازی کی تلاش کرو" (متی ۶:۳۳)۔ اگر ہم اُس کی بادشاہی اور راستبازی کی تلاش نہیں کرتے تو ہم اس کی آمد کے لئے تیار نہیں۔ انجیل پڑھنا، سننا اور سنانا کافی نہیں۔ جب تک انجیل کا اثر ہماری زندگیوں میں نہ پایا جائے ورنہ ہم رہ جائیں گے۔ وہ فرماتا ہے "جانفشانی کرو کہ تنگ دروازہ سے داخل ہو کیونکہ میں تم سے کہتا ہوں کہ بہتیرے داخل ہونے کی کوشش کریں گے اور ہو نہ سکیں گے" (لوقا ۱۳:۲۴)۔ خدا کا شکر ہے کہ ہم زندہ ہیں اور ہمارے لئے موقع ہے کہ ہم خدا کی راستبازی (یسوع) کی تلاش کریں۔ جب ہم پورے دل سے خدا کو ڈھونڈینگے تو وہ ضرور ہم کو ملے گا۔ وہ فرماتا ہے کہ "تم مجھے ڈھونڈو گے اور پاؤ گے۔ جب پورے دل سے میرے طالب ہو گے تو میں تمہیں مل جاؤں گا" (یرمیاہ ۲۹:۱۳)۔ ہم پورے دل سے خدا کی

تلاش کریں کیونکہ ایسا بھی ہو سکتا ہے کہ پھر وہ نہ ملے۔ لکھا ہے کہ "جب تک خداوند مل سکتا ہے اُس کے طالب ہو" (یسعیاہ ۵۵:۶)۔

توبہ کرنا اور خوشخبری پر ایمان لانا

رسول نصیحت کرتا ہے "وقت پورا ہو گیا ہے اور خدا کی بادشاہی نزدیک آگئی ہے۔ توبہ کرو اور خوشخبری پر ایمان لاؤ" (مرقس ۱:۱۵) "کیونکہ جو ایمان نہ لائے وہ مجرم ٹھہرایا جائیگا" (مرقس ۱۶:۱۶)۔ رسول مزید تاکید کرتا ہے "پس خدا... سب آدمیوں کو ہر جگہ حکم دیتا ہے کہ توبہ کریں" (اعمال ۱۷:۳۰)۔ جو اُس پر ایمان لاتا ہے اُس پر سزا کا حکم نہیں ہوتا۔ جو اُس پر ایمان نہیں لاتا اُس پر سزا کا حکم ہو چکا کیونکہ وہ خدا کے اکلوتے بیٹے کے نام پر ایمان نہیں لایا" (یوحنا ۳:۱۸)۔ یہ لازمی ہے کہ ہم اپنے گناہوں سے توبہ کریں۔ اور خداوند یسوع پر ایمان لائیں۔ اِنجیلِ مُقدس کا علم رکھنا اور اُس کے مسائل کو سمجھنا ہمیں کوئی فائدہ نہیں دے سکتا جب تک ہم اپنے گناہوں سے توبہ کر کے خداوند یسوع پر ایمان نہیں لاتے۔ اور اِنجیلِ مقدس کے مطابق پھل نہیں لاتے۔

اپنے آپ کو پاک رکھا جائے

پولس رسول نصیحت کرتا ہے کہ "تمہاری رُوح اور جان اور بدن ہمارے خداوند یسوع کے آنے تک پُورے پُورے اور

بے عیب محفوظ رہیں" (۱۔ تھسلنیکیوں ۵ : ۲۳)۔ اس خطرناک زمانہ میں اپنے آپ کو ہر قسم کی آلائش سے بچایا جائے کیونکہ جب تک ہم پاک نہ ہوں گے ہم خدا کو دیکھ نہیں سکتے۔ لکھا ہے کہ "پاک دل خدا کو دیکھیں گے" (متی ۵ : ۸)۔ اگر ہم اُس کو دیکھنا چاہتے ہیں۔ اور اُس کے جلوس میں شامل ہونا چاہتے ہیں تو ہمیں پاک ہونا لازمی ہے لکھا ہے "جو اُس سے یہ اُمید رکھتا ہے اپنے آپ کو ویسا ہی پاک کرتا ہے۔ جیسا وہ پاک ہے" (۱۔ یوحنا ۳ : ۳)۔ اگر ہم توبہ کرتے اور خداوند یسوع پر ایمان لاتے ہیں تو وہ ہمیں پاک ہونے کے لئے قوت و فضل عنایت کرتا ہے۔ لکھا ہے کہ "خدا کی وہ راستبازی جو یسوع مسیح پر ایمان لانے سے سب ایمان لانے والوں کو حاصل ہوتی ہے" (رومیوں ۳ : ۲۲)۔ یعنی وہ راستبازی ہمیں دیتا ہے۔

ایمان کو محفوظ رکھا جائے

پولس رسول نصیحت کرتا ہے "جاگتے رہو۔ ایمان میں قائم رہو۔ مردانگی کرو۔ مضبوط ہو" (۱۔ کرنتھیوں ۱۶ : ۱۳)۔ اگر ہم اپنے ایمان کو محفوظ رکھیں گے تو وہ خود ہمیں بے عیب اور بے الزام بنا کر اپنے سامنے حاضر کرے گا۔ لکھا ہے "ایمان کی بنیاد پر قائم اور پختہ رہو اور خوشخبری کی اُمید کو جسے تم نے سنا نہ چھوڑو" (کلسیوں ۱ : ۲۳) "تاکہ وہ تم کو بے عیب اور بے الزام بنا کر اپنے سامنے حاضر کرے" (کلسیوں ۱ : ۲۲)۔ کاش کہ ہم بھی پولس رسول کے ساتھ کہہ سکیں "مَیں اچھی کشتی لڑ چکا۔ مَیں نے دوڑ کو ختم کر لیا۔ مَیں

نے ایمان کو محفوظ رکھا۔ آئندہ کے لئے میرے واسطے راستبازی کا وہ تاج رکھا ہے جو عادل مُنصف یعنی خداوند مجھے اُس دن دیگا۔ اور صرف مجھے ہی نہیں بلکہ اُن سب کو بھی جو اُس کے ظہور کے آرزومند ہیں" (۲۔ تیمتھیس ۴ : ۷، ۸)۔

ہر وقت جاگتے اور دُعا کرتے رہنا

خداوند یسوع کی آمدِ ثانی نوح کے طوفان کی مانند ہوگی۔ لوگ کھاتے پیتے اور بیاہ شادی کرتے تھے اور دنیا کے سارے مشاغل چل رہے تھے کہ اچانک طوفان آیا اور اُن سب کو بہا لے گیا۔ خداوند یسوع فرماتا ہے "خبردار رہو۔ ایسا نہ ہو کہ تمہارے دِل خمار اور نشہ بازی اور اِس زندگی کی فکروں سے سُست ہو جائیں اور وہ دن تم پر پھندے کی طرح ناگہاں آ پڑے۔ کیونکہ جتنے لوگ تمام رُوئے زمین پر ہوں گے اُن سب پر وہ اسی طرح آ پڑے گا" (لوقا ۲۱ : ۳۴)۔ مزید فرماتا ہے "ہر وقت جاگتے اور دعا کرتے رہو تاکہ اِن سب ہونے والی باتوں سے بچنے اور ابنِ آدم کے سامنے کھڑے ہونے کا مقدور ہو" (لوقا ۲۱ : ۳۶)۔

گواہی دینا

خداوند یسوع مسیح نے اپنی آمد کے نشان بتا کر اپنے لوگوں کو گواہی دینے کی تلقین کی۔ لکھا ہے "یہ تمہارا گواہی دینے کا موقع ہوگا" (لوقا ۲۱ : ۱۳)۔ یہی کام اُس نے آسمان پر جانے سے پہلے اپنے

شاگردوں کو دیا تھا۔ گواہی کا مضمون اوّل تو یہ ہے کہ خداوند یسوعؔ
دُنیا کا نجات دہندہ ہے۔ اُس نے فرمایا تھا "پس تم جا کر سب
قوموں کو شاگرد بناؤ۔ اور اُن کو باپ اور بیٹے اور رُوح القدس
کے نام سے بپتسمہ دو۔ اور اُن کو یہ تعلیم دو کہ اُن سب باتوں پر عمل
کریں۔ جن کا مَیں نے تم کو حکم دیا ہے۔ اور دیکھو مَیں دنیا کے آخر
تک ہمیشہ تمہارے ساتھ ہوں" (متی ۲۸: ۱۹، ۲۰)۔ دوسرے
یہ ہے کہ وہ زندوں اور مُردوں کا مُنصف مقرر کیا گیا ہے۔ لکھا
ہے کہ "اُس نے ہمیں حکم دیا کہ اُمت میں منادی کرو۔ اور گواہی دو
کہ یہ وہی ہے جو خدا کی طرف سے زندوں اور مُردوں کا مُنصف مقرر
کیا گیا" (اعمال ۱۰: ۴۲)۔ گواہی دینا ہر ایک مسیحی کا اوّلین فرض
ہے۔ جو اپنے فرض سے غافل ہو وہ کیونکر تیار ہو سکتا ہے۔ خدا
کا نبی فرماتا ہے "صیوّن میں نرسنگا پھونکو" (یوایل ۲: ۱۵)۔ یعنی ہر
ایک کو جگاؤ کہ وہ دُلہا کو ملنے کی تیاری کرے۔ اور اُن پر افسوس
کرتا ہے جو گواہی کے فرض سے غافل ہیں۔ "اُن پر افسوس جو صیوّن
میں باراحت اور کوہستانِ سامریہ میں بے فکر ہیں" (عاموس ۶: ۱)۔

اُس کی محبّت میں قائم رہنا

خدا سے محبت رکھنا اُس کے حکموں پر عمل کرنا ہے۔ مُقدس
یوحنا رسول لکھتا ہے "خدا کی محبّت یہ ہے کہ ہم اُس کے حکموں
پر عمل کریں اور اُس کے حکم سخت نہیں" (۱۔ یوحنا ۵: ۳)۔ خدا سے
محبّت رکھنا دنیا سے علیحدگی اختیار کرنا ہے "جو کوئی دُنیا سے محبت

رکھتا ہے اُس میں باپ کی محبت نہیں" (۱۔ یوحنا ۲: ۱۵)۔ کیونکہ
"دنیا سے دوستی رکھنا خدا سے دشمنی کرنا ہے" (یعقوب ۴: ۴)۔
خدا کو محبت کرنا اپنے پڑوسی کو پیار کرنا ہے۔ کیونکہ جو اپنے بھائی
سے جسے اُس نے دیکھا ہے محبّت نہیں رکھتا وہ خدا سے بھی
جسے اُس نے نہیں دیکھا محبّت نہیں رکھ سکتا" (۱۔ یوحنا ۴: ۲۰)۔
اگر ہم یہ سب کام خُداوند یسوعؔ کی محبّت کے لئے نہیں کرتے اور
دنیا میں مگن ہیں تو یقیناً ہم تیار نہیں۔ رسول نصیحت کرتا ہے "جو کچھ
کرتے ہو محبّت سے کرو" (۱۔ کرنتھیوں ۱۶: ۱۴)۔ خداوند یسوعؔ
فرماتا ہے "جو کوئی اپنی جان بچاتا ہے اُسے کھوئے گا۔ اور جو کوئی
میری خاطر اپنی جان کھوتا ہے اُسے بچائیگا" (متی ۱۰: ۳۹)۔ چاہیئے
کہ ہم ہر وقت اُس کی محبّت میں سرگرم رہیں۔ "اگر ہم ایک دوسرے
سے محبّت رکھتے ہیں تو خدا ہم میں رہتا ہے" (۱۔ یوحنا ۴: ۱۲)۔
جب خدا ہمارے ساتھ ہو تو دنیا اور شیطان ہمیں مغلوب نہیں کر
سکتے اور کسی قِسم کا خوف ہمیں حیران نہیں کر سکتا اور نہ ہی اُس
کی آمد پر ہمیں شرمندہ ہونا پڑے گا۔ رسول نصیحت کرتا ہے "اُس
میں قائم رہو تاکہ جب وہ ظاہر ہو تو ہمیں دلیری ہو اور ہم اُسکے
آنے پر اُس کے سامنے شرمندہ نہ ہوں" (۱۔ یوحنا ۲: ۲۸)۔

ابتدائی مسیحی اپنے آپکو ہر وقت تیار رکھتے تھے۔ وہ اپنی روزمرّہ
کی زندگیوں کو پاک رکھتے تھے۔ اُنہوں نے اپنی جانوں پر کھیل کر ایمان
کو محفوظ رکھا۔ اور جنگلوں، میدانوں، پہاڑوں، دریاؤں اور
سمندر کے کٹھن سفر جھیل کر انجیل کی خوشخبری دی۔ وہ ہر وقت جاگتے

اور دعا کرتے رہتے تھے۔ وہ یہ سوچا کرتے تھے کہ شائد یہ اُن کی زندگی کا آخری دن ہے۔ اِس لئے نہیں کہ شاید آج ہی اُنکی موت آجائے بلکہ اِس لئے کہ شاید خداوند یسوع آج ہی آسمان سے اُتر آئے اور وہ کہیں ہوا میں اُس کا استقبال کرنے سے رہ نہ جائیں۔ کیونکہ جب خداوند یسوع آئے گا تو پہلے اُس کے برگزیدہ زندہ ہونگے اور جو زمین پر زندہ ہونگے، وہ جلالی جسم پائیں گے اور سب مِل کر ہوا میں اُس کا استقبال کریں گے" (۱۔تھسلنیکیوں ۴: ۱۶، ۱۷)۔ مگر جو تیار نہ ہونگے وہ رہ جائیں گے۔ لکھا ہے "اُس وقت دو آدمی کھیت میں ہونگے۔ ایک لے لیا جائیگا۔ دوسرا چھوڑ دیا جائے گا۔ دو عورتیں چکّی پیستی ہوں گی۔ ایک لے لی جائیگی۔ دوسری چھوڑ دی جائیگی"۔

"دیکھو اَب قبولیّت کا وقت ہے۔ دیکھو یہ نجات کا دِن ہے" (۲۔کرنتھیوں ۶: ۲)۔

"اُس نے ایک دن ٹھہرایا ہے جس میں وہ راستی سے دُنیا کی عدالت اُس آدمی کی معرفت کرے گا۔ جسے اُس نے مقرر کیا ہے۔ اور اُسے مُردوں میں سے جلا کر یہ بات سب پر ثابت کر دی ہے" (اعمال ۱۷: ۳۱)۔ "اِس سے تعجب نہ کرو کیونکہ وہ دن آتا ہے کہ جتنے قبروں میں ہیں اُس کی آواز سن کر نکلیں گے۔ جنہوں نے نیکی کی ہے زندگی کی قیامت کے واسطے اور جنہوں نے بدی کی ہے سزا کی قیامت کے واسطے" (یوحنا ۵: ۲۸-۲۹)۔

آخری عدالت

اِن آیات سے ثابت ہے کہ ایک دِن ساری دنیا کی عدالت ہوگی۔ اور عدالت کرنے والا وہ آدمی مقرر شدہ ہے جسے خدا نے مُردوں میں سے جلا کر سب پر قیامت کو ثابت کر دیا۔ اور مُردے زندہ ہو کر اجر اور عذاب پائیں گے۔ یہ عدالت عالم گیر اور آخری عدالت کہلاتی ہے۔

آخری عدالت کون کرے گا؟

یہ عالمگیر اور آخری عدالت خداوند یسوع کرے گا۔ لکھا ہے "فی الواقع مسیح مُردوں میں سے جی اُٹھا اور جو سو گئے ہیں اُن میں پہلا پھل ہوا" (۱۔کرنتھیوں ۱۵: ۲۰)۔ "مسیح اِس لئے مُوا اور زندہ ہوا کہ مُردوں اور زندوں دونوں کا خداوند ہو" (رومیوں ۱۴: ۹)۔ اِس

واسطے خدا نے بھی اُسے بہت سر بلند کیا اور اُسے وہ نام بخشا جو سب ناموں سے اعلٰے ہے۔ تاکہ یسوعؔ کے نام پر ہر ایک گھٹنا جُھکے۔ خواہ آسمانیوں کا ہو خواہ زمینیوں کا۔ خواہ اُن کا جو زمین کے نیچے ہیں" (فلپیوں ۲: ۹، ۱۰)۔ "اُسے عدالت کرنے کا اختیار بخشا اِس لئے کہ وہ آدم زاد ہے" (یوحنا ۵: ۲۷)۔

دانی ایل نبی فرماتا ہے کہ "مَیں نے رات کو رویا میں دیکھا اور کیا دیکھتا ہوں کہ ایک شخص آدمزاد کی مانند آسمان کے بادلوں کے ساتھ آیا اور قدیم الایاّم تک پہنچا۔ وہ اُسے اُس کے حضور لائے۔ اور سلطنت اور حشمت اور مملکت اُسے دی گئی تاکہ سب لوگ اور اُمتیں اور اہلِ لغت اُسکی خدمت گزاری کریں۔ اُسکی سلطنت ابدی سلطنت ہے جو جاتی نہ رہے گی اور اُسکی مملکت لازوال ہے" (دانی ایل ۷: ۱۳، ۱۴)۔ اور یسعیاہ نبی فرماتا ہے "اِسلئے ہمارے لئے ایک لڑکا تولّد ہوا اور ہم کو ایک بیٹا بخشا گیا اور سلطنت اُسکے کندھے پر ہو گی اور اُس کا نام عجیب، مشیر، خدائے قادر، ابدیّت کا باپ، سلامتی کا شہزادہ ہو گا۔ اُسکی سلطنت کے اقبال اور سلامتی کی کچھ انتہا نہ ہو گی۔ اور وہ داؤدؔ کے تخت اور اُسکی مملکت پر آج سے ابد تک حکمران رہے گا۔ اور عدالت اور صداقت سے اُسے قیام بخشے گا۔ ربّ الافواج کی غیوری یہ کرے گی" (یسعیاہ ۹: ۶، ۷)۔

اِن حوالوں سے ثابت ہے کہ خداوند یسوعؔ مُردوں میں سے زندہ ہو کر قیامت کا پہلا پھل ہوا۔ بے شک کلامِ الٰہی میں لکھا ہے کہ کئی مُردے زندہ کئے گئے لیکن وہ پھر مر گئے۔ وہی آدمزاد ہے جو کہ

قیامت کا پہلا پھل ہے اور اُسے قدیم سے ہی زندوں اور مُردوں کی عدالت کا اختیار دیا گیا۔ رسول لکھتا ہے "وہ مُردوں میں سے جی اُٹھنے والوں میں پلوٹھا اور دُنیا کے بادشاہوں پر حاکم ہے" (مکاشفہ ۱: ۵)۔ ساری دنیا کی عدالت روزِ قیامت کو وہ راستی سے کرے گا۔ سب اُمتیں، قومیں، اہلِ لغت، اور آسمان اور زمین کے اور سب جو زمین کے نیچے ہیں اُسکی اطاعت کریں گے اور اُس کی بادشاہی لازوال ہو گی۔

باپ قادرِ مطلق نے اپنے اکلوتے بیٹے ہمارے خداوند یسوعؔ مسیح کو اپنی کلیسیا کی خوبی اور عزت کی خاطر تین خدمتیں دیں:۔

۱۔ نجات دہندہ کی خدمت۔
۲۔ شفاعت یعنی کہانت کی خدمت۔
۳۔ بادشاہ یعنی مُنصف کی خدمت۔

۱۔ نجات دہندہ کی خدمت اُس نے اُس وقت شروع کی جب وہ مجسّم ہو کر اِس دنیا میں آیا۔ اور سب سے زیادہ اُس وقت کی جبکہ ہم گناہگاروں کی خاطر صلیب پر اپنی جان دی۔ اور ازاں بعد اپنے بندوں کی معرفت پاک انجیل کی بشارت سے کرتا ہے اور تا آخر کرے گا۔

۲۔ شفاعت یعنی کہانت کی خدمت اُس نے اُس وقت شروع کی جب وہ مُردوں میں سے زندہ ہو کر آسمان پر چڑھ گیا اور خدا باپ کے دہنے ہاتھ تخت پر جا بیٹھا۔ وہ شفاعت اَب بھی کرتا ہے اور تا قیامت کرے گا۔ یوحنا رسُول فرماتا ہے "باپ کے پاس ہمارا ایک

مددگار موجود ہے یعنی یسوع مسیح راستباز" (۱۔یوحنا ۲:۱)۔ اور
پولس رسول فرماتا ہے "اب جو باتیں ہم کہہ رہے ہیں اُن میں سے
بڑی بات یہ ہے کہ ہمارا ایک ایسا سردار کاہن ہے جو آسمان پر
کبریا کی دہنی طرف جا بیٹھا" (عبرانیوں ۸:۱)۔ خداوند یسوع مسیح
خدا باپ کو اپنے مُقدس زخموں کے نشان دکھا کر ہماری
شفاعت کرتا ہے۔

۳۔ بادشاہ یعنی مُنصف کی خدمت اُس نے اُس وقت شروع کی۔
جب وہ موت، گناہ اور قبر پر فتح پا کر آسمان پر تخت نشین ہُوا۔
اور زیادہ اُس وقت کرے گا۔ جب وہ زندوں اور مُردوں کا انصاف
کرنے کو دوبارہ آئے گا۔ یعنی روزِ قیامت کو۔

خُدا باپ نے کیوں بیٹے کو بادشاہ یعنی مُنصف کی خدمت دی؟

۱۔ خداوند یسوع خدا باپ کا اکلوتا بیٹا اُس کا بے انتہا فہم ہو کر
اِس انصاف کو راستی سے کرتا ہے۔

۲۔ تاکہ سب بیٹے کی عزت کریں۔
"اُس نے (باپ) عدالت کا سارا کام بیٹے کے سپرد کیا ہے
تاکہ سب لوگ بیٹے کی عزت کریں جس طرح باپ کی کرتے ہیں"
(یوحنا ۵:۲۲)۔

۳۔ کیونکہ وہ آدم زاد ہے۔

اُسے عدالت کا اختیار بخشا اِس لئے کہ وہ آدم زاد ہے" (یوحنا ۵:۲۷)۔
یہ سچ ہے کہ انصاف کرنے کی قدرت باپ، بیٹے اور رُوح پاک
کو ہے۔ لیکن یہ بیٹے کو دی گئی کیونکہ وہ اِنسان کی خاطر اِنسان بنا
اور اِنسان کی کمزوریوں کو جانتا ہے، اور اِنسان کا ہمدرد ہے۔
یہاں تک کہ اُس نے اِنسان کی خاطر صلیب پر اپنی جان دی۔

آخری عدالت کیوں ہوگی؟

۱۔ آخری عدالت اِسلئے ہوگی کہ خدا قادرِ مطلق کی بزرگی ظاہر ہو۔ اور
ہر شخص معلوم کرے کہ خُدا نے اُسکے ساتھ کس قدر رحم و پیار کیا۔ اُس
وقت ہم معلوم کرینگے کہ کیوں بُرے آدمی اِس دُنیا میں عیش و آرام
کی زندگی گذارتے تھے۔ اور کیوں نیک آدمی مُصیبت کی زندگی
گذارتے تھے۔

۲۔ خداوند مسیح کی فتح ظاہر کرنے کیلئے۔ اِس وقت تمام اِنسان معلوم
کرینگے کہ وہی اِنسان کا نجات دہندہ تھا۔ جس نے اِنسان کے واسطے
کِس قدر دُکھ و مصیبت اُٹھائی اور موت و شیطان پر غالب آیا مگر انہوں
نے اپنی برگشتگی کے سبب اُسکو پیار نہ کیا اور اُسکی اطاعت نہ کی بلکہ
اُس کو جاننا، پہچاننا بھی نہ چاہا۔

۳۔ بے ایمانوں اور خُدا سے برگشتہ لوگوں کے اعمال کے مطابق سزا دینے کیلئے۔

آخری عدالت کب ہوگی؟

ہماری سنہری آیت سے واضح ہے کہ آخری عدالت کیلئے خُدا

قادرِ مطلق نے ایک دِن ٹھہرایا ہوا ہے جیسا کہ آدمیوں کے لئے
ایک بار مرنا مقرر ہے ویسے ہی آخری عدالت کیلئے ایک دِن مقرر
ہے۔ یہ دن خدا کا مقرر کردہ ہے۔ یہ ٹل نہیں سکتا اور نہ ٹلے گا۔
اُسکے فیصلے راست ہیں۔ اُس کا کلام برحق ہے۔ یہ دنیا والوں کا
پروگرام نہیں، جو ملتوی ہو جائے یا بدل جائے، یا ٹل جائے۔ آخری
عدالت خداوند یسوؔع مسیح اُس دن کریگا جس دن کہ وہ دوبارہ
آئیگا۔ اُسکے دوبارہ آنے کی غرض و غایت ہی زندوں اور مُردوں
کی عدالت کرنا ہے۔ اُس دن کو روزِ قیامت اور یوم عدالت کہتے
ہیں۔ یعنی آخری عدالت روزِ قیامت کو ہوگی۔ اُس دن مُردے اپنا اپنا
جسم لے کر غیرفانی حالت میں جی اُٹھیں گے، اور اجر یا عذاب پانے
کیلئے خداوند یسوؔع کے تخت کے سامنے پیش ہونگے۔ ایوب نبی
فرماتا ہے کہ "اپنی کھال کے اس طرح برباد ہو جانے کے بعد بھی میں
اپنے جسم میں خدا کو دیکھوں گا" (ایوب ۱۹: ۲۶)۔

خدا کے نبی اُسکو خداوند کا دِن کہتے ہیں۔ اور لکھتے ہیں کہ وہ دن نہایت
خوفناک اور تباہ کن ہے۔ وہ بھٹی کی مانند سوزاں ہوگا۔ وہ غضب
اور قہر کا دِن ہے۔ وہ دکھ اور رنج کا دن ہے۔ وہ خرابی و ویرانی کا
دِن ہے۔ وہ تاریکی اور اُداسی کا دن ہے۔ وہ ابر اور تیرگی کا دن
ہے۔ وہ دن بڑی ہلاکت کی مانند آئیگا۔ اور وہ دن نزدیک ہے۔
لکھا ہے "دیکھو وہ دن آتا ہے جو بھٹی کی مانند سوزاں ہوگا۔ تب
سب مغرور اور بدکردار بھوسے کی مانند ہونگے اور وہ دن اُن کو
ایسا جلائے گا کہ شاخ و بن کچھ نہ چھوڑیگا ربُ الافواج فرماتا ہے"

(ملاکی ۴: ۱)۔ "اب تم واویلا کرو کیونکہ خداوند کا دن نزدیک ہے۔ وہ قادرِ مطلق
کی طرف سے بڑی ہلاکت کی مانند آئیگا۔ اِسلئے سب ہاتھ ڈھیلے ہونگے
اور ہر ایک دل پگھل جائیگا۔ اور وہ ہراساں ہونگے جانکنی اور غمگینی
اُنکو آن لیگی۔ وہ ایسے درد میں مبتلا ہونگے جیسے عورت زہ کی حالت
میں۔ وہ سراسیمہ ہوکر ایک دوسرے کا مُنہ دیکھیں گے۔ اور اُنکے
چہرے شعلہ نما ہونگے۔ دیکھو خُداوند کا دن آتا ہے جو غضب میں اور قہرِ شدید
میں درشت ہے تاکہ ملک کو ویران کرے اور گنہگاروں کو اُس پر
سے نیست و نابود کر دے کیونکہ آسمان کے ستارے اور کواکب بے نور
ہو جائینگے اور سورج طلوع ہوتے ہوتے تاریک ہو جائیگا اور چاند
اپنی روشنی نہ دے گا" (یسعیاہ ۱۳: ۶-۱۰)۔

"خداوند کا روزِ عظیم قریب ہے ہاں وہ نزدیک آگیا۔ وہ آپہنچا
سنو! خداوند کے دن کا شور! زبردست آدمی پھوٹ پھوٹ کر روئیگا۔
وہ دن قہر کا دن ہے۔ دُکھ اور رنج کا دِن۔ ویرانی اور خرابی کا دِن۔
تاریکی اور اُداسی کا دِن۔ ابر اور تیرگی کا دِن" (صفنیاہ ۱: ۱۴، ۱۵)۔
"کیونکہ خداوند کا روزِ عظیم نہایت خوفناک ہے۔ کون اُسکی برداشت
کر سکتا ہے؟" (یوایل ۲: ۱۱)۔ "اُس روز پر افسوس کیونکہ خداوند کا دن
نزدیک ہے۔ وہ قادرِ مطلق کی طرف سے بڑی ہلاکت کی مانند
آئے گا" (یوایل ۱: ۱۵)۔

ہماری زندگی کے ہر ایک دن کو ہمارا دن کہا جاتا ہے کیوں کہ
خدا نے ہم کو فعل مختار پیدا کیا تاکہ ہم آزادی سے زندگی گذاریں لیکن
یوم حساب خداوند کا دن ہوگا۔ اِسی لئے خداوند یسوؔع نے فرمایا

"میرا تو ابھی وقت نہیں آیا۔ مگر تمہارے لئے سب وقت ہیں"
(یوحنا ۷ : ۶)۔ اور نصیحت کرتا ہے "پس جاگتے رہو کیونکہ تم نہیں
جانتے کہ تمہارا خداوند کس دن آئے گا" (متی ۲۴ : ۴۲)۔

قیامت اور آخری عدالت کیسے ہوگی؟

داؤد نبی فرماتا ہے "رب خداوند خدا نے کلام کیا اور مشرق سے
مغرب تک دنیا کو بلایا۔ صیون سے جو حُسن کا کمال ہے خُدا
جلوہ گر ہوا ہے۔ ہمارا خدا آئے گا اور خاموش نہیں رہے گا آگ
اس کے آگے آگے بھسم کرتی جائے گی اور اُس کی چاروں طرف
بڑی آندھی چلے گی۔ اپنی اُمت کی عدالت کرنے کے لئے وہ آسمان
اور زمین کو طلب کرے گا کہ میرے مُقدّسوں کو میرے حضور جمع کرو۔
جنہوں نے قربانی کے ذریعہ سے میرے ساتھ عہد باندھا ہے"
(زبور ۵۰ : ۱-۵)۔

اور دانی ایل نبی فرماتا ہے "اُس وقت میکائیل مقرّب فرشتہ
جو تیری قوم کے فرزندوں کی حمایت کے لئے کھڑا ہے۔ اُٹھے گا
اور وہ ایسی تکلیف کا وقت ہوگا جو ابتدائی اقوام سے اِس وقت
تک کبھی نہ ہوا ہوگا۔ اُس وقت تیرے لوگوں میں سے ہر ایک
جس کسی کا نام کتابِ حیات میں لکھا ہوگا رہائی پائیگا" (دانی ایل ۱۲:
۱-۲)۔ اور متی رسول فرماتا ہے کہ وہ نرسنگے کی بڑی آواز کے ساتھ
اپنے فرشتوں کو بھیجے گا۔ اور وہ اُس کے برگزیدوں کو چاروں
طرف سے آسمان کے اِس کنارے سے اُس کنارے تک

جمع کریں گے" (متی ۲۴ : ۳۱)۔ اور پولس رسول فرماتا ہے
"دیکھو میں تم سے بھید کی بات کہتا ہوں۔ ہم سب تو نہیں
سوئیں گے مگر سب بدل جائیں گے۔ اور یہ ایک دَم میں ایک
پل میں پچھلا نرسنگا پھونکتے ہی ہوگا کیونکہ نرسنگا پھونکا جائیگا اور
مُردے غیر فانی حالت میں اُٹھیں گے اور ہم بدل جائیں گے"
(۱۔کرنتھیوں ۱۵ : ۵۱-۵۲)۔ "جیسے آدم میں سب مرتے ہیں ویسے
مسیح میں سب زندہ کئے جائیں گے۔ لیکن ہر ایک اپنی اپنی باری
سے۔ پہلا پھل مسیح پھر مسیح کے آنے پر اُس کے لوگ۔ اُس کے
بعد آخرت ہوگی" (۱۔کرنتھیوں ۱۵ : ۲۲-۲۴)۔ کیونکہ خداوند
خود آسمان سے للکار اور مقرّب فرشتہ کی آواز اور خدا کے
نرسنگا کے ساتھ اُتر آئے گا اور پہلے تو وہ جو مسیح میں مُوئے
جی اُٹھیں گے۔ پھر ہم جو زندہ باقی ہوں گے اُن کے ساتھ
بادلوں پر اُٹھائے جائیں گے تاکہ ہَوا میں خداوند کا استقبال
کریں اور اِس طرح ہمیشہ خدا کے ساتھ رہیں گے" (۱۔تھسلنیکیوں
۴ : ۱۶، ۱۷)۔

اِن آیات سے عیاں ہے کہ جب خداوند یسوع آسمان
سے دنیا کی عدالت کرنے آئے گا تو وقت انتہائی تکلیف کا ہوگا
اور آگ اُس کے آگے آگے بھسم کرتی جائے گی، اور اُس کے
مُقدّس اُس کے حضور جمع کئے جائیں گے۔ اور اُس کے
برگزیدوں کو ساری دنیا سے فرشتے اکٹھا کرکے اُس کے
حضور لائیں گے۔ اور جو مسیح میں مُوئے، غیر فانی حالت میں

جی اُٹھیں گے اور جو زندہ ہوں گے وہ بدل جائیں گے۔ اور سب مل کر ہوا میں اُس کا استقبال کریں گے۔ اور خداوند یسوؔع پہلے اُن کی عدالت کرے گا۔ اور جس کِسی کا نام برّہ کی کتابِ حیات میں لکھا ہوگا وہ رہائی پائے گا۔ اور مُقدّسوں اور برگزیدوں کے کاموں کو آگ پرکھے گی۔ اِس کے بعد اُن کو تاج، سفید پوشاک سہرے اور درجے دیئے جائیں گے۔ مقدّس پطرؔس رسول فرماتا ہے "خدا کے گھر سے عدالت شروع ہو" (۱-پطرس ۴: ۱۷)۔ چنانچہ مقدّس لُوقا کی انجیل کے اُنیسویں باب میں ہم پڑھتے ہیں کہ دَس اشرفیوں والے کا حساب پہلے ہوا اور دُوسروں کا بعد میں۔

مُقدّس پولُسؔ رسول فرماتا ہے کہ "مَیں نے اُس توفیق کے موافق جو خدا نے مجھے بخشی دانا معمار کی طرح نیو رکھی اور دُوسرا اُس پر عمارت اُٹھاتا ہے۔ پس ہر ایک خبردار رہے کہ وہ کیسی عمارت اُٹھاتا ہے۔ کیونکہ سوا اُس نیو کے جو پڑی ہوئی ہے اور وہ یسوؔع مسیح ہے کوئی شخص دوسری نہیں رکھ سکتا۔ اگر کوئی اِس نیو پر سونا یا چاندی یا بیش قیمت پتھروں یا لکڑی یا گھاس یا بھوسے کا ردہ رکھے تو اُس کا کام ظاہر ہو جائے گا کیونکہ جو دن آگ کے ساتھ ظاہر ہوگا وہ اُس کام کو بتا دے گا اور وہ آگ خود ہر ایک کا کام آزمائے گی کہ کیسا ہے جس کا کام اُس پر بنا ہوا باقی رہے گا وہ اجر پائے گا۔ اور جس کا کام جل جائیگا۔ وہ نقصان اُٹھائے گا لیکن خود بچ جائے گا مگر جلتے جلتے" (۱-کرنتھیوں

۳: ۱۰-۱۵)۔ اِن آیات سے ثابت ہے کہ نیو فقط ایک ہی ہے یعنی خداوند یسوؔع مسیح۔ اور بغیر اُس کے کوئی انسان نجات پا نہیں سکتا۔ اور وہ کام جو خداوند یسوؔع مسیح میں رُوح القُدس کی مدد سے یسوؔع کی محبّت کے لئے کئے ہوں گے، وہ اِس آگ میں قائم رہیں گے۔ اور وہ کام جن کو ہم نیکیاں سمجھتے ہیں مگر ہیں گندی دھجیاں جل جائیں گے۔ گویا کہ ایمانداروں کے باپ ابرہام کی طرح جس نے فقط خدا کی محبّت کے لئے سب کام کئے وہ سونا چاندی یا بیش قیمت پتھروں کی طرح تھے، جو قائم رہے اور جس کِسی نے راستباز لوؔط کی طرح گو "وہ بے دینوں کے ناپاک چال چلن سے دِق تھا" (۲-پطرس ۲: ۷) مگر دُنیا کی چیزوں کو پسند کیا اور سدوؔم اور عمورؔہ میں ڈیرا لگایا اور اُس کا سب کچھ جل گیا۔ مگر خود جلتے جلتے بچا۔ اِسی طرح ہمارا حال ہوگا۔ جو اپنے آپ کو نجات یافتہ سمجھتے ہیں۔ ہماری لمبی لمبی دعائیں، بھاری چندے اور عالمانہ وعظ جو دکھاوے اور دنیاوی مفاد کے لئے ہوں گے، سب جل جائیں گے۔ فقط وہ کام اِس آگ میں قائم رہیں گے جو خداوند یسوؔع کی خالص محبّت کے لئے کئے ہوں گے۔ رسول نصیحت کرتا ہے "غرض اے بچو! اُس میں قائم رہو۔ تاکہ جب وہ ظاہر ہو تو ہمیں دلیری ہو۔ اور ہم اُس کے سامنے شرمندہ نہ ہوں" (۱-یوحنا ۲: ۲۸)۔ جب ہمارے کام جن کی وجہ سے لوگ ہمیں نیک کہتے ہیں جل جائیں گے تو ہم کِس قدر شرمندہ ہوں گے۔

اور وہ سب جو اِس آگ کے امتحان سے کندن ہو کر نکلینگے
اُن کو اُن کی لیاقتوں کے مطابق تاج، سفید پوشاک اور نہ مُرجھانے
والے سہرے دیئے جائیں گے۔ اور اُن کے غیر فانی جسموں
کو اُسی لحاظ سے جلال بخشا جائے گا۔ پھر کلیسیا میں کوئی نفاق
یا تفریق نہیں رہے گی، بلکہ ایک کلیسیا ہو گی۔ جیسا کہ رسول
لکھتا ہے "ایک ایسی جلال والی کلیسیا بنا کر اپنے پاس حاضر
کرے جس کے بدن میں داغ یا جھری یا کوئی اور ایسی چیز نہ ہو
بلکہ پاک اور بے عیب ہو" (افسیوں ۵: ۲۷)۔ اور سب
مُقدّسین اُس کے جلوس میں شامل ہو کر زمین پر آئیں گے۔
لکھا ہے "دیکھو خداوند اپنے لاکھوں مُقدّسوں کے ساتھ آیا۔
تاکہ سب آدمیوں کا انصاف کرے اور سب بے دینوں کو اُن
کی بے دینی کے اُن سب کاموں کے سبب سے جو انہوں نے
بے دینی سے کئے ہیں اور اُن سب سخت باتوں کے سبب
سے جو بے دین گناہگاروں نے اُس کی مخالفت میں کہی ہیں
قصوروار ٹھہرائے" (یہوداہ ۱: ۱۴، ۱۵)۔ اور لکھا ہے "جب
خداوند یسوؔع اپنے قوی فرشتوں کے ساتھ بھڑکتی ہوئی آگ
میں آسمان سے ظاہر ہو گا اور جو خدا کو نہیں پہچانتے اور ہمارے
خداوند یسوؔع کی خوشخبری کو نہیں مانتے اُن سے بدلہ لے گا"
(۲۔ تھسلنیکیوں ۱: ۷، ۸)۔

یہ عالمگیر انصاف اِس دنیا میں یہوسفط کی وادی میں ہو گا
جیسا کہ یوایل نبی بیان کرتا ہے "قومیں برانگیختہ ہوں اور

یہوسفط کی وادی میں آئیں کیونکہ میں وہاں بیٹھ کر اِردگرد کی سب
قوموں کی عدالت کروں گا" (یوایل ۳: ۱۲)۔ یہ میدان کوہِ کلوری
اور یروشلیم کے درمیان ہے۔ یہ آخری عدالت دنیا میں ہو گی
اِس لئے کہ دُنیا وہ جگہ ہے جہاں اِنسان نیک و بد ہوئے۔
اور چونکہ مُقدّسین نے اِس دُنیا میں سے اپنے آپ نے اِنکار کر کے خداوند
یسوؔع کی محبّت کی خاطر دُکھ اُٹھایا اور وہ دنیا سے ہی اجر
پانا شروع کریں اور دوزخی عذاب۔ دانی ایل نبی فرماتا ہے "جو
خاک میں سو رہے ہیں اُن میں سے بہتیرے جاگ اُٹھیں گے
بعض حیاتِ ابدی کے لئے اور بعض رسوائی اور ذِلّتِ ابدی کے
لئے" (دانی ایل ۱۲: ۲)۔ اور یُوحنّا رسول فرماتا ہے "پھر مَیں نے
ایک بڑا سفید تخت اور اُس کو جو اُس پر بیٹھا تھا دیکھا جس
کے سامنے سے زمین اور آسمان بھاگ گئے اور انہیں کہیں
جگہ نہ ملی۔ پھر مَیں نے چھوٹے بڑے سب مُردوں کو اُس
تخت کے سامنے کھڑے ہوئے دیکھا اور کتابیں کھولی گئیں۔
پھر ایک اور کتاب کھولی گئی یعنی کتابِ حیات اور جس طرح اِن
کتابوں میں لکھا ہوا تھا اُن کے اعمال کے مطابق مُردوں کا
انصاف کیا گیا۔ اور سمندر نے اپنے اندر کے مُردوں کو
دے دیا اور موت اور عالمِ ارواح نے اپنے اندر کے مُردوں
کو دے دیا اور اُن میں سے ہر ایک کے اعمال کے موافق
اُس کا اِنصاف کیا گیا۔ پھر موت اور عالمِ ارواح آگ کی
جھیل میں ڈالے گئے۔ یہ آگ کی جھیل دوسری موت ہے۔

اور جس کسی کا نام کتابِ حیات میں لکھا ہوا نہ ملا وہ آگ کی جھیل میں ڈالا گیا" (مکاشفہ ۲۰: ۱۱-۱۵)۔ اِن آیات سے واضح ہے کہ تمام اِنسان قیامت کے روز جی اُٹھیں گے۔ وہ مُردے جو صدیوں سے قبرستانوں میں پڑے ہوئے تھے، وہ مُردے جو عرصے سے جنگ کے میدانوں میں مارے گئے تھے، وہ مُردے جو صدیوں سے جنگلی درندوں کا شکار ہوئے تھے۔ یا سمندر میں ڈوبے تھے یا مچھلیوں کا شکار ہوئے تھے، سب جی اُٹھیں گے، اور خداوند یسوؔع مسیح کے سامنے ابدی اجر یا عذاب پانے کے لئے حاضر ہوں گے۔ اِنسانی عقل کے سامنے تو یہ سوال دشوار ہے، مگر مُردوں کی قیامت اِنسانی کام نہیں ہے۔ یہ خدا کا کام ہے جو قادرِ مطلق ہے۔ وہ جو چاہتا ہے کر سکتا ہے۔ کیا اُس نے سب عالم کو نیستی سے پَیدا نہیں کیا؟

متّی رسول لکھتا ہے "جب ابنِ آدم اپنے جلال میں آئے گا۔ اور سب فرشتے اُس کے ساتھ آئیں گے تب وہ اپنے جلال کے تخت پر بیٹھے گا۔ اور سب قومیں اُس کے سامنے جمع کی جائیں گی اور وہ ایک کو دوسرے سے جُدا کرے گا جیسے چرواہا بھیڑوں کو بکریوں سے جُدا کرتا ہے۔ اور بھیڑوں کو اپنے دہنے اور بکریوں کو بائیں کھڑا کریگا" (متّی ۲۵: ۳۱-۳۳)۔

اُس وقت سب لوگ خدا کے بیٹے ہمارے خُداوند یسوؔع کے جلالی تخت اور ابنِ آدم کے نور کو دیکھیں گے۔ جس کی آنکھیں آگ کے شعلے ہیں۔ اور اُس کے صلیب والے

پانچوں زخموں کو دیکھیں گے جو مقبولوں کے لئے نور کے مبارک چشمے اور بدوں کے لئے جلانے والی بجلی ہوں گے۔ اور ساتھ ہی اُس کے نور کی تجلّی سے سب لوگوں کے پوشیدہ گناہ ساری خلقت کے سامنے ظاہر ہوں گے۔ اور بہت ہی بڑی شرمندگی اور بہت ہی بڑا ماتم و نوحہ ہوگا، اور سب لوگ روئیں گے۔ نیک بخت دلداری، بشاشت اور خوشنودی سے روئیں گے۔ مگر گناہگار گناہوں کی شرمندگی اور وقت کے کھوئے جانے کے سبب روئیں گے اور پہاڑوں سے کہیں گے کہ ہمیں چھپا لو۔ لکھا ہے "وہی تاریکی کی پوشیدہ باتیں روشن کر دے گا اور دلوں کے منصوبے ظاہر کر دے گا" (۱-کرنتھیوں ۴: ۵)۔ ذرا غور کریں کہ جو گناہ ہم نے سب سے چھُپ کر کئے ہوں گے یا ہمارے لواحقین نے ہم سے چھُپ کر کئے ہوں گے جب سب کے سامنے ظاہر کئے جائیں گے تو ہماری کیا حالت ہوگی؟

اُس وقت کچھ لوگ اپنی نیکیاں جتائیں گے۔ لکھا ہے "اُس دن بہتیرے مجھ سے کہیں گے اَے خداوند اَے خداوند! کیا ہم نے تیرے نام سے نبوّت نہیں کی اور تیرے نام سے بدرُوحوں کو نہیں نکالا اور تیرے نام سے بہت سے معجزے نہیں دکھلائے؟ اُس وقت میں اُن سے صاف کہہ دوں گا کہ میری کبھی تم سے واقفیت نہ تھی۔ اَے بدکارو میرے پاس سے چلے جاؤ" (متّی ۷: ۲۲، ۲۳)۔

الغرض عادل و مُنصف خُداوند یسوؔع کتابیں اور کتابِ حیات

اپنے نور کی تجلی سے دیکھ کر آخری حکم سنائے گا۔ جس کی کوئی اپیل
نہ ہوگی۔" اُس وقت بادشاہ اپنے دہنی طرف والوں سے کہے گا آؤ
میرے باپ کے مبارک لوگو جو بادشاہی بنائے عالم سے تمہارے
لئے تیار کی گئی ہے اُسے میراث میں لو۔ کیوں کہ میں بھوکا تھا۔
تم نے مجھے کھانا کھلایا۔ میں پیاسا تھا۔ تم نے مجھے پانی پلایا۔ میں
پردیسی تھا۔ تم نے مجھے اپنے گھر میں اُتارا۔ ننگا تھا۔ تم نے مجھے
کپڑا پہنایا۔ بیمار تھا۔ تم نے میری خبر لی۔ قید میں تھا۔ تم میرے پاس
آئے۔ تب راستباز جواب میں اُس سے کہیں گے اے خداوند! ہم
نے کب تجھے بھوکا دیکھ کر کھانا کھلایا یا پیاسا دیکھ کر پانی پلایا؟
ہم نے کب تجھے پردیسی دیکھ کر گھر میں اُتارا؟ یا ننگا دیکھ کر کپڑا
پہنایا؟ ہم کب تجھے بیمار یا قید میں دیکھ کر تیرے پاس آئے؟
بادشاہ جواب میں اُن سے کہے گا میں تم سے سچ کہتا ہوں کہ
چونکہ تم نے میرے ان سب سے چھوٹے بھائیوں میں سے
کسی ایک کے ساتھ یہ سلوک کیا اِس لئے میرے ہی ساتھ
کیا۔

"پھر وہ بائیں طرف والوں سے کہے گا اے ملعونو! میرے
سامنے سے اُس ہمیشہ کی آگ میں چلے جاؤ جو ابلیس اور اُس
کے فرشتوں کے لئے تیار کی گئی ہے۔ کیونکہ میں بھوکا تھا۔ تم
نے مجھے کھانا نہ کھلایا۔ پیاسا تھا۔ تم نے مجھے پانی نہ پلایا۔
پردیسی تھا۔ تم نے مجھے گھر میں نہ اُتارا۔ ننگا تھا۔ تم نے مجھے
کپڑا نہ پہنایا۔ بیمار اور قید میں تھا تم نے میری خبر نہ لی۔ تب

وہ بھی جواب میں کہیں گے اَے خداوند! ہم نے کب تجھے بھوکا
یا پیاسا یا پردیسی یا ننگا یا بیمار یا قید میں دیکھ کر تیری خدمت نہ
کی؟ اُس وقت وہ اُن سے جواب میں کہے گا میں تم سے سچ کہتا
ہوں کہ چونکہ تم نے اِن سب سے چھوٹوں میں سے کسی ایک
کے ساتھ یہ سلوک نہ کیا اِس لئے میرے ساتھ نہ کیا۔ اور یہ
ہمیشہ کی سزا پائیں گے مگر راستباز ہمیشہ کی زندگی۔" (متی
۲۵: ۳۴-۴۶)۔

حاصلِ کلام یہ ہے کہ خداوند یسوعؔ مسیح اب ہمارا منجی ہے،
روزِ قیامت کو وہ ہمارا منصف ہوگا۔ ہمارے سامنے ایک ہی
سوال ہے کہ ہم نے خداوند یسوعؔ کے ساتھ کیا سلوک کیا ہے؟
یا اب ہم یسوعؔ کو کیا کریں؟ بہتر ہے کہ اُس کو اپنا منجیؔ مان لیں۔
اگر نہیں تو عدالت کے دن وہ ہمارا منصف ضرور ہوگا۔ کیوں کہ
لکھا ہے کہ ہر ایک گھٹنا اُس کے سامنے جھکے گا اور ہر
ایک زبان اقرار کرے گی کہ یسوعؔ مسیح خداوند ہے (فلپیوں
۲: ۹-۱۱)۔ یہ فیصلہ ہمارے اختیار میں ہے کہ ہم اپنی خوشی اور
آزاد مرضی سے اُس کو اپنا منجی مان لیں ورنہ منصف تو مجبور ہو
کر ہمیں ماننا ہی پڑے گا، دونوں میں سے ایک چیز ضرور ہوگی۔
ابھی فیصلہ کے لئے وقت ہے۔ "ورنہ زندہ خدا کے ہاتھوں میں
پڑنا ہولناک بات ہے" (عبرانیوں ۱۰: ۳۱) "کیونکہ ہمارا خدا بھسم
کرنے والی آگ ہے"۔ (عبرانیوں ۱۲: ۲۹) "اب نجات کا دن
ہے" (۲-کرنتھیوں ۶: ۲)۔ اُس وقت عدالت کا دن ہوگا۔ اب

ہمیشہ کی زندگی کی اُمید ہے۔ کیوں کہ وہ تختِ رحم پر ہے۔ اُس
وقت ہمیشہ کی ہلاکت ہوگی، کیوں کہ وہ تختِ انصاف پر ہوگا۔
اگر اَب اُس کو اپنا خداوند مان لیں تو ہمارے نام برّہ کی کتابِ
حیات میں لکھے جائیں گے اور ہم ہمیشہ کی زندگی کے وارث
ہوں گے۔

"دیکھ مَیں جلد آنے والا ہُوں۔ ہر ایک کے کام
کے موافق دینے کے لئے اجر میرے پاس ہَے"

(مکاشفہ ۲۲ : ۱۲)۔

تمام شد

ہماری دیگر مطبوعات

نام کتب	صفحات	قیمت
معیاری مسیحی زندگی	234	1.75
مضامین کتاب مقدس	272	2.50
تعلیم الٰہی	152	1.50
حقیقت دعائے ربانی	76	0.60
پر جلال خیمہ	212	1.50
ہماری کتب مقدسہ	454	5.00
روح القدس کا سہ پہلو راز	184	1.50
بائبل کی تفسیر جلد اول - پیدایش تا گنتی	224	1.25
بائبل کی تفسیر جلد دوم - استثنا تا ۲- سموئیل	182	1.25
بائبل کی تفسیر جلد سوم - ۱- سلاطین تا آستر	304	1.25
بائبل کی تفسیر جلد ہشتم - متی و مرقس	208	1.25
بائبل کی تفسیر جلد نہم - لوقا و یوحنا	254	1.25
بائبل کی تفسیر جلد دہم - اعمال و رومیوں	238	1.25
بائبل کی تفسیر جلد چہار دہم مکاشفہ	[illegible]	1.25
ساتوں تفسیریں اکھٹی خریدنے کی رعایتی قیمت صرف ...		7.00

ملنے کا پتہ

مسیحی اشاعت خانہ ۳۶ - فیروز پور روڈ - لاہور - ۴

پوسٹ بکس نمبر 641

سرورق مطبوعہ : مکتبہ جدید پریس ، لاہور